BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222248
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٥٤٣٣٣ Accession No. ٦٢١٨

Author ح - م [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

فِی قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَاب

حسن سرور

کا

پہلا حصہ

مصنفہ

علامۂ دہر مولانا حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم

بفرمایش

مولوی محمد مصطفے علیخانصاحب بی-ایس سی

مرقع عالم پریس ہردوئی

(باہتمام شفیع اللہ خاں)

1952

CHECKED 1955

۸۹۱۶۴۳۳۱

مسیحائے عالم

Checked 1965

مصنفہ

حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم اڈیٹر مرقع عالم

جسمیں

حفظ صحت کے کل اصول معجزانہ سحر طرازی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں
زبان شستہ اور حوض کوثر میں دُھلی ہوئی ہے۔ بس اسکو پڑھئے اور
ایک طرف لطف زبان کے چٹخارے لیجئے اور دوسری طرف انسانی تندرستی
کے قائم رکھنے کے اصول سیکھئے۔ قیمت مجلد ۸ ر

المظاہر

Checked

یہ بھی تاریخ کی ایک بےنظیر کتاب ہے جس کو قبلہ و کعبہ
محمد علیخان صاحب مرحوم نے ابن شحنہ کی تاریخ سے
کتاب کا ترجمہ سنہ ۲۶۴ھ تک سے
ن ابن شحنہ کی تاریخ کو یہ خصوصیت
اختصار کے ساتھ تمام واقعات اس میں

مہتمم

یسر ہردوئی (اودھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

Checked

اور میلے ٹھیلے جا سیے

دل ہی تو ہے نہ آئے کیوں دم ہی تو ہے نہ جائے کیوں!

ہمکو خدا جو صبر دے تجھسا حسین بنائے کیوں!!

وہ زمانہ ہے جب ہندوستان کے مشہور شہر آگرہ مین **پچکوئیان** کا میلہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا کرتا ہے جبکی حسرت دید مین برسات کا موسم تو ساون بھادون کی جھڑی دکھا کر آٹھ آٹھ آنسو دن رات روتا چلدیا ہے مگر کنوار کی خوش آیند خنکی صبح و شام دونون وقت اسی میلے کے شوق دید مین آ آکر تاک جھانک کرجاتی ہے کہ کب یہ میلہ شروع ہو اور ہم آکر دیکھین۔ چوتھے آسمان پر رہنے والا آفتاب اسی شوق مین رات کا کچھ کچھ حصہ دن مین ملا کر جلدی جلدی اپنی مسافت قطع کر رہا ہے کہ کب کنوار کی نوچندی جمعرات ہو اور ہم برج حمل سے نکل کر **پچکوئیون** کے میلے کی زیارت کرین۔

لو وہ زمانہ بھی آہی گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین چلنے لگین۔ صبح و شام کو گلابی گلابی سردی ہونے لگی اور تماشائی جاڑے کی رت بنکر چارون طرف دیکھنے کے لیے چلے۔ آگرہ ایکل

بڑی رونق پر ہے۔ ہر طرف چہل پہل ہو اور مختلف شہرون کے رہنے والون کا اسوقت یہان
ایک دلچسپ مجمع نظر آرہا ہے جو نئے سنورے **پچکوئیون** کی طرف جارہے ہین۔ سڑکون
پر اژدحام ہو۔ ہٹو بچو اور ہٹ ہٹ کی کرخت صدائین پیہم بلند ہو رہی ہین۔ کہین گاڑیان
گڑگڑاتی ہوئی چلی جارہی ہین کہین یکے کہین گھوڑے۔ کہین ہاتھی اور کہین رتھون
کا تانتا۔ پیدل جانے والے شوقینون کی جماعت مین جو سڑک کے ادھر اودھر پٹری پر جا
رہے ہین وہ کھلبلی پڑی ہو کہ معاذ اللہ۔ بے اختیار ہنسی آتی ہو چھوٹے بڑے ہر طبقے کے
مرد اور عورت وحشت زدہ اسیطرف دوڑے چلے جاتے ہین اور اس عجلت اور شوق مین
جارہے ہین کہ ایک دوسرے پر اسی طرح گرے پڑتے ہین جسطرح شوقین مزاج لوگون کی
ندیدی نظرین اسوقت نئی سنوری جانیوالی عورتون پر ٹوٹی پڑتی ہین۔

پچکوئیان شہر آگرہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر مغرب و جنوب کے گوشہ مین واقع ہے۔
یہ ایک بہت بڑا قبرستان ہے جسکا طول و عرض دو میل کے مربع مین ختم ہوا ہے۔ جسمین
مین پانچ کنوئین اسطرح پر واقع ہین کہ ایک کنوان تو وسط قبرستان مین واقع ہو اور چار ہر چہار سمت
مین۔ انھین پانچ کنوئین نے اس مقام کو **پچکوئیان** کے نام سے نامزد کر دیا۔ اس وسیع
قبرستان کے شرقی جانب آگرہ کی **منڈی** ہو جسکا پر فضا میدان اور اسکی خوشنما عمارت
اس طرف سے گذرنیوالے کی نظر کو بے ساختہ اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہین۔ اسی طرف شہر
بیگم باغ کی نئی چار دیواری بھی نظر آرہی ہو جسکی نئی سنوری [illegible] جا بجا [illegible]
ٹھنڈی ہوائین کھانے کے لیے چارون طرف کھلی ہوئی ہین اور انھین [illegible] کی راہ سے
عاشق مزاج جوانون کو ان لیڈیون کے خداداد حسن کے لطف تماشا اٹھانے کا موقع ملجاتا ہو
جو سیر شام اکثر اوپر کھیلنے کے لیے یہان جمع ہوتی ہین۔ مغرب کیطرف [illegible] **سکول**
کی عالیشان عمارت غرور سے سر اٹھائے کھڑی ہے۔ شمال کی طرف **گوکل پورہ** اور کٹھڈا کی
سڑک ہو اور جنوب کے جانب **شاہ گنج۔ پولیس لین** اور **گورنمنٹ** کا ایک اسٹیشن
واقع ہو۔ اس محدود رقبہ کے اندر دیکھنے والون کو چند ٹوٹی پھوٹی عمارتین بھی نظر آئینگی
جنمین سے ایک تو نواب **فخری خان** کا مقبرہ ہو دوسری اونچی مسجد تیسری ایک لکھنؤ کی
نواب کا مقبرہ ہو۔ اسوقت یہ سارا میدان اور اسکے اندر کی عمارتین سب تماشائی اور
دوکانداروں سے بھری ہوئی ہین اسلیے کہ اب **پچکوئیان** کا وہ میلہ شروع ہو گیا ہو جسکی ابتدا

اکبر شاہ کے عہد سلطنت سے بیان کیجاتی ہے۔
اس میلے کو چونکہ ناچ اور گانے سے زیادہ تعلق ہے اس لیئے وہ رند مشرب اُٹھتی جوانی والے اینٹھتے برتے مونچھون پر ہاتھ پھیرتے چارون طرف پھر رہے ہین جنکی رنگیلی طبیعتین اس ناچ رنگ پر عموماً مشی ہوتی ہین جنکی بدمست آنکھون کو حسینان بازاری کے ناز و غمزون کی دیکھ بھال کا چسکا ہے جنکے کانون کو سریلی صداؤن کا مزا پڑا ہوا ہے اور خداداد حسن کے کھوٹے دامون بیچنے والے حسینانِ بازاری بھی اپنے بہار حسن کے لوٹنے والون کی اُٹھتی جوانی خاک مین ملانے کے لیئے وہ غمزہ - ناز - عشوہ اور اداؤن کی بھرمار کر رہے ہین کہ الٰہی توبہ - الٰہی توبہ - اور ایک انھین حسینانِ بازاری پر کیا موقوف ہے ہزارون پردہ مین بیٹھنے والی بیبیان بھی اپنے حسن بے پردہ کے جلوے دکھانے اور طرحدار جوانون کی شریر آنکھون سے آنکھین ملانے کے لیئے بنی سنوری ادھر اُدھر پھر رہی ہین - ہر طرف پری رخون کے جھمگھٹے ہین حسینون کے جمگھٹے ہین - کہین طبلہ پر تھاپ پڑ رہی ہے - کہین کسی کے قاعدہ کے ساتھ بولنے والے گھنگرؤن کی جھنکار دل چھینے لیئے جاتی ہے - کہین کسی کی باٹ دار آواز مین تولہ کے گلے سے نکل نکل کر سارے میدان مین کچھ اسطرح اٹکھیلیان کرتی پھر رہی ہین کہ ہوا بند ہو گئی ہے - جسطرف آنکھ اُٹھا کر دیکھیئے خیمے اور شامیانے کھڑے ہین اور انھین ناچ ہو رہا ہے - تماشائی ڈٹے ہوئے ہین اور میلے کی رونق اور تماشائیون کے ہجوم کو دمبدم ترقی ہوتی جاتی ہے - تخمیناً چار بج گئے ہون گے - آفتاب دن بھر بہان کی دلفریبیان دیکھتے دیکھتے اب مغربی گوشہ کی طرف اُسی طرح جھکا ہے جسطرح سایہ کسی کی نگاہ شوق بنا ہوا مشرق کی طرف چلا ہے کہ ناگاہ ہماری نگاہ ایک ایسے کشیدہ قامت طرحدار جوان پر پڑتی ہے جسپر اس میلے مین ہزارون کی نگاہین بہت شوق کے ساتھ ٹوٹ رہی ہین - اس شخص کی جوانی پورے شباب پر آئی ہوئی ہے - اٹھارہ یا اُنیس برس کا سن ہے اور اعضا کا تناسب حد کمال سے بھی کچھ اوراگے بڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے - اسکا قد و قامت جوانانِ ہند سے تو کوئی مناسبت ہی نہین رکھتا - ہان اسکی چوڑی چوڑی مضبوط ہڈیان - انپر اعتدال کے ساتھ بھرا ہوا گوشت وہ بھی کھچا ہوا - پھیلا ہوا سینہ اسکی صاف اور شفاف جلد سے ٹپکا پڑنے والا رنگ یہ سب باتین اسکی کچھ انھین ولایتی پٹھانون سے ملتی جلتی ہین جو شہر مین کابل کی روح افزا اور خوشگوار آب و ہوا سے پرورش پاتے ہین - آفتابی گول چہرہ ہے - بڑی بڑی ایک دوسرے پر چوٹ کرنے والی آنکھین ہین جنکے مابین مین حسن کی اُٹھتی ہوئی تو نے بیچ بچاؤ کرنے کے لیے

ایک سوتوان ناک بھی بہت خوشنمائی کے ساتھ پیدا کردی ہی اور چہرے کے گرد وہ خوابیدہ سبزہ کچھ کچھ سر اُٹھا کر اپنی جھلکیان دکھا رہا ہی حسین جوانی کے نشہ کی ترنگ جھوم جھوم کر لہرین لے رہی ہی - حسن کے سانچے مین ڈھلے ہوئے اسکے ہاتھ پاؤن اور اسکا تن و توش دیکھکر بے اختیار اسکے کابلی ہونے کا گمان ہوتا ہی لیکن اسکا لباس - اسکی وضع اور اسکی مزاجی نفاست دیکھ دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہی کہ سرزمین ہندہی کا یہ کوئی نونہال ہی - اسکی ظاہری شان و شوکت دیکھنے والے کو بتا رہی ہی کہ یہ اوسط درجہ کا آدمی ہی - چھ سات احباب ساتھ ساتھ ہین اور خادم خاصدان ہاتھ مین لئے پیچھے پیچھے چلا آتا ہے - یہ آنے والے لوگ آپس مین ہنسی مذاق کی آہستہ آہستہ باتین کرتے اُسطرف کو چلے جاتے ہین جہان گاڑیان قطار در قطار کھڑی ہین - ان گاڑیون مین اکثر تو بالکل خالی ہین جنکے بیٹھنے والے شاید اُتر اُتر کر میلہ دیکھ رہے ہونگے اور اکثر گاڑیان ایسی بھی نظر آتی ہین جنکے پٹ بالکل بند ہین مگر اُنکی کھُلی ہوئی کھڑکیان اور جھلملیون پر رکھی ہوئی گوری گوری حنائی اُنگلیان اشارے ہی اشارے سے اسطرف کے گذرنے والون کو بتا رہی ہین کہ کہان جاتے ہو - ادھر آؤ - دیکھو انہین پردہ کی بیٹھنے والی مستورات کی بیبیان ہین جو میلہ دیکھنے کے لیے اس قطع سے آتی ہین! آنکھین جھلملیون مین لگی ہین ... جھلملیون کو کھولے ہوئے ہین - وہ سمجھتی ہین کہ پردہ مین بیٹھے ہین مگر اُنکے ... عالم ... کی جھلکیان شوخی کے ... گاڑی ... باہر نکلی پڑتی ہین اور دیدے بدنظرے دانت ... کر ... نظار ... کر رہ جاتے ہین - واہ سے

خوب پردہ ہی کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو | صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

وہ طرحدار جوان اپنے ہمراہیون کے ساتھ آتے آتے ایک کھُلی گاڑی کے قریب رُکجاتا ہے جسکے پاس ہی ایک درخت کے سایہ مین کچھ تھوڑا سا فرش بھی بچھا ہے اور اسی پر یہ سب لوگ بیٹھ کر باتین کرنے لگے -

طرحدار جوان نے (اپنے ایک ہمراہی سے مخاطب ہوکر) کیون میان رفیق کیا اچھا میلہ ہی - آپ نے دیکھا ہ آہا ہا ہا ہا! اور وہی شخص جو ابھی مخاطب صحیح بنایا گیا تھا اسطرح جواب مین کہتا ہی ... ہان سبحان اللہ کیا کہنا - ایسا ... تو زمین کے پردہ پر کسی میلے مین نہ ہوتا ہوگا - خوب دل کھول کر ... ہین ... رفیق اسی کا نام ہوگا اس شخص کی تقریر ابھی ختم بھی نہو نے پائی تھی کہ انھین لوگون ... ایک ... شخص

نے کہا "حضور کیا کیا گلے بازیاں کرتی ہیں - سبحان اللہ - گویا شہر میں دانہ پس رہا ہے وہ سمر لگا رہی ہیں کہ بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہارمونیم کے پردے بول رہے ہیں" یہ شخص ابھی اسیقدر کہنے پایا تھا کہ انھیں میں سے ایک چوتھے شخص نے کہا "جناب گلے کیا ہیں نور کے سانچے ہیں - انکے سامنے ہارمونیم کی کیا ہستی ہے - استغفر اللہ"

طرحدار جوان "یہ سب صحیح اور میلہ بھی بے مثل - مگر ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ یہ میلے ٹھیلے اخلاق کے مخرب - طبیعت کے بگاڑنے والے اور انسان کو گنہگار بنانے والے ضرور ہوتے ہیں - آپ دیکھتے ہیں ان حسینان بازاری کے ناچنے اور گانے ناز - کرشمے اور دل لبھانے والی ادائیں انکا بنا سنورا ہونا انکے خداداد حسن میں اور کیسے چار چاند لگا دیتے ہیں) اور پھر یہ سب قیامت کے سامان دیکھنے والوں کے ساتھ کیا کیا - اور [illegible] کر جاتے ہیں"

رفیق "جناب آپ کیا [illegible] ہیں - ان میلے ٹھیلوں میں تو ہزاروں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں (اپنے ایک اور ساتھی سے مخاطب ہو کر) کیوں ڈاکٹر صاحب [illegible] ہوں نا!" اور [illegible] جواب [illegible] وہی صاحب جو اس جملے کے مخاطب صحیح بنائے گئے تھے اسطرح کہتے ہیں "جناب یہ ہزاروں عورتیں جو بنی سنوری آپ یہاں پھرتی دیکھتے ہیں انمیں شاید کوئی ایک دو اپنے دامن عصمت کو پاک صاف لیجاتی ہوں اور شاید یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہ ہوگا کہ یہ سب غیر مردوں [illegible] اپنا [illegible] دکھانے کے لیئے میلے میں جاتیاں ہیں"

طرحدار جوان "آپ سچ فرماتے ہیں - یہ بہت ہی برا طریقہ ہے معلوم نہیں ان میلے ٹھیلوں میں عورتوں کا اس آزادی کے ساتھ آنا جانا کیوں جائز رکھا گیا ہے - خیر اہل ہنود میں تو پردہ کا چنداں رواج نہیں ہے مگر اہل اسلام میں تو پردہ نسواں کی بہت [illegible] عقل بھی یہی ہے - پھر یہ مسلمان پردہ نشین [illegible] اس طرح کھلے [illegible] میلے میں آتی جاتی ہیں"

ڈاکٹر [illegible] جناب آخر انکا دل بھی تو ہے [illegible] میلے ٹھیلوں میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کیوں جناب مولوی صاحب سچ [illegible]

حوالدار صاحب "جناب آپ تو ڈاکٹر ہین اور انگریزی تعلیم بھی آپ نے پائی ہے
آپ جو فرمائین وہ صحیح ہے۔ شاید آپ کی انگریزی اناٹمی (تشریح) نے مرد اور
عورت کے کل اعضا کو ایک ہی ساخت اور مقدار کا لکھا ہوگا۔ ہم تو جناب تقویم پارینہ
کے پڑھنے والے ہین۔ ہم نے تو جہانتک پڑھا اور جہانتک آنکھ پھیلا کر دیکھا یہی دیکھا
اور یہی سُنا کہ عورتین مردون سے خلقتاً اور قدرتاً کمزور پیدا کی گئی ہین اور خود قانون
قدرت ہی نے ازل سے اُنکی پیدائش مین یہ تفریق رکھی ہے اور رکھی بھی ہے تو
مصلحت ہی سے ہے"

اسوقت شام کے تخمیناً چار بجا چاہتے تھے۔ دن آخر ہو چلا تھا اور حسینان آگرہ کے
حُسن عالم سوز کی گرم بازاری دیکھ دیکھ کر دھوپ غیرت کے مارے زرد پڑ گئی تھی۔ ان
پریوشون کے ناز اور کرشمے اور ادائین دیکھ دیکھ کر آفتابی کرنین اپنا چُلبلا پن دکھانا بالکل
بھول گئی تھین۔ غیرت زدہ آفتابی عشاق کے زعفرانی چہرے سے کچھ کچھ ملتا جلتا اب
معلوم ہوتا تھا اور اُسکی کرنین عشاق کی بے اثر آہین تھین جس مین نام کو حدت نہ تھی
سایہ دور دور پھیل گیا تھا اور اکثر معزز طبقے کے تماشائی اپنے اپنے خیمون سے باہر نکلکر
کرسیون پر بیٹھے اس میلے کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ اُن لوگون مین اسی قسم کی باتین
ہو رہی تھین کہ طرحدار جوان کی دمبدم ادھر اُدھر اُٹھ جانے والی نظر دو معزز شخصون
کی طرف جاتی ہے جو قریب ہی کو ایک مولسری کے درخت کے نیچے کرسیان بچھائے
بڑی شان و شوکت کے ساتھ بیٹھے ہین۔ ان کرسی نشینون کی وضع فوجی افسرون
کی معلوم ہوتی تھی اور اُنکے پیچھے ایک آدمی ناٹ کا پنکھا ہاتھ مین لیے آہستہ آہستہ جھل رہا
تھا۔ اُنکی پشت کی جانب ایک خیمہ نصب ہے جسکا باہر والا درجہ فرنیچر وغیرہ سے سجا ہوا
اپنی زبانِ حال سے بتا رہا ہے کہ یہ انھین معزز لوگون کی نشست کا مقام ہے۔ مگر
اندر والے حصّہ کے دروازہ پر پڑی ہوئی چلمن جانے والی نگاہون کو اس امر کا کسی طرح
موقع نہین دیتی کہ اسکے اندر کا کچھ حال معلوم ہو سکے۔ لیکن نہین دیکھو وہ ہوا چلی۔
وہ جھونکا آیا اور اُسکے شوخ چنچل مگر نظر نہ آنے والے ہاتھون نے اٹھکیلیون کے
ساتھ اُس پڑی ہوئی چلمن کو چھیڑنا شروع کر دیا۔ چلمن اب کسی شوخ اور کمسن حسین کی
دمبدم اُٹھنے اور گرنے والی صفِ مژگان کیطرح ہوا کی چھیڑ سے اُٹھتی اور گرتی ہے اور جانے

لی نظرون کو اس امر کا موقع ملجاتا ہی کہ وہ کسی وقت بدن چرا کر اندر جائین اور اندر جاکر دیکھ آئین کہ یہان کیا ہی - ہمارے طرحدار جوان کی نگاہ کا اسوقت بھی یہی حولانگاہ بنا ہوا تھا - گو وہ اپنے ساتھیون سے باتین کر رہا تھا مگر انداز سے کچھ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس خیمے کے اندر کوئی مقناطیسی یا برقی قوت کا کوئی ایسا مادہ ہی کہ جو اسکی ادھر اُدھر جانے والی نگاہون کا رُخ قطب نما کی سوئی کیطرح اسی طرف کو کیے ہوئے تھے وہ اپنے ساتھیون سے یہ پوچھ رہا تھا "کہ یہ کرسیون پر بیٹھنے والے کون ...." کہ یکبیک اُسکی چلتی ہوئی زبان گنگ دہن مین خاموش ہو گئی - جنبش کرتے ہوئے ہونٹھ ساکت ہو گئے - گفتگو کا سلسلہ کسی جان توڑنے والے کے دم کی طرح ہاتھ سے جاتا رہا اور نگاہین آنکھون سے نکلکر خدا جانے کہان سے کہان ہو رہین - ہوا کے جھونکے اسوقت بہت تیزی کے ساتھ چل رہے تھے جو خیمے کے اندر والے دروازہ پر پڑی ہوئی چلمن نازک بالون کی طرح قنات کے دامن سے بالکل الجھ کر رہگئی - اندر چار پانچ عورتین بیٹھی ہنس بول رہی ہین جنمین مسن بھی ہین اور کمسن بھی - سب کا لباس افغانی ہی اور اُن کے بدن کا شوخ رنگ بھی کابل انار سے کم نہین - چلمن کے اُٹھتے ہی اُنھین مین سے ایک کمسن لڑکی جلدی سے اُٹھی اور پہلے تو اس نے اندر ہی سے چلمن کو برابر کرنا چاہا - مگر ہائے شوخی مین تو مزا ہی - چھیڑ مین کچھ لطف ہے - بیچاری جسقدر اُس اُلجھی ہوئی چلمن کو چھڑانا چاہتی تھی اُسیقدر وہ اور بھی اُلجھتی جاتی تھی - بالآخر جھپ چھپ کر وہان چھڑا چھڑا کر کچھ اسکو باہر نکلنا پڑا - بیچاری جلدی جلدی چلمن کو برابر کر رہی تھی اور ادھر ادھر یہ بھی دیکھتی جاتی تھی کہ کوئی دیکھتا تو نہین ہی - غالباً ہمارے طرحدار کی چلبلی نگاہین اسی دلفریب منظر کی نظر ہو گئی ہونگی - اس لڑکی کا سن ابھی بارہ تیرہ برس کے گہوارہ مین جھول رہا ہوگا - بالکل لڑکپن ابھی کھیل رہا ہے - جوانی ابھی دور ہی سے بلائین لینے کے لیے آتی ہو اور اسکی شوخی اور الھڑپنے کو دیکھتے ہی ٹھٹھک ٹھٹھک کر رہجاتی ہے -

بوٹا سا قد ہی - سر سے پانو تک ایک ایک عضو حسن کے سانچے مین ڈھلا ہوا ہے - کہین سے بال برابر اُترا ہوا نہین - عضو عضو سے شوخی ٹپک رہی ہو اور شوخی مین شرارت کچھ دبی ہوئی مراد کھا رہی ہی - بلا کا حسن ہی غضب کا رنگ ہی - رنگ مین چنچلاہٹ اور شوخی مین نزاکت کا رنگ کچھ پوچھو کہ کیا آفت ڈھا رہا ہے - چہرے کا پیارا پیارا نقشہ ہی - بڑی بڑی آنکھین ہین - لانبے لانبے بال ہین - پھر تمھین بتاؤ کہ آگے بڑھکر یہ کیا قیامت ڈھائین گے -

یہ فقنۂ دوران تو چلمن برابر کرنیکے بعد خیمہ کے اندر چلتی ہوئی اور ہمارے طرحدار جوان کی مشتاق نگاہین کسی مست الست کی لغزشِ پا بنکر تھرتھراتی ہوئی نیچے گرین اور اُنھین کے ساتھ یہ حضرت خود بھی غش کھاکر تھوڑی دیر کے لیے دونون جہان سے بیہوش ہوگئے "ارے ارے - ہائین ہائین - یہ کیا ہوا - یہ کیا!" کا شور برپا ہوگیا - اور یاران جلسہ کی بے تکلف صحبت مین حیرت و انتشار نے گھس کر بے لطفی پیدا کردی -

اس جلسہ مین ایک ڈاکٹر صاحب بھی موجود تھے - اُنھون نے فوراً نبض دیکھکر سب کو اطمینان دلایا - ہاتھ پاؤن سہلائے گئے - شربت والے کی دوکان سے گلاب لاکر چھڑکا گیا اور تھوڑی دیر مین اُس بیہوش ہوجانے والے نے اپنی آنکھین کھول دین - آنکھین کُھلی تو سہی - مگر خدا جانے اب تک اُنھین کیسی صورتون کا رہا سہا اثر یاد دینے والا عکس باقی تھا کہ اُسکی حیرت زدہ آنکھین اسوقت کسی کی نشیلی آنکھون سے کسیطرح کم نہ تھین اور اُنمین گلابی گلابی ڈورے تھے جنکا ہلکا ہلکا گلابی عکس آنکھ کے سپید حصے پر پڑ رہا تھا آنکھین ٹکٹکی لگائے ایک طرف کو دیکھ رہی تھین اور کچھ کچھ جھکی ہوئی پلکین ان ہمارے والی نگاہون کو اپنے پردہ مین چھپائے ہوئے تھین جو مَن چُرانے خیمہ کی طرف جا رہی تھین - ان کے احباب اصرار کے ساتھ ان سے پوچھ رہے تھے کہ "یہ تھا کیا؟" مگر یہ فقط اسقدر کہکر کہ "کچھ نہین" چپ ہوجاتے اور پھر خاموش ہوجاتے ہین - اور پھر نگاہین اسی سامنے والے خیمہ کی طرف اُٹھ جاتی تھین - اس دیکھ بھال مین بعض اوقات یہ ایسے مصروف ہوجاتے تھے کہ اپنے احباب کی باتون کا جواب بھی دیر تک نہین دیتے تھے اور اگر کچھ کہتے بھی تھے تو وہی سوال از آسمان جواب از ریسمان - انکی یہ خودرفتگی اور نگاہون کی بیخودی دیکھ دیکھ کر انکے بعض یاران جلسہ کچھ تاڑ بھی گئے تھے مگر موقع اور محل کے اعتبار سے آپس ہی مین سرگوشیان ہوکر ایک تبسم آمیز سکوت پر ختم ہوجاتی تھین - خیمہ کیطرف سے جب ہمارے طرحدار جوان کی مشتاق نگاہین بہت مایوسی کے ساتھ ناکام پھرین تو کچھ دیر تک ایک بڑھے ہوئے سکوت کے ساتھ اُنکے تمام جذبات انکی قوتون سے سرگوشیان کرتے رہے اور جب اُنکی طرف سے بھی کوئی قابل اطمینان جواب نہ ملا تو ہمارے طرحدار جوان کا دلی شوق بیطرح رنگ لانے لگا اسکا [illegible] اور چہرہ کا رنگ [illegible] کی طرح دمبدم بدلنے لگا - کلیجہ [illegible] رہا تھا - وہ رہکر دلمین [illegible] اٹھ رہی تھی اور یہ باتین اپنے دل سے ہو رہی تھین [illegible]

معلوم یہ کون لڑکی تھی - ہائے کس بلا کی صورت پائی ہی کیسا پیارا نقشہ ہی - کس آفت کا حسن - ہائے کیسا پیارا چہرہ تھا - کیسی بھولی صورت تھی - چھلاوہ تھی یا کوئی اور حور بہشت کی حور تھی یا قاف کی پری جو بھولکر اسطرف نکل آئی - بس ایک بجلی تھی جو کوندگئی - کوہ طور کی بجلی تھی جو ایک مرتبہ ہوگئی اور بس - ہائے اللہ اب کس سے اسکا حال معلوم ہوا - او اٹھکھیلیون کے ساتھ چلنے والی ہوا تجکو میرے ہوائے شوق کی قسم پھر چل اور زور سے چل پھر چلمن اُٹھے اور وہی نظارہ نظر آجائے - مگر اب چلمن خیمہ کے دروازہ پر اسطرح پڑی ہوئی تھی جسطرح کسی پردہ نشین کے منھ پر نقاب - یا کسی شرمائی ہوئی آنکھ پر جھکتے مژگان سے بنی ہوئی چلمن یہ تو سب کہتے ہین کہ عشاق کی نگاہون مین اثر ہوتا ہی اور شوق بھری نظرین دیکھنے والون کو بے اختیار تڑپا دیتی ہین مگر ہم نے تو اسوقت دیکھا کہ اس طرحدار جوان کی آنکھون سے نکلنے والے تار ہائے نظر جنکو اثر الکٹرسٹی کہنا بیموقع نہ ہوگا اُنھون نے اسوقت کوئی کار نمایان نہین کیا اسلیئے کہ دن اب بالکل آخر ہو چلا تھا اور ہوا کی رفتار کو تیز کرنے والی آفتابی شعاعین اب بہت ہی کمزور ہوگئی تھین - دھوپ زرد پڑگئی تھی کرنین ٹیڑھی ہوگئی تھین اور ہوا کی اٹھکھیلیون بھری رفتار مین اب کسی کے نازک خرامی کے چلمن اُٹھے تھے ہائے نہ پردہ اُٹھا - نہ کسی کا جلوہ نظر آیا اور نہ کسی کا پتہ ہی چلا - یاران جلسہ جب اِن کی یہ حالت زبجود دیکھ پریشان ہوگئے تو پھر یہ رائے ٹھہری کہ اب گھر چلنا چاہیئے - کئی مرتبہ اِن سے چلنے کا تقاضا بھی کیا گر یہ اسوقت کچھ ایسے سوئے ہوتے تھے کہ زبان سے اچھا اچھا تو کرتے جاتے تھے مگر اپنی جگہ سے اُٹھتے نہ تھے بالآخر جب بالکل شام ہوگئی اور احباب کا تقاضا اصرار کی حد سے تجاوز کرگیا تو یہ بادل ناخواستہ اپنی جگہ سے اُٹھے تو سہی مگر کسطرح - درد کی ہوک یا چٹک کی طرح - چلے تو سہی مگر کسطرح بسل شکر یا کسی دم توڑنے والے کی جان کی طرح - گاڑی قریب ہی کو تھی تیر دلدوز کی طرح اُس مین جا کر بیٹھ گئے آتے ہوتے ہوش و خرد کی طرح تھوڑی دیر مین آنکھون سے اوجھل ہوگئے -

دوسرا باب

تفتیش

رو رہا ہون مین کس پردہ نشین کے غم مین
ڈھونڈنے نکلے ہین آنسو میرے دامان کس کا

کلمبس کو نئی دنیا (امریکہ) کا پتہ کس طرح ملا۔ واٹ صاحب نے بھاپ کے ذریعہ سے انجن کسطرح چلایا۔ اسکندر اعظم نے بحر ظلمات کا پتہ کس طرح پایا۔ اجرام فلکی کا طلسم کسطرح ٹوٹا طبقات الارض کا علم کیون کر مدون ہوا۔ دنیا کس طرح ملی۔ اور خدا کسطرح ملا ہے یہ سب تفتیش کی کارستانیان تھین اور کچھ نہ تھا۔

تفتیش کا مادہ ایک غیبی اور بیمثل قوت ہے اور وہ جب کسی کو قدرت کے وسیع کارخانہ سے عطا ہو جائے اُسکا کیا کہنا۔ وہ اچھا ہے۔ اُسکے نصیب اچھے ہین اور اُسکے سارے کام اچھے۔ اُسکی مشکلین آسان۔ اُسکے کُل کام کامیاب۔ فرق فقط اسقدر ہے کہ اگر یہی قدرتی قوت کسی اچھے بکار آمد اور نیک کام مین صرف کیجائے تو سبحان اللہ۔ اور نہین تو ناکام وہ کسی حالت مین نہین کہا جا سکتا۔ دیکھو رات کی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور وہی طرحدار جوان جو ابھی سر شام ہمکو میدان کے میلے مین غش کھا کر گرا تھا اب آگرہ کنٹونمنٹ کے ایک مکان مین پلنگ پر پڑا کروٹین بدل رہا ہے۔ وہ خیمہ کا نظارہ اُس کے پیش نظر ہے اور وہ محویت کے عالم مین آپہی آپ اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہے۔ ہیہی ایسی بھولی اور پیاری صورت تو کبھی دیکھی نہ تھی۔ خدا کی قسم تڑپا دیا۔ لیکن مشکل ہے تو یہ کہ اُسکا کچھ پتہ ٹھیک چلتا نہین معلوم کس چمن کا پھول تھا ہے۔ قیاس تو اسی امر کا مقتضی ہے کہ اُس خیمہ کو غالباً اُنھین لوگون سے تعلق ہے جو خیمہ کے سامنے کرسیون پر فوجی لباس پہنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگون کی صورت شکل میری نظر مین کچھ آشنا معلوم ہوتی ہے۔ لیکن پوری واقفیت نہین۔ مجکو یہان آئے اور پلٹن مین بھرتی ہوئے ابھی چند روز ہوئے ہین۔ غالباً یہ لوگ ہونگے جو آگرہ کے ہین۔ اُنکے شاندار قد۔ انکا سرخ سپید رنگ بتا رہا ہے کہ یہ افغانی لوگ ہونگے۔ اور ہمارے اکثر احباب ان سے واقف بھی ہونگے۔ مگر خرابی تو یہ ہے کہ ان سے اس کے متعلق کچھ پوچھتا ہون تو یہ کھٹک ضرور ہی جائینگے۔ اسوقت میلے مین دیکھا نہین تھا میرا حال دیکھ دیکھ کر سب لوگ آپس مین مسکرا رہے تھے اور کئی مرتبہ میری آنکھون نے دیکھا کہ حضرت رفیق کنکھیون سے میری دزدیدہ

نگاہی کو غور سے دیکھ رہے تھے - میری زندگی مین آج یہ پہلا ہی اتفاق ہی کہ مین آنکھون کی بدولت اسطرح بیٹھے بیٹھے مین لُٹ گیا - مین ابتک عشق و محبت کو خالی فسانہ ہی فسانہ جانتا تھا مگر آج معلوم ہوا کہ کمبخت عشق بڑی بلا ہی - اُف کلیجہ منھ کو آیا جاتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ سینہ مین بیٹھا کوئی دل کو مسل رہا ہی - چٹکیان لے رہا ہی آنکھین یہی چاہتی ہین کہ آنکھون پھروہی صورت سامنے ہو اور ہم مزے سے بیٹھے دیکھا کرین - مگر آہ ایسے نصیب کہان - ابھی تک تو یہ بھی نہین معلوم کہ وہ ہی کون اور اب ہی کہان - اللہ - کس سے پوچھون کس سے دریافت کرون - کہان جاؤن - کیا کرون - کیا نہ کرون (کروٹ بدلکر) آنکھین کس غضب کی تھین کسقدر بڑی بڑی - اللہ اکبر - اُن سے نکلتی ہوئی شربتی نگاہین دیکھی تھین - کیا قیامت ڈھا رہی تھین - یہ گئین وہ گئین اور غائب - یہ معلوم ہوتا تھا کہ آنکھون مین جادو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہی (ایک ٹھنڈی سانس بھر کر) ہائے کس پھرتی سے چلمن برابر کی اور اندر چلی گئی ؎

اُسکی بچک پہ دم فدا اُس کی ادا پہ جان نثار
ہائے وہ شاخ سی کمر ہائے وہ قد نہال سا

یہ کھٹک دل مین اگر خدا نخواستہ اسی طرح رہی - خدا نخواستہ نہین بلکہ یہ ضرور رہیگی ابتدا مین کچھ مزا بھی ملتا ہی - اور مین سلامت بھی رہا تو انشاء اللہ مین اُنکا ایک نہ ایکدن پتہ لگا ہی لون گا ؎

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین
مجھ سے کہان چھپینگے وہ ایسے کہان کے ہین

شوق سا رہبر ساتھ ہی - اُسکی تفتیش کرنا چاہیئے - کہین نہ کہین ڈھونڈھ ہی نکالون گا - کہین تو پتہ چلے گا - مگر قرینہ سے وہ لوگ بہت معزز معلوم ہوتے ہین - دیکھیئے اب کس کل اونٹ بیٹھتا ہی - (خود ہی) مشکل ہی مجھکو یہ بیل منڈھے چڑھتے نظر نہین آتی حقیقت مین وہ بہت بڑا خوش نصیب شخص ہوگا جسکو اُس کے شوہر بننے کا فخر حاصل ہوگا - اُنکے کچھ بھی ہو تفتیش اور کوشش تو ضرور ہی کرنی چاہیئے - اور کیا اب یہ دل مجھکو نچلا بیٹھنے بھی دے گا - ہرگز نہین ابتو جو ہونا تھا ہوگیا اور جو مقدر کا لکھا ہی وہ آگے آئے گا -

کروٹین بدل بدلکر - ٹھنڈی سانسین لے لیکر یہ اسیطرح اپنے دل سے باتین کر رہا تھا کہ دروازہ کی زنجیر کھٹکی اور پھر آدمی نے حاضر ہوکر یہ عرض کیا "حضور کلیم الدار لیاقت خان تشریف لائے ہین" جسکے جواب مین اس طرحدار جوان کی زبان سے نکلا "کون - رفیق آنے دو" ادھر ایک شخص آتا ہوا نظر آیا جسکو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہم نے اسی طرحدار جوان کے ساتھ میلہ مین دیکھا تھا

ان صاحب نے چونکہ ہمارے طرحدار جوان کو بظاہر بہت اتحاد اور خصوصیت کا مرتبہ حاصل ہے غالباً اسی وجہ سے رفیق کا خطاب انکو عطا ہوا ہوگا اور آیندہ ہم بھی انکو اسی نام سے مخاطب کرین گے - رفیق کے آتے ہی ہمارا طرحدار جوان جو ابھی پلنگ پر کروٹین بدل رہا تھا سنبھل کر اٹھ بیٹھا - اپنے آنے والے دوست کو اپنے پاس ہی پلنگ پر بیٹھنے کی جگہ دی اور پھر تھوڑی دیر کے لیے سناٹے مین آگیا - پندرہ بیس منٹ تک جب سکوت کی مہر کسیطرح سے نہ ٹوٹی تو رفیق نے ان سے مخاطب ہوکر اسطرح کہا "کیون جناب خیر ہے - آج چپ چپ کیسے ہین - نصیب دشمنان مزاج کیسا ہے"

طرحدار جوان ۔ (بہت پست آواز مین) کچھ نہین - دن بھر پڑا ہین پھرتے پھرتے طبیعت کچھ بے کسلمندی سی ہوگئی - سر ہی کہ پھرا جاتا ہے - دل ہے کہ بیٹھا جاتا ہے آنکھین ہین کہ بند ہوئی جاتی ہین - طبیعت ہے کہ گری جاتی ہے - بس یہی جی چاہتا ہے کہ منھ لپیٹ کر پڑ رہون (اپنے دل مین) لاؤ نا - انھین سے کچھ پوچھون - مین اس پلٹن مین اگر نیا ہون تو یہ تو پرانے ہین (خود ہی کچھ سوچ کر) نہین کسی پردہ نشین دوشیزہ لڑکی کا خیال ہے - پردے کی بات ہے - اسکو پردہ ہی مین رہنا چاہیے اور چپ چپ رہا -

رفیق - تو آپ کیا سو گئے - مین تو سمجھتا تھا کہ ابھی کچھ اور کھو گئے - مگر پھر کسی طرف خیال بھٹک گیا - ہان بھئی - میلے ہین آج نئے نئے کھیل تماشے دیکھے ہین خدا جانے کس کس کے جلوے دل مین بسے ہوتے ہونگے - اچھا پھر آرام فرمایئے نا " اور یہ کہکر رفیق نے پلنگ سے اٹھنے کا قصد کیا -

طرحدار جوان ۔ (رفیق کا دامن پکڑ کر) آخر آپ جاتے کیون ہین - میرا اگر جی چاہیگا مین لیٹ رہونگا - آپ تشریف رکھیں نا "

رفیق ۔ نہین مین اسوقت آپکا مخل ہونا نہین چاہتا - تو آپ کس خیال مین تھے اور کس سے باتین کر رہے تھے "

طرحدار جوان ۔ (تعجب سے ادھر ادھر دیکھکر) باتین کس سے کر رہا تھا یہ تو محض آپ کی بدگمانی - کیا آپ نے کسی کو یہان دیکھا - شاید یہی بدگمانی اسوقت آپکے یہان آنے کی بھی باعث ہوئی ہوگی "

رفیق "نہین آیا تو مین اس غرض سے تھا کہ اُسوقت میلے مین آپ کے بیہوش ہوجانے کی وجہ آپ سے دریافت کرون گا۔ مگر یہان آکر مین آپکا مخل ٹھہرا"

طرحدار جوان "مخل کیسے۔ یہان ہی کون جس سے مین باتین کرتا اور کرتا بھی تو آپ سے پردہ کیسا ہے؟"

رفیق "ہان ہان پردہ ہی تو ہی جبھی تو مین جاتا ہون"

طرحدار جوان "(اپنے دل مین) معلوم ہوتا ہو کہ یہ کچھ نہ کچھ سمجھ ضرور گیا ہی مگر بن کہوے لگا نہین (خود ہی) پھر دیکھ کس طرح چلے گا (رفیق سے مخاطب ہوکر) آخر آپ آج یہ اُکھڑی اُکھڑی خلاف معمول باتین کیسی کر رہے ہین؟"

رفیق "ہان ہان خدا جانے آج مجھکو کیا ہوگیا ہی۔ اچھا یہ تو بتائیے اُسوقت میلے مین آپ کو غش کیون آیا تھا؟"

طرحدار جوان "کچھ نہین آدمیون کی کثرت کی وجہ سے کاربن کا پھیلا ہوا زہریلا مادہ مجھ پر کچھ زیادہ اثر کر گیا۔ بس چکر آگیا"

رفیق "ہان یہ کہئیے۔ ڈاکٹری دلیل ہے (اپنے دلمین) اُنھہ آپ مجھ سے چھپاتے ہین مین آپکے چیکوون بن آتا ہون۔ (طرحدار جوان سے مخاطب ہوکر) مگر مین تو آپ سے بھی ضعیف القلب ہون۔ لیکن مجھ پر تو اُس زہریلے مادہ نے اثر کیا۔ نہ چکر ہی آیا اور نہ اُس سارے میلے مین اور کسی کو غش آتے دیکھا۔ شاید اتفاقیہ بات ہوگی" اور اسقدر کہکر خاموش ہوگیا"

اب دونون ساکت ہین۔ اگر کچھ باتین کرتے بھی ہین تو اپنے دل سے اور وہ بھی چپکے ہی چپکے۔ بالآخر طرحدار جوان کچھ سوچ سمجھ کر رفیق سے اسطرح کہنے لگا "حضرت رفیق یہ تو فرمائیے۔ خیمے کے سامنے وہ دو شخص فوجی لباس مین جو کرسیون پر بیٹھے تھے۔ وہ کون تھے؟"

رفیق "(اپنے دل مین) اب آئے راہ پر (تعجب آمیز لہجے مین) کہان؟"

طرحدار جوان "اجی وہین نا۔ میلے مین"

رفیق "(لاپروائی کے ساتھ) ہون گے کوئی ۔۔۔ لکھوکھا آدمی وہان جمع تھے میں کیا جانون کون تھے کون نہین اور کس کو آپ پوچھتے ہین"

طرحدار جوان ”بھائی وہی مولسری کے درخت کے نیچے جو بیٹھے تھے نا۔ افغانی تھے کون تھے جنکے پیچھے کوئی شخص پنکھا کھڑا جھل رہا تھا۔ ہمارے نشست سے تھوڑے ہی فاصلے پر سامنے کو تو بیٹھے تھے۔ خیال آیا“

رفیق ”(دکھانے کے لیئے غور اور فکر مین آکر) بھئی مجکو تو کچھ خیال نہین آتا۔ اب آپ سو رہیئے۔ مین بھی جاتا ہون۔ دن بھر کا تھکا ہوا ہون۔ سلام علیکم“

طرحدار جوان ”نہین نہین۔ مین ابھی آپکو جانے نہ دونگا۔ کیا سچ سچ آپ کو اب تک خیال نہین آیا“

رفیق ”کس بات کا“

طرحدار جوان ”اجی انہین لوگون کا جو وہان بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے“

رفیق ”اجی وہان تو ہزارون بیٹھے تھے۔ نہ معلوم آپ کس کو پوچھتے ہین۔ آخر آپکا منشا کیا جن لوگون کو دیکھ کر آپ نے غش کھایا تھا انکو پوچھتے ہو؟“

رفیق کے اس جملے پر ہمارے طرحدار جوان کے دل پر ایک چوٹ سی لگی بے اختیار آنکھون سے آنسو نکل آئے اور منھ سے آہ اور یہ چپ ہو کر لیٹ رہا۔ رفیق گو اب تک اس شخص کے اخفاء راز کرنے سے کسیقدر کشیدہ خاطر ہو گیا تھا مگر اب اس کا یہ حال دیکھ کر اس سے خاموش نہ رہا گیا اور بے اختیار اس طرح کہنے لگا ”کہو تو آخر بات کیا ہی“

طرحدار جوان ”بھائی جان کیا بتاؤن کہ بات کیا ہو۔ آج مین اس کمبخت دل کے ہاتھون۔ نہین ان آنکھون کی بدولت اور آنکھون کا بھی کچھ قصور نہین خدا غارت کرے ایک دوشیزہ لڑکی کے آفت خیز حسن کی بدولت بیطرح میلے مین لٹ گیا۔ ہائے لوٹ لیا گیا۔ دل چھن گیا اور صبر استقلال کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ آہ اسوقت سے لاکھ لاکھ دل کو سنبھالتا ہون مگر کسیطرح نہین سنبھلتا۔ حیران ہون کیا کرون۔ شرم و حجاب بیشک مجکو اب تک اس امر کی اجازت نہین دیتا تھا کہ اس قابل شرم واقعہ کو کسی کے سامنے اپنی زبان سے نکالون۔ مگر آہ بے غیرتی خدا بھلا کرے بالآخر تم سے کہنا ہی پڑا اور تمسے نہ کہتا تو کہتا کس سے۔ اب حسن علی کی اگر جان بچانا ہی تو اسکی فکر کرو ورنہ یہ خوب سمجھ لو کہ اب اس کی زندگی محال ہی“

اس طرحدار جوان کا نام میر حسن علی صاحب ہی - راج الور مین سادات کی ایک مشہور بستی بہادر پور ہی جس کے یہ رہنے والے ہین جو ابھی تھوڑے دن ہوتے کہ لائٹ انگال رجمنٹ نمبر ۔۔ مین بھرتی ہوئے ہین - یہ انکے رفیق صاحب جو اسوقت انکے پاس بیٹھے ہین یہ بھی اسی رجمنٹ کے کلیر حولدار ہین - ہمارے طرحدار جوان کا خلق اور طرز معاشرت چونکہ بہت اچھا تھا اسوجہ سے یہان انکے بہت سے احباب پیدا ہوگئے تھے اسوقت کا انکا یہ رونا دیکھکر رفیق بھی بے اختیار رو دیا اور پھر بہت ہمدردی کے لہجے مین اسطرح کہنے لگا وہ بھائی مین تو اسیوقت پہلے ہی ۔۔۔ آپ کو بیہوش ہوتے دیکھکر تاڑ گیا تھا - اور رہا سہا شبہ آپکی شدید ۔۔۔ نے بدل دیا اور سچ پوچھئے تو اسوقت مین آیا بھی اسی غرض سے تھا کہ تخلیہ مین آپ سے آپکا حال پوچھون مگر آپ لگے چھپانے - خیر میر صاحب مین آپ کا دوست ہون ۔۔۔ نہین - میرا پہلا فرض یہ ہی کہ مین آپ کو صلاح نیک دون گو مین یہ خوب جانتا ہون کہ حسن و عشق کے جذبات کسی کے اختیاری افعال مین سے نہین ہین اور جب دل کسی پر آجاتا ہی تو بہت مشکل سے سنبھلتا ہی - ۔۔۔ انسانیت ۔۔۔ جاتا ہی عقل ۔۔۔ جاتی ہی اور گو وہ کسی کی نصیحت پر عمل نہین کرسکتا لیکن دوستون کا یہ کام ضرور ہی کہ تو بھی مین کرتے ہوئے اپنے ایک ۔۔۔ دوست کو ہاتھ پکڑ کر روکین اور اسی بنا پر مین تم سے یہ ضرور کہونگا کہ تم ان خیالات کو اپنے دل سے نکال ڈالو ۔ تم شریف ہو اور ایک بہت بڑے بزرگ خاندان کے چشم و چراغ ہو ۔۔۔ بہت کچھ کرنا ہی اور بہت کچھ کرنا - یہ شیطانی وسوسے ہین ان پر لاحول پڑھو۔

میر حسن علی صاحب وہ بس آپ کہہ چکے یا ابھی کچھ اور باقی ہو - آپ اب جاکر آرام فرمائین - ۔۔۔ درد دل کی دوا آپ سے ہو چکی

یہ کہان کی دوستی ہی کہ بنے ہین دوست ناصح	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

اور منھ چھپا کر لیٹ رہا -

دل کی الجھن ترقی کرنے لگی کسیکا خیال دل مین چٹکیان لینے لگا - درد کی کھٹک اور کھٹک مین مزا پیدا ہوگیا - قلب کی حالت دگرگون ہونے لگی اور آپ آپ کی مزاج پرسی کے لیے منھ کی طرف تکنے لگین - رفیق تھوڑی دیر تک تو بیٹھا ہوا اسکے ۔۔۔

حالت دیکھتا رہا مگر جب اسکی بیچینی حد سے گذرنے لگی تو یہ پھر شانہ ہلاکر اسطرح کہنے لگا
"مین جانتا ہون۔ تمھارے سر پر عشق کا جن سوار ہو اور جن بھی پڑھا ہوا۔ تم اب کب
ماننے کے۔ مگر میرا کیا۔ پچھتاؤگے۔ خراب ہو گے اور پھر تمکو میرے اسں کہنے کی قدر
معلوم ہوگی۔ مین تمھارا ہر حال مین شریک ہون اور جو کچھ میرے اختیار مین ہوگا
اُس مین تم مجکو اپنے حوصلے اور میری امیدون سے زیادہ کامیاب پاؤگے"
اس قدر کہنا تھا کہ ایک مردہ قالب مین نئی روح آگئی۔ پلنگ پر پڑا ہوا بجیس شخص خوش
ہوکر اُٹھ بیٹھا اور اسکی امیدین ترقی کے وسیع میدانون مین بڑھنا شروع ہوئین بے اختیار
آپ کی زبان سے آفرین اور مرحبا کا کلمہ نکلا اور پھر جو کچھ آپ نے فرمایا وہ یہی تھا کہ "وہ
دوشیزہ لڑکی تھی کس کی؟"
رفیق "دیکھو تم خود بھی برباد ہوتے ہو اور مجکو بھی تباہ کرتے ہو۔ ابھی سہل ہو کسیطرح
دل سنبھل جائے تو سنبھال لو۔ معاملہ ہی ذرا مشکل"
میر صاحب "دیکھو پھر تم رنگ لائے۔ جان برادر کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مین نے اپنے
اس کمبخت دل کو نہین سمجھایا۔ خدا کی قسم بہت سمجھایا۔ منتین کین۔ ہاتھ جوڑے
ہر طرح کے خوف دلائے۔ مگر آہ یہ کمبخت جس کا طرفدار تھا اُس کا رہا اب یہ کسیطرح
نہیں مانے گا"
شروع موسم سرما کی خوشگوار اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین اسوقت رات کی گرنیوالی شبنم
مین نہا نہا کر چل رہی تھین۔ چاندنی چارون طرف پھیلی ہوئی تھی۔ تارے آسمان پر چھٹکے
ہوئے تھے اور ہمارے نوجوان کی آنکھون کے سامنے کسی کی خیالی تصویر عجیب عجیب
ناز و اداؤن کے ساتھ پھر رہی تھی۔ حسن و شوق مین لاگ ڈانٹ ہو رہی تھین
عقل کو ہزیمت اور عشق کو فتح مل رہی تھی۔ ان خیالی جھگڑون سے اسکے دماغ کو جب
ذرا فرصت ملی تو یہ رفیق سے متوجہ ہوکر اسطرح کہنے لگا "کیون بتایا نہین۔ تھی وہ
کون۔ سچ کہنا اس صورت۔ اس شکل کی کبھی کوئی دلستان دیکھی ہو۔ ہائے ایک دل
کیا۔ میرے پاس اگر ہزار دل ہوتے تو نذر کر دیتا"
رفیق "(اپنے دل مین) معلوم ہوگا (اپنے نئے بگڑے ہوئے دوست سے) اب
ہون نے کسی کی صورت دیکھی ہو تو بتاؤن۔ خدا مجکو ایسی عورت نہ دکھلائے کہ اچھا بھلا آدمی

بیٹھے بٹھائے اچھا خاصا سٹری بتجائیے "

میر صاحب "تو کیا تمنے انھین نہین دیکھا۔ سچ "

رفیق "نہین خدا کی قسم۔ مین نے نہین دیکھا مگر اتنا کہہ سکتا ہون کہ جو دو شخص کرسیون پر بیٹھے تھے وہ ہمارے ہی رجمنٹ کے صوبہ دار اور حوالدار صاحب تھے۔ غالباً اُس خیمہ مین انھین دونون صاحبون کی صاحبزادیان ہونگی۔ انھین مین سے آپنے کسیکو دیکھا ہوگا۔ ہین بھی ذرا صورت شکل کی اچھی اور ایک تو بلا کی ہے "

میر صاحب "(حیرت و تعجب کے لہجے مین) ہائین ہمارے رجمنٹ کے صوبہ دار اور حوالدار صاحب تھے! یہ تو بڑا غضب ہوا" اور یہ کہکر سناٹے مین آگیا۔

ہاتھ کے طوطے اُڑ گئے۔ اور آتے ہوئے حواس دماغ کی بیچدار گذرگاہون مین بھاگ بھاگ کر چھپ رہے۔ شوق چراغ پا ہو رہا۔ جناب عشق بھی بغلین جھانکنے لگے اور حضرتِ دل بھی جو بڑے مرشد تھے تھرتھرا کر ایک پہلو مین بیٹھ رہے اب رات کے تخمیناً گیارہ بجا چاہتے تھے اسوقت کا ترقی کر جانیوالا سناٹا ان دونون کے سکوت کی طرح بیطرح بڑھ گیا تھا اور ان دونون کی آنکھون کے سامنے اشکال کا ایک ایسا لہرین لیتا ہوا دریا موجین مار رہا تھا کہ جسکا پانی انکے سر سے اونچا نکل گیا تھا اور بڑی مشکل یہ تھی کہ جسقدر یہ غور کرتے جاتے تھے اسیقدر یہ اُلجھا ہوا معاملہ اور بھی زیادہ اُلجھتا جاتا تھا۔ بالآخر رفیق ان کو دلاسا اور تسلی دیکر رخصت ہوگئے اور تخلیہ کا عالم پاکر ہمارے نئے بگڑے ہوئے دوست کے خیالات ادھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ ایک خیال آتا ہے ایک جاتا ہے۔ کبھی اپنے بے صبر و بے قرار دل کو دونون ہاتھون پر لیکر ٹہلنے لگتے ہین۔ کبھی پلنگ پر لیٹ جاتے ہین اور جب ان کا دل کسیطرح نہین بہلتا تو خیال جاناں سے ہمکنار ہو کر لیٹ رہتے ہین۔ مگر آہ بیچارے کو کسی پہلو چین نہین۔ کروٹین بدلتے ہین۔ سونے کا سامان کرتے ہین بن بن کر لیٹتے ہین مگر نیند ہے کہ اسوقت غمزہ کی لے رہی ہے۔ آتی ہے اور پھر نہین آتی۔

یہ بے چینی کچھ اسوقت کے لیے مخصوص نہ تھی۔ ساری رات بیچارے کو اسی کرب و اضطراب مین گذری اور اس رات ہی پر کیا منحصر تھا۔ دن رات کی جو گھڑی آتی تھی اسکے غمزدہ دل کے ستانے اور شوق بھری طبیعت کو چھیڑنے ہی کے لیے آتی تھی بالآخر دو تین دن کی خفیہ تحقیقات سے جسقدر پتہ چلا اُس سے رفیق کے اُسی بیان کی تائید ہوتی تھی جسکا ذکر

ابھی ہم اوپر لکھ آئے ہین۔ لیکن یقینی طور پر ابھی اسکا علم نہین ہی کہ وہ حوروش لڑکی جو ہمارے میر صاحب کا دل چھین لے گئی ہی کون ہی اور کس کی۔ اب اس امر کے انکشاف کے لیے رات دن طرح طرح کی فکرین ہورہی ہین۔ نئے نئے لوگون سے ملاقات کیجاتی ہی۔ اور جو کچھ اپنے امکان مین ہی ہو رہا ہی۔

تیسرا باب

دوستی

لیٔے تو چلتے ہین حضرت دل تمھین ہم اُس انجمن مین لیکن
ہمارے پہلو مین بیٹھ کر تم ہمین سے پہلو تہی نہ کرنا

اے صبح کی اُٹھنے والی سونے کی چڑیا۔ اے اُسکی باتکی ترچھی آنے والی شعاعون اور اے شعاعون سے پھیلنے والی سنہری روپہلی دھوپ آج تجھ پر کیسی اُوس پڑگئی ہی۔ تیرے حسن کی گرمیان اور نیچہ شعاعی کی دست درازیان آج کیا ہوگئی ہین کہ [illegible] گھائل ہمارا دوست حسن علی ابھی تک پلنگ پر پڑا ہی اور اُٹھتا نہین۔
عشاق کی آنکھون سے تو نیند کو اُسی طرح دشمنی ہوتی ہی جسطرح [illegible] [illegible] سے اور نہین تو پھر سیتون [illegible] کی آنکھ سے [illegible] [illegible] نہین نہین دیکھو وہ اُس نے پہلو بدلا اور ایک [illegible] [illegible] شی۔ اُف اُف کسقدر درد مین ڈوبی ہوئی تھی اور کسقدر موثر۔ اے صبح کے چلنے والی نسیم سحری کے روح افزا جھونکو تم دل افسردہ غنچون کو کھلاتے ہو۔ صحت کو بڑھاتے ہو۔ بیمارون کو شفا دیتے ہو اور سوتون کو جگاتے ہو تم ہمارے دوست کی خبر کیون نہین لیتے۔ دیکھو وہ کیسا دل افسردہ پڑا ہی جسطرح ایک بجھی ہوئی شمع یا جسطرح اسکے حسن عالم سوز پر مرمٹنے والے پروانون کے ڈھیر۔ ہان ابھی ابھی عشق کا تازہ زخم کھایا ہی۔ نیا نیا درد ہی تازی چوٹ ہی کسی کے ناوک مژگان کی نوک دل مین کھٹک رہی ہوگی اور کسیکی یاد طبیعت کو [illegible] کر رہی ہوگی۔ ہائے بیچارہ کو کسیطرح کل نہین پڑتی۔ دمبدم ٹھنڈی سانسین لیتا ہی

پہلو بدلے جاتے ہین اور اسطرح اپنے غمگین دل سے باتین کیجاتی ہین "ہائے اُس دن مین کیون میلہ گیا تھا۔ میرے پانون ٹوٹ گئے ہوتے مین نے کیون کیسکو آنکھ بھر کر دیکھا تھا۔ آنکھین پھوٹ گئی ہوتین۔ لیکن اسمین میری آنکھون کا کیا قصور۔ کوئی خیمہ سے چلمن برابر اپنے نکلا ہی کیون تھا اور اللہ میان نے ایسی موہنی صورت آخر بنائی ہی کیون جو دیکھتے ہی دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ (کروٹ بدل کر) لیکن پھر مین یہ کہون گا کہ مین نے دیکھا ہی کیون (خود ہی) تو ایسی صورتین دیکھنے کے قابل نہین ہوتین (مجذوبانہ بڑبڑین آپ ہی آپ) ہان ہوتی کیون نہین اور آنکھین بھی اسی لیے ہوتی ہین مگر جن آنکھون کے لیے وہ ہوتی ہین وہ یہ آنکھین نہین ہوتین۔ اُنکا مقدر اور ہی ہوگا۔ میری قسمت ایسی نہین۔ حقیقت مین دیدار بازی کا لپکا۔ نرم گرم صورتون سے آنکھین سینکنا غالباً اسی مصلحت سے شرعاً جائز نہ رکھا گیا ہوگا (پہلو بدل کر) مگر اب تو جو خطا ہونی تھی ہوگئی۔ اب مین کیا کرون۔ لڑکی نکلی اپنے افسر کی اور وہ بھی کیسا پٹھان اور پٹھان بھی کیسا کابلی۔ معاملہ ٹھیرا نازک ... بھی کسکا۔ ایک بیکس دل کا ... بیوقوف بنے اور ہو تو بیوقوف ہو۔ اے اللہ تو ... اس عشق نو مدد کر ... اور اس خیال کے آتے ہی کچھ ایسی الجھن اسکے دل پر پیدا ہوئی کہ ... اپنا منھ کھول دیا اور بیتابی کے ساتھ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنکھین اسکے خون شدہ دل کی طرح سُرخ سُرخ ہو رہی تھین اور اُمڈے ہوئے آنسو آنکھون سے نکل نکل کر اس کے رخسارون پر بہ رہے تھے یہ اسیطرح حیران اور پریشان بیٹھا تھا کہ اس کا دوست رفیق آگیا اور اسکو دیکھتے ہی اسکی دلی وحشت اور دل کے گوشون مین جگہ کر بیٹھنے والا غم ... پانون نکالنے لگا۔ آنکھین زار قطار رونے لگین۔ روتے روتے سسکیون کا تار بندھ گیا اور رفیق بہت ہمدردی کے ساتھ اسکو تسلیان دینے لگا۔ رفیق کی سچی ہمدردی اور بے انتہا تسلیون نے جب اس کے رونے دھونے کے تار کو توڑا تو وہ اپنے پریشان حواسون کو مجتمع کرنے کے بعد اسطرح کہنے لگا "رفیق تم جانتے ہو کہ مین اپنی بدقسمتی سے ایک ایسی ناگہانی آفت اور آسمانی بلا مین مبتلا ہوگیا ہون کہ اُس سے رہائی پانا جان جانے سے پیشتر کسیطرح نظر نہین آتا۔ یہ مین خوب جانتا ہون کہ اس بدنامی کے کوچہ مین قدم رکھنا شریفون کا شیوہ نہین ہی اور نہ مجکو کسیطرح زیبا تھا۔ نہ مین اس مشکل منزل کو قطع کرسکتا ہون اور نہ اس دشوار گذار راہ مین میرا کوئی ساتھ دے سکتا ہی مگر بیقینی اور لابدی

بات ہو کہ یہ افتاد اب مجکو اُٹھانی پڑی - ایسی مشکلین کبھی سہل ہوتی نہین اور اگر ہوتی بھی ہین تو اس شوریدہ سر سے نہین جسکے سر پر یہ عشق کا جن سوار ہو - بلکہ دوست احباب کی چارہ سازیون اور لگاتار کوششون سے - دوستی نام کے لیئے نہین کی جاتی عاقبت بخشوانے کے لیئے نہین ہوتی - دوستی کی تعریف وہ نہین ہونا چاہیئے جو گولڈ اسمتھ[1] نے اپنی ایک نظم "ہرمٹ" مین کی ہو کہ "دوستی صرف ایک نام کی چیز ہی یا ایک خوش آیند لوری ہی جو اسکو سنتا ہی محو ہو جاتا ہی - یا دوستی ایک سایہ ہی کہ جو امارت اور کامیابی کے ساتھ رہتا ہی" بلکہ اُسکی وہ تعریف ہونا چاہیئے جو انگلستان کے مشہور فلاسفر بیکن[2] نے کی ہو کہ دوستی ایک درخت ہی جس کے تین پھل ہین - پہلا پھل دل کی تفریح یا دردِ دل کی دوا - دوسرا پھل دماغ کی تقویت - اور تیسرے پھل کو اُسنے ایک انار سے تشبیہ دی ہی جو دیکھنے مین تو ایک ہی مگر اُسمین ہزارون خوشرنگ دانے ہین جو بجائے خود ایک ایک زبان کا حکم رکھتے ہین اور جو اپنے دوست کی فائدہ رسانی کے واسطے ہر طرح سے وقف ہین - کوئی شخص خود اپنی تعریف نہین کر سکتا - خود اپنی غرض اور حاجت کسی کے [illegible] نہین لے جا سکتا - ساری دنیا مین اپنی شہرت کا آپ ڈھنڈورا نہین پیٹ سکتا کسی جگہ اپنا [illegible] نہین [illegible] سکتا لیکن اُسکا ایک سچا دوست یہ سب کچھ بنہایت آزادی کے ساتھ [illegible] اچھی طرح [illegible] مجکو امید ہی کہ آپ کا [illegible]

رفیق ۔ ہان ہان مین دوستی کے [illegible] اسکاٹ[3] نے [illegible] ایک نظم [illegible] "مین دوستی کو خدا کا ایک [illegible] دوستی [illegible] ایک زنجیر ہے یا ایک ریشمی بندھن جو دلکو دل سے اور روح کو روح سے ظاہر و باطن مین باندھ دیتا ہی" اور مین دیکھتا ہون یہ بات خدا کے فضل سے ہمارے اور آپکے دلون مین موجود ہی - قدیم زمانہ کا ایک فلاسفر ٹیولی نامی نے کیا خوب کہا ہے کہ "سچا دوست آدمی کا دوسرا نفس ہوتا ہی" مین دوستی کے حقوق کو بھی اچھی طرح

---

[1] گولڈ اسمتہ انگلستان کا ایک مشہور شاعر اور نثار تھا ۱۲-

[2] فرانس بیکن انگلستان کا ایک بہت بڑا فلسفی اور نثار بھی تھا ۱۲-

[3] اسکاٹ انگلستان کا ایک مشہور ناولسٹ ہی جسنے تاریخی ناول نویسی کی بنا ڈالی یہ شاعر بھی تھا ۱۲

جانتا ہون مگر یہ ابھی نہین کہ سکتا کہ مین ان پر کہان تک کامیاب ہون گا۔ لیکن ہان
مین اپنے آپ کو خوش قسمت اُسی وقت سمجھون گا جب جیوبرٹ دی سینٹ کلیر[لہ] کی طرح
اپنی جان کی قربانی آپ پر چڑھادون گا یا جب مین پیتھیس[عہ] کی طرح کوئی نمایان کام

لہ یہ شاہ ہنری ثانی کا ایک دوست تھا جس نے قلعہ برجنا نھڑ کے محاصرہ مین جب اسکا دوست
ہنری کسی خاص امر مین مشغول تھا اور غنیم کا ایک تیر اسکی جان لینے کے لیئے اسکے قریب ہی آپہونچا کہ
اسی جیوبرٹ نے اپنے سینہ سپر کردیا اور اپنی جان دیکر اپنے دوست ہنری کی جان بچالی-۱۲

عہ ۳۸۷ برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سائراکیوز کے حاکم ڈائیونیٹس کے حضور مین
ایک شخص ڈیمان نامی کسی جرم کے پاداش مین جب واجب القتل ٹھہرا تو ڈیمان نے حاکم سے کچھ
دنون کی اس غرض سے مہلت مانگی کہ وہ اپنے شہر تک جاکر اپنے بال بچون سے مل آئے اور ہمیشہ کے
لیے رخصت بھی- وہ اپنے عوض (...) اپنے دوست پیتھیس کو حاکم کے قبضہ مین اسلیے دیکر اپنے شہر
کو چلا گیا کہ اگر وہ وقت معینہ تک واپس نہ آجائے تو اُسکا دوست پیتھیس اسکے عوض مین قتل کیا جا
اور پیتھیس نے بھی اس بات کو بخوشی خاطر منظور کرلیا- ڈیمان کے واپسی کے معینہ وقت سے ایک
روز پیشتر ڈائیونیشیس جیلخانہ مین جب پیتھیس کا حال دیکھنے گیا تو اس نے دیکھا کہ پیتھیس بہت خوش
خوش اور نہایت اطمینان کی حالت مین ہی- حاکم اُس سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگا "تو کیسا
احمق تھا کہ ڈیمان کا ضامن بنکر تو نے اپنی جان دی- بھلا کوئی بھی موت کے پنجہ سے نکلکر پھر از خود
موت کے مُنھ مین آتا ہی کہ ڈیمان ہی اپنی جان دینے آئے گا"
پیتھیس "(بہت طیش اور غصہ کے لہجے مین) تو کس خیال مین ہی- میری ایک جان کیا اگر ڈیمان
کے لیئے مین ہزار مرتبہ مرون اور پھر زندہ ہون تو پھر اُسیوقت ڈیمان کے لیئے اپنی جان دینے کو تیار
ہوجاؤن اور یہ ممکن نہین کہ ڈیمان وعدہ خلافی کرے وہ ضرور آتا ہی ہوگا مگر میری خدا سے یہی دعا ہی
کہ اُسکی جان کسیطرح بچ جائے اور مین اسکے عوض مین مارا جاؤن" اسقدر کہکر پیتھیس نے ڈیمان
کے شہر کیطرف مُڑکر کہا- ای چلتی ہوئی ہواؤ تم بدل جاؤ- پلٹ جاؤ اور ڈیمان کو اسطرف آنے سے
کسیطرح تھوڑی دیر کے لیئے روک لو کہ اُس کے عوض مین میری جان لیجائے اور اُس کی وہ عزیز
جان جو بدرجہا میری جان سے بہتر ہی- اُسکی وہ جان جو اُسکی بی بی بچون کو بہت پیاری ہی اور اُسکی وہ جان
جو دوستون اور ملک کے لیئے مجھسے بہت زیادہ بکار آمد ہی کسیطرح بچ جائے-
ڈائیونیشس یہ باتین سُنکر حیرت زدہ یہان سے واپس چلا گیا-

اس معاملہ مین کر دکھاؤن گا۔ اے خدا مجکو میری اُمیدون مین کامیاب کر۔ میر صاحب!
مین اپنی تدبیرون سے غافل نہین ہون اور اس طرف دو تین روز مین مین نے جو کچھ فکرین کی
ہین اُنکا کچھ نہ کچھ نتیجہ آپ کو معلوم ہی ہو جائے گا۔ آپ اُٹھیئے تو سہی۔ مُنھ ہاتھ دھوئیے
اور میرے ساتھ کوے یار کی روح افزا ہوا کھانے کے لیئے چلیئے"۔
رفیق نے اسوقت جسقدر باتین کی تھین وہ بہت اثر مین ڈوبی ہوئی تھین اسلیئے کہ وہ بہت
سچے دل سے نکلی تہین۔ اسوقت اسکی باتین کرنے مین جنبش لب سے جو ہوا الفاظ کا جامہ
پہن رہی تھی وہ کوئی معمولی ہوا نہ تھی بلکہ اپنے اثر مین نسیم سحری سے بھی بہت بڑھی چڑھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱) جب وقت معینہ آگیا اور پیتھیس جلیخانہ سے ڈیمان کے عوض مین قتل ہونے کے
نکالا گیا تو وہ انتہا درجہ کا خوش تھا۔ دار کے قریب پہونچکر پہلے اُس نے خدا کا شکر ادا کیا اور پھر
ڈائیونیشس سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگا "تم نے دیکھا کہ خدا نے میری دعا کو کیسا قبول کیا اور
ہواؤن نے ڈیمان کو آنے سے کیسا روک لیا ورنہ کیا ممکن تھا کہ وہ نہ آتا۔ اب کل تک یقیناً وہ آئیگا
اور مین بہت خوش ہون کہ میرا خون اُسکی قیمتی جان کو بچائے گا" اور اسقدر کہنے کے بعد وہ اپنی جان
بہت خوش خوش دینے کے لیئے تیار ہو گیا۔ شاید اسکے مارے جانے مین اب چند ہی سکنڈ باقی تھے
کہ یکبارگی کچھ شور و غل پیدا ہوا اور پھر اُسی مین سے یہ آواز سنائی دی۔ "ٹھیرو ٹھیرو۔ ابھی قتل نہ کرو"
اور اسکے بعد ایک سوار بگٹٹ گھوڑا دوڑاتا اس قتل گاہ مین آیا اور پیتھیس کے قریب پہونچکر گھوڑے
سے کود پڑا اور اپنے دوست پیتھیس سے لپٹ کر اسطرح کہنے لگا "میرے دوست تم خوش رہو
زندہ رہو۔ سلامت رہو۔ مین جان دینے کے لیئے آگیا۔ خدا نے میری دُعا کو قبول کر لیا اور عین
وقت پر مجکو پہونچا دیا"۔ پیتھیس کا بشاش چہرہ غم سے اب بالکل سپید پڑ گیا تھا۔ مُردنی چھا گئی تھی
اور وہ بہت حسرت اور افسوس کے ساتھ اسطرح کہ رہا تھا "آہ ڈیمان تم نے آنے مین بہت جلدی کی
تھوڑی دیر اور نہ آئے ہوتے! خیر اگر مین تمھاری عوض مین جان نہ دے سکا تو تمھارے ساتھ تو ضرور ہی
مرون گا" اسقدر کہنے کے بعد یہ دونون مرنیکے لیئے بالکل تیار ہو گئے۔
ڈائیونیشس حکومت کی کرسی پر سامنے بیٹھا یہ سب تماشے دیکھ رہا تھا اور اب اُسکو مطلق تاب نہ تھی
بے اختیار کرسی سے اُٹھا اور ان دونون جان دینے والون کے قدمون پر گر پڑا اور پھر بہت
خوشامد کے ساتھ اسطرح کہنے لگا "تم دونون خوش رہو۔ زندہ رہو۔ مگر میری اسقدر تمنا ہے
کہ خدا کے لیئے تم اپنے دوستون مین مجکو بھی شامل کر لو"۔

تھی- میر حسن علی کے کانون مین ہوتی ہوئی اس کے دماغ کو تر و تازہ کر گئی اور ایک ہرے بھرے چمن مین جہان ہزارون اُمیدون کی ننھی ننھی مرجھائی ہوئی کلیان سر جھکا کر رہگئی تھین پہونچکر دل کے تنگدل غنچے کو اسیطرح کھلا گئی جسطرح صبح ہوتے آفتاب کا پھول کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہی- فرط مسرت سے گلاب کے پھول کی سُرخی اسکے رخسارون پر آگئی اور کسی کلی کے کھلنے کی ہو بہو کیفیت اسکے تبسم مین- خوش خوش اُٹھا اور حوائج ضروری سے فارغ ہوکر اسطرح اپنے دوست سے پوچھنے لگا" تو کیا سچ مچ اسیطرف چلئے گا- یا خالی مذاق ہی مذاق ہی"

رفیق" ہان ہان صاحب- اُسیطرف- اُسیطرف"

میر صاحب" خدا تمھارا بھلا کرے- بہت اچھے آدمی ہو مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ دیکھنے کو بھی ملجائے گی؟"

رفیق" یا اللہ اب چلئے گا بھی یا یہین سے نکاح کیطرح شرطین ہونگی"

میر صاحب" (خوشی مین آکر) لیکن وہان جانے سے لوگ کچھ کھٹکین گے تو نہین"

رفیق" آیئے اُٹھیے تو سہی- پھر دیکھا جائے گا" اور یہ کہکر دونون اُٹھ کھڑے ہوئے آفتاب اب بلند ہوگیا ہی- دھوپ مین ہمارے میر صاحب کے شوق کی طرح تیزی آچلی ہی اور یہ دونون آپسمین اسطرح باتین کرتے چلے جاتے ہین-

میر صاحب" دیکھیے میری اُمید پوری ہوتی ہے یا کوئی اور- نہین معلوم کسطرح یہ مشکل آسان ہوگی- نظر نے اپنے حوصلہ سے زیادہ بلند پروازی کی اور بیچارہ دل ایسے مقام پر لٹا کہ ہاے فریاد سننے والے کانون تک اُسکے نالہ و شیون کی صدا بھی نہین پہونچ سکتی- واہ دل آیا بھی تو کہان اور جا کر مرے بھی تو کس پر"

رفیق" ہان ہی تو معاملہ نازک ضرور- مگر جب دل کسی پر آتا ہی تو اندھون کی طرح آتا ہی اور وہ بھی آندھی کی طرح- خیر خدا مسبب الاسباب ہی"

میر صاحب" مگر سچ کہیئے گا- اس صورت شکل اور اس حسن و جمال کی کہین کوئی پیاری صورت نظر سے گذری ہے- ممکن نہین خدا کی قسم مین دیکھتے ہی مرمٹا- بے اختیار دل ہاتھ سے جاتا رہا- اور آنکھین بند ہوگئین- گوا بھی اُس حسن کی دیوی پر لڑکپن ہی

کھیل رہا ہی مگر ہائے کیا بانکپن برستا تھا اور کیسی ادائین نکلتی تھین۔ رفیق! سچ کہتا ہون ؎

ان شوخ حسینون پہ جو مائل نہین ہوتا	کچھ اور بلا ہوتی ہے وہ دل نہین ہوتا

میر صاحب اپنے ذوق شوق مین اسی قسم کی باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ رفیق نے اشارہ سے ان کو اس طرح کی باتون سے روکا اور اسی کے ساتھ اُس کی رفتار بھی سست ہو چلی۔ رفیق نے اسوقت گو اور کوئی کلمہ اپنی زبان سے نہین کہا تھا۔ مگر ہمارا عاشق مزاج دوست غالبًا کچھ کچھ سمجھ گیا اور فورًا خاموش ہو کر رفیق کی طرح خود بھی آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ کچھ تھوڑی ہی دور اور چلنے کے بعد ایک مکان کے دروازہ کے سامنے چند بنچین ایک مقام پر درخت کے نیچے پڑی تھین اور آفتاب کی شعاعی کرنون نے درخت کی شاخون اور پتون سے چھن چھن کر سایہ اور دھوپ کے روپہلے تارون سے بنا ہوا ایک قدرتی فرش زمین پر بچھا دیا تھا۔ اُنھین بنچون پر یہ دونون جا کر بیٹھ جاتے ہین۔ آفتاب کے زیادہ بلند ہو جانے کی وجہ سے ان بنچون پر بھی دھوپ آگئی تھی اور اتفاق سے اسوقت کوئی شخص ایسا بھی یہان موجود نہ تھا کہ جو ان کو یہان سے اُٹھا کر سایہ مین بٹھاتا یا جس سے انکو اس امر کے دریافت کرنیکا موقع ملتا کہ یہ کس کا مکان ہی۔ مگر ہان ڈیوڑھی کے اندر سے باتین کرنے کی کچھ آواز آرہی ہی جسکو زنانہ لب ولہجے سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ وہ باتین بہت بھاری آوازمین تھین جنکو ہر جگہ آنے جانے والی ہوا اُس جگہ تک بعض بعض وقت لے آتی تھی۔ ہمارے میر صاحب کی تو دلی وحشت اکثر اوقات اُنکی نگاہ کو ادھر اُدھر بھٹکا رہی تھی۔ مگر رفیق خاموشی کے عالم مین بیٹھا تھا۔ خدا جانے بیٹھے بیٹھے رفیق کے دل مین کیا خیال آیا کہ اُس نے کہنی سے مار کر میر صاحب کو بھی اپنی طرح ان آنے والی آوازون کیطرف متوجہ کرنا چاہا اور دونون نے اپنے اپنے کان اُس طرف کو لگا دیئے سب سے پہلے جو صدا انکے کانون مین آئی وہ یہی تھی ”ماشاء اللہ کیا جوان ہی“ جسپر کسی دوسرے شخص نے کہا ”ہان اُسکی تعریف تو مین نے بھی بہت کچھ سنی ہی اور شاید دیکھا بھی ہی۔ واقعی بہت اچھے ہاتھ پاؤن پائے ہین اور کیون نہین کسٹرل صاحب ایجنٹ سے مردم شناس شخص کا انتخاب کیا ہوا ہی“ پھر پہلے لب ولہجہ مین کسی نے کہا ”ہا ئین آپنے اُس روز پچکوئیون کے میلے مین ایک شخص کو غش آتے نہین دیکھا تھا“ اس کے جواب مین دوسرے شخص نے کہا ”ہان

ہان ضرور مین نے دیکھا تھا - واقعی بیمثل جوان ہی بہت طرحدار ہی"

وہی پہلا شخص "جی ہان - نہایت ہی رعنا جوان ہی - امانت خان کہیدار جوالدار کہتے بھی تھے کہ شاید وہ ہمارے آپ کے ملنے کے لیئے بھی آنے والے ہین" اس جملہ کے ختم ہونے پر ایک ضعیف اور پست آواز مین کسی شخص نے کہا "ہان ہان وہ آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہین - دو تین روز ہوئے جب مجھ سے بھی ملاقات ہوئی تھی حقیقت مین ایسا شکیل اور کیلا جوان دیکھا نہ سُنا - اور قرینہ سے بہت ہی جوان صالح معلوم ہوتا ہی" انھین باتون کے ساتھ ہوا کے دامن مین لپٹی ہوئی کبھی کبھی لڑکیون کے پڑھنے کی بھی کچھ ٹھہر ٹھہر کر آواز آجاتی ہی اور اُسوقت اُن لوگون کی باتین کرنے کی آواز صاف صاف نہین سُنائی دیتی - ہمارا عاشق مزاج دوست یہ باتین سُن سُن کر اپنے دل مین خوش سا تو ہو رہا تھا کہ یہ اسیکا تذکرہ ہی مگر اُسکو ابھی اسکی یقینی طور پر خبر نہ تھی کہ یہ کون لوگ ہین - ان پڑھنے والی لڑکیون کی آواز جب اُن باتون کے سُننے مین اسطرح مخل ہونے لگی تو رفیق میر صاحب سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگا "دیکھو بہت ہوشیاری سے یہان بیٹھنا - یہ جوالدار و صوبہ دار صاحب ہی کا مکان ہی - دل و دماغ کو قابو مین رکھنا اور اسی کے ساتھ اپنی نندیدی نگاہ کو بھی - یہ وہی لوگ باتین کر رہے ہین جنکو اُسدن میلہ مین آپنے فوجی لباس مین کرسیون پر بیٹھے دیکھا تھا - یہ جملہ ابھی ختم بھی نہوا تھا کہ ایک کشیدہ قامت معزز شخص دروازہ سے باہر نکلکر ان دونون کی طرف کچھ اسطرح دیکھنے لگا کہ گویا وہ ان لوگون کے یہان آنے سے ابھی واقف ہوا ہے - ان کے باہر آتے ہی رفیق نے ہمارے دوست میر صاحب سے کہا "دیکھو مولیٰ حسان صوبہ دار یہی ہین"

صوبہ دار صاحب نے انکو دیکھتے ہی بلند آواز سے کہا "ہا ہا امانت خان آپ یہان کہان بیٹھے ہین - اندر آئیے - مین نے تو ابھی سُنا آپ کب سے یہان دھوپ مین بیٹھے ہین - اور یہ صاحب آپ کے ساتھ کون ہین ؟"

امانت خان "(کھڑے ہو کر) حضور یہ وہ ہین نامہ میر حسن علی صاحب جنکا تذکرہ مین نے آپ سے کیا تھا - آپ کے اور جوالدار صاحب کے سلام کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہین"

صوبہ دار صاحب "تو آئیے آئیے اندر تشریف لائیے" اور یہ دونون شخص آگے کو بڑھے۔ دروازہ کے قریب پہونچکر انکو معلوم ہوا کہ جہان یہ لوگ اسوقت جا رہے ہین وہ لڑکیون کا مکتب خانہ ہی اور دو ایک لڑکیان بیٹھی پڑھ رہی ہین۔ حضرت رفیق چونکہ ان لڑکیون کو جانتے پہچانتے تھے اسوجہ سے کچھ ٹھٹھکے۔ مگر صوبہ دار صاحب کا یہ فرمانا کہ "آئیے آئیے چلے آئیے" سنکر بڑھے چلے گئے۔

یہ مکان دیوانخانہ کی قطع بنا ہوا تھا۔ زنانی ڈیوڑھی سے مشرقی سمت کو نشست کا ایک کمرہ ہی جس کے عالیشان سائبان پر ہری ہری بیلین سنبل پیچان کی طرح چڑھی ہوئی ہین۔ سامنے خوشنما گملون مین انگریزی قسم کے پھول لگے ہوئے ہین اور انکی خوشنمائیان آنکھون مین کھبی جاتی ہین۔ ایک طرف کو زنانی ڈیوڑھی سے بالکل ملاہوا وہی مکتب خانہ تھا جسکو رفیق پہلے دیکھکر ٹھٹھکے تھے۔ ان لوگون کے اندر آتے ہی ایک صاحب کرسی پر سے اُٹھے اور ان آنے والون کو تعظیم و تکریم کے ساتھ لیا۔ رفیق نے اپنے دوست کی تقریب (انٹروڈیوس) کرنے مین اسطرح کہنا شروع کیا "جناب حوالدار صاحب میر حسن علی صاحب آپ ہی ہین۔ آپ کے ملنے کے بہت متمنی تھے۔ نہایت مشتاق۔ آپ بہت خوبیون کے آدمی ہین"

یہ صاحب اس رجمنٹ کے حوالدار ہین۔ راز محمد خان صاحب ان کا نام ہی صوبہ دار سوبتی خان جو ابھی ان لوگون کو اپنے ہمراہ لائے ہین انکے بھائی ہین اور یہ دونون صاحب اسی ایک مکان مین رہتے ہین۔

حوالدار صاحب رفیق کی تقریب سنکر ہمارے دوست کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھنے لگے اور پھر نہیت زور اسطرح فرمانے لگے "اہا میر حسن علی صاحب آپ ہی ہین۔ مین نے انکی بہت تعریف سنی ہی۔ کرنیل صاحب بھی انکے نہایت مداح ہین (بلند آواز سے) ارے بشارت حقہ پان لا اور آپ کے لیئے جلدی چارپائی تیار کر (رفیق سے مخاطب ہو کر) پریٹ پر انکو کبھی کبھی دور سے دیکھا ہی اور مین خیال کرتا ہون کہ شاید اُس روز پچکوئیون کے میلے مین دوران حال آپ ہی کو غش بھی آگیا تھا"

رفیق "جی ہان حضور وہی ہین وہی۔ اختلاج قلب کا انکو عارضہ ہی اور اُسی دق کی طرح غش کے دورے کبھی کبھی ہو جاتے ہین"

حوالدار صاحب "افسوس (میر حسن علیصاحب کی طرف اشارہ کرکے) اور آپ کا وطن؟"

میر صاحب "(خود ہی) حضور میرا غریب خانہ ریاست الور کے ایک قصبہ بہادر پور مین ہے"

رفیق "حضور آپ ایک بہت بڑے خاندانی شخص ہین۔ حاجی الحرمین سیّد جمال اللہ صاحب کی اولاد مین سے ہین"

حوالدار صاحب "یہ وہی حاجی صاحب جنکے نواب حسین خانصاحب بہادر سابق والیٔ الور مرید بھی تھے"

رفیق "جی ہان وہی بزرگ"

صوبہ دار صاحب "ان کا تو ابتک شاید ہرسال عُرس بھی ہوتا ہی"

حوالدار صاحب "تو واقعی آپکے خاندانی ہونے مین کیا شک ہی۔ حاجی صاحب تو بڑے کاملین مین سے تھے۔ نواب حسن خانصاحب والی ریاست الور بھی بڑے خوش عقیدہ لوگون مین سے تھے مگر جب راجپوتون اور مغلون کی لڑائی چھڑی ہوئی تھی بیچارے کچھ ایسے زخمی ہوئے کہ پھر جانبر ہی نہوئے"

میر صاحب "حضور عالی اسکا ایک عجیب وغریب واقعہ ہی اس سے ہر فرد بشر کو سبق لینا چاہیئے۔ جب یہ لڑائی چھڑی تھی تو جناب حاجی صاحب نے نواب صاحب سے ارشاد فرمایا تھا کہ انشاء اللہ کہے بغیر فتح کا نام نہ لینا۔ مگر ہونے والی بات خدا بخشے نواب صاحب کو انھین اپنی جوانمردی اور بہادری کا کچھ ایسا غرہ تھا کہ غرور مین آکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ "مجھ سا بہادر اور مرد میدان دنیا مین آج ہی کون۔ میری فتح نہ ہونا کیا معنی" اور اسی غرور اور نخوت کا یہ نتیجہ ہوا کہ اُسی لڑائی مین نواب صاحب کچھ ایسے زخمی ہوئے کہ بالآخر فرشتۂ اجل ہی کو جان دیتے بنی"

حوالدار صاحب "واقعی غرور انسان کو بہت نیچا دکھاتا ہی اور یہ واقعہ ضرور اس قابل ہی کہ بہت عبرت کی نظر سے دیکھا جائے" اسکے بعد کچھ تھوڑی دیر تک چار کا شغل رہا اس سے فارغ ہونے کے بعد حوالدار صاحب ہمارے دوست سے مخاطب ہوکر اسطرح پوچھنے لگے "اور آپ کے والد ماجد کا اسم مبارک؟"

میر صاحب ”حضور عالی - جناب قبلہ کا اسم گرامی میر وزیر علی صاحب ہی“

رفیق ”حضور آپ تو جانتے ہونگے - وہی رسالدار صاحب ناجو سکندر صاحب بہادر کے رسالہ مین کرنیل میکشن کے ایک معزز سردار تھے“

حوالدار صاحب ”نہین مین نے انکو دیکھا تو نہین ہی مگر ہان مجکو کچھ یاد پڑتا ہی کہ انکا نام میرے کانون نے سُنا ضرور ہی“

صوبہ دار صاحب ”عرصہ ہوا جب ایک روز ہمارے کمانڈر افسر بھی اُنکی بہت تعریف کرتے تھے“

حوالدار صاحب ”تو واقعی آپ ایک بہت بڑے بزرگ خاندان سے ہین اور ہمارا رجمنٹ آپ پر جسقدر فخر کرے وہ زیبا ہی - لیکن مجکو حیرت ہی کہ آپ کے والد ماجد نے آپ کے لیے اس فوجی ملازمت کو کس طرح جائز رکھا!“

میر صاحب ”جناب کیا عرض کرون - ابا جان تو میری دم بھر کی علیحدگی کسیطرح گوارا نہین فرماتے تھے اور نہ نوکری کی کوئی ضرورت ہی تھی مگر مشیت ایزدی کہیے یا میری تقدیر کی گردش جو مجکو یہان تک کشان کشان لے آئی“ اور اسی کے ساتھ انکے چہرے پر ایک قسم کی افسردگی چھا گئی - رنگ بدل گیا اور یہ سر جھکا کر خاموش ہوگئے - ان کے چپ ہوتے ہی رفیق نے اسطرح کہنا شروع کیا ”جناب اصل بات یہ ہی کہ یہ حضرت اپنے گھر سے چھپ کر نکلے ہین - انکے مزاج مین ایک قسم کی خلقی وحشت اور اسی کے ساتھ سیر و سیاحت کا طبیعت مین شوق بھی - گھر سے نکل کر کچھ دنون مہاراجہ [illegible] کی اردلی مین دفعداری کے عہدہ پر ممتاز رہے - بیٹھے بٹھائے انکو وحشت نے لیا - وہان سے نوکری چھوڑ کر بھرتپور پہونچے - وہان کچھ دنون تک گوپال گڈھ کے تھانہ دار رہے - وہان بھی وہی وحشت نے نہ ٹھہرنے دیا - مستعفی ہوکر یہان آگرہ مین آئے - یہان ایک روز گھوڑدوڑ مین ہمارے کمشرل صاحب بہادر ایجیٹن کی نظر آپ پر پڑ گئی اور وہ اس رجمنٹ مین لے آئے“

حوالدار صاحب ”یہ کہیئے مگر اسقدر مزاجی وحشت تو اچھی نہین - ہان اور آپ نے اپنے گھر پر بھی کوئی خط بھیجدیا ہے - آپ کے والد ماجد کو بھی آپ کی خبر مل گئی ہی“

میر صاحب ”(خود ہی شرمندگی سے) جی ہان مکان سے نکل کر جے پور جارہا تھا کہ الور ہی مین جناب رسالدار صاحب قبلہ آپہونچے - کسی طرح چھوڑتے ہی نہ تھے مگر جب اُنھون نے میری دلی خواہش سیر اور ملازمت ہی کیطرف دیکھی تو بمجبوری مہاراجہ صاحب الور کے سپرد فرما کر مکان کو واپس گئے - مہاراجہ صاحب سابق میرے حال پر بہت عنایت فرماتے تھے - اُنکے انتقال فرما جانے کے بعد پھر مجھ سے وہان نہ رہا گیا اور پھر جو کچھ مجھ پر گذرا اُس کا تذکرہ میرے عنایت فرما امانت خانصاحب ابھی کر چکے ہین - خطوط مکان پر اکثر آتے جاتے رہتے ہین اور میری عافیت والدین کو اور اُنکی مجکو ملتی رہتی ہے“

میر صاحب یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ ایک مرتبہ آپکا جھکا ہوا سر اوپر اُٹھا اور اُنکی نگاہ اتفاق سے اُس مکتب خانہ کی طرف جا پڑی جہان چند لڑکیان بیٹھی پڑھ رہی تھین - خدا جانے کس قسم کے جلوے انکو یہان نظر آئے کہ بے اختیار انکی زبان سے ایکبار ”آہ مر گیا“ کا کلمہ نکلا اور بیہوش ہو کر نیچے گر پڑے - سب لوگ حیرت زدہ ارے ارے کرتے دوڑ پڑے اور انکو ہاتھون ہاتھ اُٹھا کر ایک پلنگ پر لا کر لٹا دیا - اسوقت جسقدر لوگ یہان موجود تھے سب حیران اور پریشان ہو کر رفیق سے پوچھ رہے تھے کہ ”یہ ہوا کیا - میر صاحب باتین کرتے کرتے یکبارگی بیہوش کیسے ہوگئے - مگر حضرت رفیق کے اوسان خطا تھے - اسوقت اُن کے ہاتھ کے طوطے اُڑ گئے تھے - بیچارے کو کچھ تو اُنکے بیہوش ہونے کا صدمہ تھا - کچھ افشار راز کا خیال تھا اسی کے ساتھ مرمت ہو جانے کا اندیشہ بھی - اس کے چہرہ پر ہوائیان چھوٹ رہی تھین - بیچارہ کہتا کچھ تھا اور زبان سے نکلتا کچھ تھا - رسالدار صاحب نے گھبرا کر باواز بلند پکارا ”کوئی ہے؟ بشارت!“ مگر اتفاق سے اسوقت کوئی آدمی یہان موجود نہ تھا - اُنھون نے جواب نہ پا کر گھبراہٹ کے لہجہ مین کہا ”بیٹا سرور جان گھر مین جا کر جلدی سے گلاب اور پنکھا تو لا نا“ اور فوراً ایک خوبصورت سی لڑکی مکتب خانہ سے اُٹھ کر اندر کی طرف دوڑی اور اسی کے پیچھے پیچھے اُسی کی ہمسن چند اور لڑکیان بھی - اور گھر مین جا کر بہت ہی گھبرائے ہوئے لہجہ مین ایک بیوی سے جو پلنگ پر بیٹھی تھین مخاطب ہو کر اس طرح کہنے لگی ”اماں جان جلدی . . . جلدی . . .“

دے دیجئے"

غالباً یہ بیوی اس لڑکی کی ماں ہون گی - بہت ہی توانا اور قوی ہیکل تھین اور اُنکے چہرے کا نقشہ بھی اس لڑکی سے کچھ کچھ ملتا ہوا تھا - وہ اس کی اسوقت کی گھبراہٹ مین بے تکی باتین دیکھ کر پہلے تو ہنس پڑین پھر بگڑ کر اسطرح فرمانے لگین " ای ہی کچھ لے گی بھی - یا جلدی ہی جلدی - بھئی عجب قسم کی لڑکی ہی"

وہی لڑکی " امان جان کہتی تو ہون - اون اون .... وہ دیدیجئے نا - ابھی ابھی دو آدمی آئے ایک تو اُنہین سے امانت خان تھے اور دوسرا جو بہت خوبصورت خوبصورت تھا باتین کرتے کرتے ایکبارگی چیخ مار کر بیہوش ہوگیا - بہت ہی پیارا نقشہ کہ ایسا آدمی دیکھا نہ ہوگا - گلاب کا شیشہ دیدیجئے - ابا جان مانگتے ہین اور وہ کیا ہوتا ہی جلدی ہاتھ سے (اپنے ہاتھ کو ہلا کر) یون یون جھٹکتے ہین"۔

وہی بیوی " اری پگلی - بھئی کیا عجب لڑکی ہی - زبان سے کہتی نہین پہیلیان بجھواتی ہی - اور جلدی اسقدر مچا رکھی ہے"

وہی لڑکی " ہان ہان اماجان - پنکھا - مین کیا کرون - ورنہ تو حواس بھی اسوقت ٹھکانے نہین ہین - لے جلدی دیدیجئے - ابا جان خفا ہو رہے ہون گے"

اس لڑکی کی ان بھولی بھولی باتون کی طرح اسکی صورت بھی بہت ہی پیاری پیاری تھی - بھولا بھولا نقشہ تھا - چاند سا چہرہ جو اسوقت اس کے دوڑ کر جانے اور آنے کی حرکت سے چاند کی طرح معلوم ہوتی تھی یا پھر انکھین بڑی بڑی آنکھون والے غزالان وحشی کے چوکڑی بھرنے سے تھکی ہوئی تھی جو چوکڑیان بھرتے ہوئے اکثر کھلے میدانون مین آپ نے دیکھے ہون گے - ایک ننھی سی جوتی اور آنچل - ایک ہاتھ مین گلاب کا شیشہ تھا اور دوسرے ہاتھ مین پنکھا - اور اُسکی ہمسن لڑکیان اُس کے ساتھ ساتھ جنہین سے گلاب کا شیشہ تو یہان پہونچکر ایک لڑکی کے ہاتھ مین دیدیا اور پنکھا سنبھالکر خود اُس بیہوش ہوجانے والے شخص پر جھلنے لگی - اسکی نازک کلائیان اسوقت پنکھا جھلنے مین شاخ گل کی اُس لچک کو شرما رہی تھین جو کسی گلشن مین باد بہاری کے جنبش سے جھوم جھوم کر رہی ہو - مگر اُس کے حسن کا جوش ابھی اس حد تک نہین پہونچا تھا کہ وہ غیر محرمون کی نظر سے بچا کر پردہ مین بٹھایا جاتا ۔

ڈو دغا بازون کے قبضہ مین ہو جوبن اُنکا		کچھ جوانی ہی ابھی کچھ ہی لڑکپن اُن کا

مگر اسکا سن اب ایسا بھی نہ تھا کہ اس طرح آزادی کے ساتھ وہ غیر مردون مین آتی جاتی شاید فوجی لوگون کی طرز معاشرت اور افغانی لوگون کے رسم و عادات نے اس حد تک بے پردگی کو جائز کر لیا ہوگا۔ اس لڑکی کا بے مثل حُسن اور حُسن کے سانچے مین ڈھلا ہوا اسکا گورا پنڈا ہماری نظر کو بہت حیرت کے ساتھ بار بار اس کے بھولے چہرہ کی طرف پھیرتا تھا اور پھر نگاہ پلٹ کر ہمارے آنکھون کے کیمرے مین جو تصویر بناتی تھی وہ اُس صورت سے بہت ہی ملتی جلتی ہے جس کا پیارا نقشہ ہم اپنے دماغ کی خیالی پلیٹون مین پچکیون کے سیلے سے کھینچ کر لائے تھے۔ ابھی کوئی نہ سمجھا ہوگا اور خدا کرے کوئی نہ سمجھے۔ افغانی وضع کا گلبدن کا پائجامہ پہنے تھی۔ لانبا کُرتہ گھٹنون تک اس کے گورے پنڈے کو چھپائے تھا۔ چھتی پھنسی ہوئی آستینین تھین اور گیسوؤن کے وہ خم و پیچ تھین شعرا کے قول کے موافق عشاق کے دل چرا چھپا کر رکھے جاتے ہین لوگون کی نظرون سے چھپانے کے لیے سر پر ایک رومال بندھا تھا اور سر پر ایک اوڑھنی کو تنگ دی گئی تھی جسکا ایک آنچل اسوقت گھونگھٹ پر زمین پر ٹک رہا تھا۔

ہمارا دوست اب تک بیہوش پڑا تھا ہاتھ پاؤن سہلائے جاتے تھے۔ گلاب چھڑکا جا رہا تھا پنکھا بھی اُن نازک ہاتھون سے جھلا جاتا تھا جو کلیجہ مین رکھ لینے کے قابل تھے۔ تھوڑی دیر مین اس بیہوش ہو جانے والے نے اپنی بند آنکھین کھول دین اور ایک دلفریب سین اسکی آنکھون کے سامنے نظر آیا کہ جس کی تیر اداؤن کے یہ مارے ہوئے ہین جسکی نگاہ تیز کے یہ گھایل ہین۔ جس نے اپنے حسن کی اُس بجلی مین ایک جھلک دکھا کر انکو تڑپا دیا تھا۔ جس کے یہ والہ و شیدا تھے وہی اب مسیحا بنا ہوا اپنی کلائی کے ہر جنبش کے ساتھ قم باذن اللہ کا معاملہ کر رہا تھا۔ انہون نے آنکھ بھر کر اسکی طرف دیکھا تو سہی۔ مگر دیکھتے ہی وہ مرض ایسا سر پر چڑھا کہ پھر پھر بیخود ہو کر بند ہونے لگین اور پتلیان اوپر چڑھنے لگین بیچارے نے زبردستی اپنی طبیعت کو بہت سنبھالا لیکن تو اسوجہ سے کہ جان جانان کی زیارت کی خوش قسمتی سے اسوقت ایسا موقع ملا تھا کہ جو کبھی وہم و گمان مین بھی نہ تھا۔ اسکی بہت قدر کرنا چاہیئے

اور کچھ اس اندیشہ سے کہ یہان کے لوگ میری اس بیہوشی سے اپنے دل مین کھٹک نہ گئے ہون جلدی سے ایکمرتبہ اُٹھ بیٹھا اور سب لوگ خوش ہوکر اس طرح پوچھنے لگے "کیون خیر ہو یہ کیا تھا"

میر صاحب "کچھ نہین - اختلاج قلب کی شکایت تو مجکو ایک عرصہ سے ہی اسوقت کچھ گذشتہ روح فرسا واقعات کا ذکر آگیا تھا - ایکبارگی طبیعت بگڑ گئی اور اُس پر چاو کی گرمی نے دماغ تک پہنچ کر اور سونے مین سہاگہ کا کام کر دیا بس سینہ مین ایک شعلہ سا اُٹھا اور پھر مجکو خبر نہین"

حوالدار صاحب "اب تو آپ کا مزاج اچھا ہی؟"

میر صاحب "ہان الحمدللہ - اب مین آپکی دعا سے بالکل اچھا ہون اور آپکی ہمدردی اور عنایت کا تہ دل سے شکریہ بھی ادا کرتا ہون - (پنکھا جھلنے والی لڑکی کی طرف دیکھکر) بیوی اب آپ کیون تکلیف کرتی ہین" اور آہستہ پیارے چہرہ پر پڑنے جانیوالی نظر کو زبردستی فوراً واپس لیکر چُپ سادھتے ہین آہ کیا ہو اور پھر اسطرح اپنے دل ہی دل مین باتین ہونے لگتی ہین "آہ ان آنسوؤن بھری آنکھون نے مجھے مار ڈالا - جن شرمیلی نگاہون نے چشم زدن مین میرے خرمن دل پر بجلی گرادی - جن برگشتہ و نکیلی پلکون نے اس برگشتہ بخت کے سینہ مین سیدھا رستہ دل پر تیر و نشتر چبھوئے - برچھیان چلائین - [illegible] کی معصومی عفت نے مجھے مار ڈالا ہوا تو جان ہی تو ہے - اے میری بیہوشی مین تیرے صدقے تو پھر آجا - آہ تو بہت اچھی چیز تھی تیرے ہوتے دکھ درد کسی سے نہین ہو سکتا تھا - آجا میری بیہوشی آجا - ہائے یہ نازک نازک ہاتھ یہ شاخ گل سی کلائیان اور یہ پنکھا جھلنا اور وہ دبی کمر اپنے والہ و شیدا کی پرسش آنکھون سے ایک نظر دیکھنا ہائے کسطرح سینہ مین کھٹک رہی ہی - جھکی ہوئی آنکھین کیا کر رہی ہین - یہ شرمیلی نگاہین کس کو خاک مین ملا رہی ہین - ای میری شوق بھری نگاہو خدا کے لیئے صبر کرو - ضبط سے کام لو - آنکھون کے سات پردے تمھارے لیئے پڑے ہین - آنکھون کی پتلیان تمھارے لیئے موجود ہین - اگر دیکھتی ہو تو انہین مین چھپکر دیکھو - دیکھو بہت سنبھلے ہوئے - اسطرح دیکھنے کے لیئے دبے پاؤن جانا اور آنا کہ کوئی کھٹک نہ پائے اور کسی کو شبہہ نہ ہو -

ہان ہان مین خوب جانتا ہون - تمہارا دل نہین مانتا ہوگا - تم اسوقت اپنے اختیار مین نہو گی مگر دیکھو ایک کمسن اور دوشیزہ لڑکی کا معاملہ ہے - وہ بھی کیسی پردہ نشین - اور کسکے سامنے اوسکے باپ ہی کے سامنے - افوہ دل کو تو کوئی چٹکیون سے مسلے ڈالتا ہے - مان جا خدا کے لیے مان جا - مین دیکھتا ہون کہ میری طبیعت پھر بگڑ رہی ہے - کیا پھر غش آکر میرے موجودہ لطف کو کھو دیگا دیکھو حسن علی بہت نازک وقت ہے - امتحان کا موقع ہے - پردہ فاش نہو - اونہون یہ بیتاب دل اسطرح نہین مانے گا - لاؤ ایک نظر پھر دیکھ لون - اہا ہا حسن کی دیوی - قاف کی پری - بہشت کی حور حسن کی صورت بنکر زمین پر اُتر آئی ہے ہائے شرمیلی آنکھین کیسی جھکی ہوئی ہین - اپر نکیلی پلکون کی چلمن کیسی پڑی ہے اور کسی کسی وقت بانکی ترچھی نگاہین انکو اُٹھا اُٹھا کر کیسی نکلی پڑتی ہین - اب یہ کیون میرے پاس آتی ہین! - دل بے چکین - جگر زخمی پڑا ہے - کیا جان لینگی! حاضر ہے - اے اللہ تو نے ایک دل کے عوض مجکو ہزار دل دیے ہوتے تو یکے بعد دیگرے ابھی مین اونکی نذر کر دیتا" یہ حضرت ذوق شوق مین اپنے دل سے یہی باتین کر رہے تھے اور حور وش لڑکی بت بنی سامنے کھڑی تھی - پنکھا ہاتھ مین تو ضرور تھا مگر اب اوسکو اسیطرح حرکت نہ تھی جسطرح اسکو یا اوسکی اُن برگشتہ پلکون کو جو اب اپنا کام بالکل بھولی ہوئی تہین اور اگر کسی طرف اُنکا رخ تھا تو وہ اُسطرف سے ہٹنا نہین چاہتی تہین - ایک اسکی ہمسن لڑکی جسکا لباس اس جامہ زیب لڑکی کو کسیقدر ملتا ہوا تھا رہ رہکر اسکے کہنیان مار دیتی تہی اور یہ اپنے خیالات مین کچھ ایسی الجھی ہوئی تہی کہ اسکو اسکی خبر ہی نہ ہوتی تہی - بس یہ سمجھنا چاہیے کہ اسوقت اسمین اور ایک پیکر تصویر مین کچھ فرق نہ تہا اور اگر ہو سکتا تھا تو کسیقدر مشکل سے - ایک بار عبدالدار صاحب نے اس سے مخاطب ہو کر کہا "جاؤ بیٹا جاؤ - اب تم جا کر اپنا سبق یاد کر دو" اور یہ حکم پاتے ہی ایک غلط انداز نظر سے میر صاحب کی طرف دیکھکر چلتی ہوئی - یہ نظر نہ تھی - الکٹرسٹی کی ایک پُرزور قوت تہی جسنے کلیجہ کو نکال لیا - دل کو چہین لیا - اور دماغ کو بیقابو کر دیا - یا جادو تھا جو چلا اور بہت تیزی کیساتھ چلا اور وہ بھی نہایت کامیابی سے - اب جناب میر صاحب کا عجب حال تھا خون رنج و غم

دل پہلو مین ۔ نگاہین آنکھہ کے پردون مین ۔ آرزوئین شوق مین اور آہین سینہ مین پیچ وتاب کہا رہی تہین اور ان اندرونی کشاکشون کی جہلکیان اسکے چہرہ کی صاف اور شفاف جلد کے نیچے غماز بنکر نمایان ہو رہی ہین اور یہ اخفار راز کے خیال سے دلکو مسوس مسوس کر۔ کلیجہ کو دبا دبا کر اپنے چہرہ کے تغیرات کو ایک اعتدالی مگر معمولی حالت پر رکہنا چاہتے ہین مگر اس کشمکش مین انکا خیال اسطرف نہین جاتا کہ اسوقت کا انکا بیجا سکوت ان سب دیکہنے والون کے دلپر کیا اثر پیدا کر رہا ہوگا ۔ واقعی انکا دوست رفیق ایک بہت بڑا تجربہ کار اور ہمدرد تہا ۔ وہ انکی اس فروگذاشت پر متنبہ ہوکر اپنے دوست کو ہوشیار کرنے کے لیئے اسطرح کہنے لگا " کیون کیا آپکی طبیعت ابہی تک نہین سنبہلی ؟ " اور میرصاحب اپنے خیالی الجہاوون کو اسیطرح چہوڑ کر اسطرح کہنے لگے " نہین تو مین بالکل اچہا ہون کسی قسم کی شکایت نہین "
رفیق " مین آپکے بڑہے ہوے سکوت سے خیال کر رہا تہا کہ شاید ابہی تک آپکی طبیعت آپکے قابو مین نہین ہے "
میرصاحب " آپ تو جانتے ہین ۔ دورہ ختم ہونے کے بعد کچہہ دیر تک مجکو چپ سی لگ جاتی اور بات کرنے کو مطلق جی نہین چاہتا بس قریب قریب وہی حالت اب تک تہی ۔ لیکن اب اسمین کمی ہوتی جاتی ہے ۔ مجکو آپ صاحبون سے امید ہے کہ آپ میرے اس بیمحل سکوت کو معاف فرمائین گے " اور اسقدر کہنے کے بعد پہر اسکا خیال اُنہین بیدار کر گیا ہون کیطرف چلا گئین وہ اس سے کچہہ دیر پہلے الجہا ہوا تہا آنکہین پہر جمال جانان کی زیارت کا تقاضا کرنے لگین ۔ دل کی پہر یہ خواہش ہونے لگی کہ دم بہر کے لیئے وہ آفت جان اسطرف اگر آجاتی تو اچہا تہا ۔ اگر وہ نہین آتی تو پہر اے غش تو ہی کیون نہین آجاتا ! "
یہ عالم خیال مین اسی قسم کے خیالی مزے لے رہا تہا کہ امانت خان ڈیوڑہی کے پاس بلائے گئے اور کوئی عورت ڈیوڑہی سے باہر نکل کر ان سے کچہہ باتین کرنے لگی حضرت بہی سامنے بیٹہے دیکہہ رہے تہے ۔ ڈیوڑہی کا دروازہ اب کہلا ہوا تہا اور سب لڑکیان اپنی اپنی جگہ پر مکتب خانہ مین ہنس بول رہی تہین لیکن ایک وہی بہولی لڑکی جسکا نام شاید سرور جان تہا وہ بیچاری چپ بیٹہی تہی اور بعض بعض اوقات اسطرف جہک جہک کر کچہہ دیکہہ بہی لیتی تہی اور جب اسطرح پر بہی اوسکے دل کو تسکین نہین ہوتی تہی تو ہر ایک باہر آنے جانے والی عورت سے پوچہتی جاتی تہی کہ وہ بیہوش ہو جانے والا شخص اب کیسا ہے ۔ ہمارے میرصاحب کی نظر بہی آنکہہ بچا بچا کر وہان تک پہنچ جاتی ہے اور گو وہ آتی بہت شوق سے تہی مگر

احتیاط کے خیال سے یہان اونکے دم بھر ٹھہرنے کی اجازت نہ تھی نظر گئی اور آئی آئی اور گئی اور گویا آپ کچھ دیکھتے ہی نہ تھے - یہ اسی طرح بیٹھے تھے کہ صوبہ دار موسیٰ خان اوٹھے اور امانت خان سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگے "آپکو معلوم ہی ہوگا کہ مجکو فرخ آباد جانے کا حکم ہوگیا ہے اور مین اب تک چلا بھی گیا ہوتا مگر آپ صاحبون کی تشریف آوری کی وجہ سے تھوڑی دیر مجکو ٹھہرنا پڑا - اب مین آپ سے اور نیز میر حسن علی صاحب سے رخصت ہوتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ مجکو معاف بھی فرمائین گے - بھائی راز محمد خان صاحب! (صوبہ دار صاحب کیطرف مخاطب ہوکر) میر صاحب کو ابھی آپ اوسوقت تک جانے نہ دیجیگا جب تک کہ انکی طبیعت کامل طور پر صحیح نہ ہوجائے" اور اسقدر کہکر یہ صاحب چلے جاتے ہین - صوبہ دار صاحب کے جانے کے تھوڑی دیر بعد میر حسن علی صاحب نے یہانسے جانیکا قصد کیا مگر صوبہ دار صاحب نے انکو اسوقت تک نہ چھوڑا کہ یہ سب ملکر یہین دوپہر کو کھانے سے فارغ نہو جائین - اس بابین یہین جمال جانانکی زیارت کا چند مرتبہ ہمارے دوست کی مشتاق آنکھونکو خوش قسمتی سے موقع ملا تو بھی گو دو دفعہ ہی اب ہمارے عاشق مزاج دوست کو گو یہان آئے ہوئے دو تین گھنٹے سے زیادہ ہوچکا تھا اور آپ کھانے کے لیے کئی مرتبہ جانے کا ارادہ بھی کرچکے تھے اور سچ پوچھئے تو اب بھی آپ کا جانیکو جی نہین چاہتا تھا مگر آخر کھانے تک - کھانے پینے کے بعد بیچارے بادل ناخواستہ اوٹھے اور اپنے پہلو مین ایک بے صبر دل کو دبائے ہوئے یہ شعر پڑھتے چلے ؎

محفل یار سے اوٹھنے کو تو اُٹھے لیکن	درد کی طرح اُٹھے گر پڑے آنسو کیطرح

چوتھا باب

عورتون کی مزاجی حالت

اللہ رے تلون ابھی کیا تھا ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

وہ دماغی قوتین جو جنس اناث کے نازک اور کمزور دماغون مین رہتی ہین وہ دلی خواہشین

اور ارادے جو عورتون کے چھوٹے اور تنگ دل مین رات دن کھیلا کرتے ہین۔ وہ جستی اور مستعدی جو نازک کمروالیون کے چھوٹے چھوٹے گردون مین رہتی ہے جہانتک خیال کیا جاتا ہے چندان اطمینان کے قابل نہین ہوتی اسوجہ سے کہ اونکے یہ رئیس اعضا مردون کے مقابلہ مین نیچر کیطرف سے کمزور اور خلقتاً چھوٹے ہوتے ہین - اون کے مزاجون مین استقلال نہین ہوتا اور اون کی ہر ایک حرکت وسکون پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیچر نے اونکی طبیعتون کو تلون کے کچے رنگ مین خوب ہی رنگ دیا ہے -

جن گھرانون مین عورتون کو کسی قدر آزادی ہوتی ہے یا جن عورتون مین پردہ کا زیادہ لحاظ نہین ہوتا اونکا یہ عام اصول ہے کہ جب کوئی تعجب خیز واقعہ یا مجمع یا کسی قسم کا تماشا اونکے دروازہ پر ہوتا ہے تو وہ اوسکے دیکھنے کیلئے حیرت زدہ یا شوق مین اپنے اپنے دروازون پر کشان کشان آجاتی ہین - اور چلمن کی آڑ سے نہین تو دروازون ہی کی درازون سے دیکھہ بھال کرلیتی ہین اور جو باہر آتی جاتی ہین انکا تو کہنا ہی کیا -

وہ ایک بھولی لڑکی جو ایک شخص کو باہر بیہوش چھوڑکر گلاب کا شیشہ اور پنکھا لینے اندر آئی تھی - جسکے پیارے پیارے چہرہ پر ہوائیان اُڑ رہی تھین - جسکا ننھا سا کلیجہ اوسکے سینہ مین دھڑک رہا تھا - جسکی چوڑی اور چمکتی ہوئی پیشانی پر پسینہ کے قطرے چھلک آئے تھے - جسکا شوخ اور شہابی رنگ ہلکا ہوکر کچھ یون ہی سا گلابی گلابی رہگیا تھا اور جو بہت گھبرا گھبراکر اپنی مان سے باتین کررہی تھی اسکے چلے جانے کے بعد اس گھر مین جسقدر عورتین تھین وہ سب گھبرائی ہوئی ڈیوڑھی مین پہونچ گئی تھین اور اونمین سے بھی جو باہر کی آنے جانے والیان تھین وہ دروازہ سے بھی باہر نکلکر ہمارے عاشق مزاج دوست میر حسن علی کی بیہوشی کا تماشا دیکھہ رہی تھین -

عورتون کا دل عموماً بہت نازک ہوتا ہے اور ہر ایک آنے والی خوشی اور آنیوالے غم سے جسقدر انکے دل متاثر ہوتے ہین شاید مردون کے نہین ہوتے - یہ نرم دل عورتین ایک نوجوان کو بیحس وحرکت پڑے دیکھکر بدحواس ہوگئین - کوئی اوسکی نوجوانی پر افسوس کررہی تھی اور کوئی اسکی غریب الوطنی پر - اور کوئی اوسکی صورت شکل پر - کسیکے ہونٹون سے ٹھنڈی ٹھنڈی آہین بھر رہی تھین کسیکی آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوتے تھے اور کوئی گھبرا گھبراکر یہ کہہ رہی تھی وہ ارے کوئی اسکے مان باپ کو تو خبر کردو - [illegible] - آدمی بھیجو

اور نہین تو تاریکی دیدو - ہائے اس بیچارے کا عزیز رشتہ دار کوئی یہان ہے بہی کہ نہین "
ان آنے والی عورتون مین حوالدار صاحب اور صوبہ دار صاحب کی بی بیبیان بہی تہین انکو
زیادہ تر اسی امر کا خیال تہا کہ اس قسم کا واقع اونکے دروازہ پر ہوا گو یا وہ اپنے ذہن مین
یہ سمجہہ رہی تہین کہ خدانخواستہ یہ بیہوش ہوجانے والا شخص اب دنیا سے چلا - مگر تہوڑی دیر کے
بعد جب میر صاحب ہڑبڑا کر اُٹھہ بیٹھے تو ان سب عورتون کی وحشت اور گہبراہٹ
اطمینان اور مسرت سے بدل گئی جہان ابہی ٹھنڈی ٹھنڈی آہین چل رہی تہین وہین
اب تبسم کی شکر ریز جلوہ گریان تہین اور جو آنکہین رونے کا تہیہ کر رہی تہین اونہین کی نگاہین
اب کسیکی رعنا صورت اور زیبا شکل کے نظارہ مین مصروف تہین -

خیر جب یہان ہر طرح کا اطمینان ہوگیا اور یہ سب عورتین گہر مین جا کر اطمینان کے ساتہہ بیٹھین تو
پہر ہر ایک کی زبان پر ہمارے دوست ہی کے تذکرے تہے - کوئی صورت شکل کی تعریف
کر رہی تہی - کوئی عشق کا ذکر اور کوئی اوسکے ہوش مین آنے کا تذکرہ کر رہی تہی -

اس امر کو تو ہم پہلے ہی دکہا چکے ہین کہ اس وسیع گہر مین موسی خان صوبہ دار اور ماز محمد خان حوالدار
دونون رہتے ہین اور چونکہ یہ دونون بہائی بہائی ہین اسوجہ سے انکی بی بیان بہی اسی ایک گہر مین
ہین مگر علیحدہ علیحدہ ہنسی خوشی سے بسر کرتی ہین - یہ دونون حضرات اصل مین کابل کے رہنے
والے ہین - مگر ۱۸۴۲ع مین جب ہماری گورنمنٹ برطانیہ اور دوست محمد خان والی کابل سے
شاہ شجاع کیلئے لڑائی پڑ رہی ہوئی تہی تو ان لوگون کے بزرگون نے بہت جان نثاری اور
وفاداری کے ساتہہ گورنمنٹ انگلیشیہ کا ساتہہ دیا لیکن لڑائی کا معاملہ طے ہوجانے کے بعد جب
کابل کے تخت سلطنت پر شاہ شجاع بٹہادیے گئے تو دوست محمد خان کے ہوا خواہ اور ہماری گورنمنٹ
کے مخالفین اوسوقت کا عوض لینے اور اپنے دل کے بہرے ہوئے بخارات نکالنے کے لئے
صوبہ دار اور حوالدار صاحب کے بزرگون پر بیطرح ظلم و ستم کرنے لگے - جب انکے بزرگون نے
یہ حال دیکہا اور اونکے جور و ستم سے کسیطرح پناہ نہ ملی تو بالاخر اپنے اصلی وطن کابل کو ہمیشہ
کے لئے خیرباد کہہ کر کچھہ تو پشاور مین اور کچھہ ملک اشتانغر مین جا بسے - ہماری قدر دان
گورنمنٹ جو لڑائی کے زمانہ مین ان لوگون کی ممنون منت بن چکی تہی اسلیئے اس موقع پر
اوسنے بہی بہت خوشی کے ساتہہ ان جلا وطنون کو اپنے ممالک محروسہ مین جگہ دی اور اوسیکے
ساتہہ اکثر کو جاگیرین اور اکثر کو معزز عہدے عطا کیئے - اب جس پلٹن مین ہمارے ناول کے

ہیر و میر حسن علی صاحب ملازم ہین اسی پلٹن مین مگر دوم کمپنی کے یہ دونون حضرات صوبہ دار و حوالدار ہین اُس روز جب اِن دونون صاحبونکی بی بیان دوپہر کو کہانہ وغیرہ سے فارغ ہو کر بیٹھین تو آپس مین اس طرح باتین ہونے لگین۔

حوالدارنی صاحبہ "کہیے بہن آپ نے ہماری بھتیجیونکے معاملہ کو تو طے کر لیا۔ اب کب ارادہ ہے۔ ماشاءاللہ اب دونون لڑکیان بیاہنے کے قابل بھی ہو گئی ہین"

صوبہ دارنی صاحبہ "ہان بہن مین بھی رات دن انہیں فکر و نمین غلطان و پیچان رہتی ہون - خدا وہ مبارک گھڑی لائے کہ مین اونکے فرض سے ادا ہون (تھوڑے سکوت کے بعد) گو دونون لڑکیون کی منگنی ہو گئی ہر مگر آپ سے اسوقت کہتی ہون - عزیز اللہ خانکے لڑکیکی صورت جہان شگفتہ جان (انکی بڑی لڑکی کا نام ہے) کی نسبت ٹھہری ہے میری نگاہ مین نہین جچتی - آپ نے اوسکو نہین دیکھا - کچھ عجیب حونق لڑکا ہر نہ پڑھا نہ لکھا اور اوسپر یہ اور طرہ ہر کہ مین سنتی ہون وہ کچھ آوارہ بھی ہر - رہی بیگم جان (انکی چھوٹی لڑکی کا نام ہر) اوسکا دولہا تو ماشاءاللہ بہت صورت دار ہر - نہایت شکیل"

حوالدارنی صاحبہ "تو کیا عزیز اللہ خان کو جواب دو گی؟"

صوبہ دارنی صاحبہ "ہان خدا کی قسم - جی مین تو یہی آتا ہر - صوبہ دار صاحب فرخ آباد سے آلین تو پھر مین اسکا بندوبست کرون" اور اسقدر کہنے کے بعد کچھ چپ سی ہو جاتی ہین - انکے چہرہ کے رنگ مین ایک قسم کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور اسی کے ساتھہ کچھ کچھ غور و فکر کے آثار بھی نمایان ہو جاتے ہین - خدا جانے اسوقت بیٹھے بیٹھے اپنے خیالات کہان کہان گئے اور انکے دل و دماغ مین کیا کیا سرگوشیان ہوئین مگر سکوت کے بعد جو کلمہ انکی زبان سے نکلا وہ یہی تھا "بہن آپ نے اوس بیہوش ہو جانے والے شخص کی صورت شکل غور سے دیکھی تھی - کیا بلا کی صورت پائی ہے - لاکھہ دو لاکھہ مین کوئی ایسا نکیلا سجیلا جوان نکلے تو نکلے کیون!"

حوالدارنی صاحبہ "ہان اس مین کیا شک ہے چشم بد دور کیا صورت پائی ہر کیا جمال پایا ہے! کیا شگفتہ جان کے لیے تم اسکو پسند کرتی ہو" اور اسکے بعد ایک ترچھی نگاہ سے جسمین کچھ حسرت اور کچھ افسوس ملا ہوا تھا صوبہ دارنی صاحبہ نے چہرہ کیطرف دیکھنے لگین۔

صوبہ دارنی صاحبہ - (انکی طرف دیکھکر) ہان صورت شکل کے اعتبار سے تو میرا جی ضرور چاہتا ہے مگر اوسکے خاندانی حالت کی خبر نہین "

حوالدارنی صاحبہ " اے ہے اسکا معلوم ہونا کیا مشکل بات ہے دریافت کر لیجئے مگر باہر کے لوگون کا کیا اعتبار!" اور اسقدر کہنے کے بعد یہ کچھ خاموش ہو جاتی ہے - یہ اسطرح چپ بیٹھی تھین کہ صوبہ دارنی صاحبہ پھر اسطرح کہنے لگین " کیون بہن مجکو کیا کرنا چاہئے آپکی کیا رائے ہے؟"

حوالدارنی صاحبہ " کرنا کیا ہے - اگر وہان شادی کرنا آپکو منظور نہین ہے اسمین ڈر کیا عزیز اللہ خان کو ایک انکاری خط بھیجدیجئے اور صوبہ دار صاحب کو بھی اسکی اطلاع کردیجئے مگر منگنی ہوجانے کے بعد اسطرح جواب دیدینا کسیقدر بدنما بات ہے! (تھوڑی سکوت کے بعد) تو اب ادسی بیہوش ہوجانیوالے شخص کیطرف بالکل آپ کا دل رجوع ہے؟"

صوبیدارنی " یہ تو صوبیدار صاحب کی مرضی پر منحصر ہے - مگر ہان ایمان کی بھی بات ہے کہ میرا دل تو یہی چاہتا ہے - اور انکو اگر مین مشورہ بھی دونگی تو اسی شخص کا - واہ کیا رعنا جوان ہے کیون بہن صورت شکل سے تو وہ خاندانی بھی معلوم ہوتا ہے - اور اسکی چال چلن کی لوگ تعریف بھی کرتے ہین "

جسوقت صوبیدارنی صاحبہ یہ باتین کر رہی تھین تو یہ ایک عجیب بات تھی کہ انکی نگاہین بہت غور کیساتھ حوالدارنی صاحبہ کے چہرے پر پڑ رہی تھین اور حوالدارنی صاحبہ کے چہرہ کا یہ حال تھا کہ ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا - انکی جھکی ہوئی آنکھون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ غور و فکر کا بہت بڑا دریا انکی آنکھون کے سامنے لہرین لے رہا ہے اور انکی نگاہین اسمین بڑی غوطے کھا رہی ہین - وہ صوبیدارنی صاحبہ کی باتون پر "ہان ہان" تو ضرور کرتی جاتی تھین مگر نہ تو کچھ خوشی سے سنتی ہی تھین اور نہ خوشی سے کہتی تھین - کبھی کسیوقت باتین کرنے والا کا منہ کنکھیون سے دیکھ بھی لیا جاتا تھا اور پھر حیرت زدہ نظر سے آنکھین جھکا بھی لیجاتی تھین مگر بھویت ناک بھون سمیٹ کر - انکے چہرے کے تغیرات پر خیال کرنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ صوبیدارنی صاحبہ کی باتون کے سخت مخالف ہین مگر یہ حال کچھ نہین کھلتا تھا کہ اس مخالفت کی وجہ آخر کیا ہے! تاہم دیکھا جاتا تھا کہ وہ اسوقت اپنی دلی مخالفت کے چھپانے مین کوشش ہی کرتی جاتی تھی - لیکن کب تک "مشکے آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید"

بالآخر ان سے نہ رہا گیا اور پھر وہ اسطرح کہنے لگین " بہن یہ بڑی رسوائی اور بدنامی کی بات ہے کہ منگنی ہوجانے کے بعد کسیکو صاف جواب دیا جائے - عزیز اللہ خان کیا خیال کرینگے - جو سنے گا آپ کو کیا کہیگا! اور پھر آپ کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہین کیسکے

ساتھہ؟ ایک پردیسی کے ساتھہ جو اپنے کف سے نہین۔ جسکے خاندان کا حال معلوم نہین۔ بھئی مین تو کبھی صلاح نہ دونگی"

صوبیدارنی "اُنہہ اب کوئی خوش ہو یا ناخوش۔ بُرا مانے یا اچھا مین دشمنون اپنی لڑکی گردن تو کاٹنے سے رہی۔ یہ مجھسے کبھی نہوگا کہ ایسے بدصورت لڑکے کے ساتھہ اپنی شگفتہ جان کو بیاہ دون"

حوالدارنی "(بگڑکر) تو منگنی ہونے سے پہلے ہی اسکا خیال کرلیا ہوتا۔ کیا کبھی دیکھا نہین تھا! اور مین کہتی ہون ایسا بُرا ہی کیا ہے؟ ہزارون مین اچھا۔ ہان ذرا نقشہ ضرور بھدا ہے مگر اب ایسا بھی نہین کہ شگفتہ جان کے قابل ہی نہو"

اس جملہ کو حوالدارنی صاحبہ نے طنزیہ لہجے مین کسیقدر زور دیکر کہا جسکے سنتے ہی صوبیدارنی صاحبہ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ آنکھین معمول سے زیادہ پھیل گئین اور پیشانی کے بل بل کی لیتے ہوے سر کے بالون تک پہونچ گئے اور پھر وہ بگڑکر اسطرح بولین "اے ہے مین اوس موئے کو اپنی شگفتہ جان کے اینڈی چوٹی پر سے قربان کرون وہ کیا برابری کا دعوی کرے گا۔ اپنی صورت تو دیکھے۔ واہ بن واہ آپ نے بھی خوب ہی کہی۔ مین نہین جانتی تھی کہ آپ اُسطرف کی اسقدر طرفدار ہین۔ اگر آپکے ایسا ہی عزیز اللہ خان کا خیال ہے تو ماشاء اللہ لڑکی آپ کے سامنے بھی ہے کر دیجئے نا"

حوالدارنی "تو آپ اسقدر چراہندی کیون ہوتی ہین مین نے تو ایک بات کہی تھی آپ خواہ مخواہ کیلئے بگڑ کیون گئین۔ کرنے نکرنیکا آپکو اختیار ہے لیکن پردیسی کیساتھہ تو کبھی بھول کر نہ بیجیگا"

صوبیدارنی (اپنے دل مین) مین تیرے دل کی بات جانتی ہون اور اب ضد پر کرونگی تو اوسی کے ساتھہ۔ مجھسے چالاکی!۔ (حوالدارنی صاحبہ سے مخاطب ہوکر) کیون اسمین بُرائی کیا ہے؟ ایسا طرحدار جوان کہین نصیب ہوتا ہے"

حوالدارنی (بہت ہی بگڑکر) میری پاپوش سے۔ جسکے ساتھہ جی چاہے کر دیجئے آپ کی لڑکی ہے آپکو اختیار ہے۔ نہ معلوم آپ اسکی کس بات پر ریجھہ گئی ہین۔ مین نے تو ایسا کوئی سرخاب کا پر لگا نہین دیکھا"

اور اسقدر کہنے کے بعد غصہ مین بڑبڑاتی ہوئی یہان سے اُٹھہ گئین۔

دن اب دوپہر آچکا تھا اور آفتاب کی کرنین بہت ہی تیزی کے ساتھہ سیدھی ٹیڑھی زمین کیطرف آرہی تھین۔ حوالدارنی بھی یہان سے اُٹھکر اپنے آرام کے خاص کمرہ مین چلی گئین اور نیند آنکھون مین بلانے کے لیے پلنگ پر لیٹ کر کروٹین بدلنے لگین۔ نیند اب کہان آتی تھی۔ دوپہر کی

گرمی غصہ کی گرمی مین ملکر سونے مین سہاگا ہوگئی اور اونکا دماغ مختلف خیالات کی آمدورفت کا جولانگاہ بن گیا
یہ اسیطرح پہلو بدل رہی تہین کہ ایک عورت اِس کمرہ مین داخل ہوئی اور معمولی بات چیت کے بعد اسطرح
کہنے لگی "کیون بیوی خیر ہے - آج یہ کیا تہا مین نے سنا کہ صوبیدارنی صاحبہ اور آپ سے خدانخواستہ کچہہ شکر رنجی ہوگئی"

حوالدارنی "نصیبن کیا بتاؤن - صوبیدارنی صاحبہ کا کچہہ ایسا مزاج ہوکہ ذراسی بات مین
بگڑ جاتی ہین - کہیئے انکے فائدہ کی اور سمجہتی ہین نقصان - بات کہی جائے اچہی اور سمجہین وہ بُری - پہر
اسکا علاج ہی کیا - تمکو معلوم ہے کہ شگفتہ جان کی منگنی عزیز اللہ خان کے بیٹے کے ساتہہ ہوگئی ہے
اس بات کو عرصہ ہوچکا ہے - آج صوبیدارنی صاحبہ نے اسوقت ایک پردیسی آدمی کو وہی ناچ
اسوقت یہان بیہوش ہوگیا تہا دیکہہ لیا بس بیتاب ہوگئین - اب فرماتی کیا ہین کہ وہان سے تو منگنی
چہوڑ دیجائے اور اسی پردیسی کے ساتہہ شگفتہ جان کی شادی کردیجائے - اے سبحان اللہ بہلا
سمجہو تو یہ کیسی بدنما بات ہے - کون بہلا ان کی ہان مین ہان ملاتا - مین نے جو صاف صاف کہدیا
بس پہر کیا تہا بگڑ گئین اور ایسی بگڑین کہ خدا کی پناہ - وہ تو کہیئے خدا جانے مین نے اسوقت کیا خیال
کیا جو چپ رہگئی نہین تو ایسا سنبہالا ہوتا کہ یاد ہی کرتین"

اس آنیوالی عورت کا نام نصیبن ہے اور حوالدارنی صاحبہ کی ماماؤن مین سے ایک یہ بہی ہے جسکو
حوالدارنی اور حوالدار صاحب کے مزاج مین کسیقدر دخل ہے تمیزدار بہی ہے یہ حوالدارنی صاحبہ
کی باتین سنکر اسطرح کہنے لگی "واہ اچہی آئین مین اوسوقت نہوئی نہین تو خوب ہی سدہارتی
حضور بات تو آپ نے سچ کہی تہی مگر وہ اپنے دل سے مجبور ہین میر صاحب جب بیہوش پڑے تہے
تو بہت ہی غور کے ساتہہ دیکہہ رہی تہین اور اسکے حسن وجمال کی تعریف بہی بہت کر رہی تہین
مین تو اوسی وقت کہٹک گئی تہی مگر مجکو کیا پڑی تہی جو مین اپنی طرف سے کوئی بات کہتی خیر مین تو
اسوقت کی حالت دیکہکر اور ہی کچہہ سمجہی تہی لیکن یہان تک ہی غنیمت ہے یہ بات ضرور ہے کہ
میر صاحب ہین بہت وجیہہ جوان اور شکل کے نہایت ہی اچہے مگر اب یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہوجانیوالی
منگنی کا بہی کوئی خیال نہ کیا جائے - آپ کو کیا سب اُنہین کو بُرا کہین گے"

حوالدارنی "ہان یہ سچ ہے لیکن انکے بگڑنے کی کیا وجہ آخر وہ اپنے آپ کو سمجہتی کیا ہین
مین دیکہتی ہون کہ میرا اونکا ساتہہ نبہہ نہین سکتا"

اسکے بعد نصیبن یہان سے اُٹہکر کسی کام کے لیئے چلی گئی اور حوالدارنی صاحبہ اپنے دل سے
اسطرح باتین کرنے لگین "نہین مین اب اس گہر مین ہرگز نہین رہونگی صوبیدارنی کو یہ گہمنڈ ہے

کہ یہ مکان انکے میان کا ہے اور عجب نہین جو وہ اسی بنا پر مجکو اپنی نظرون مین ذلیل سمجھتی ہون اور اگر ایسا نہین تہا تو پہر انہون نے ایسی باتین ہی کیون کہین - میری رائے پہر اگر انکو اسقدر برا تہا تو پہر مجہسے مشورہ ہی کیون کیا تہا (خود ہی) مگر اچہا ہوا جو انکے دل کا حال کہل گیا - اس سے مجکو بہت مدد ملے گی اور کیا عجب ہے کہ مین اون سے پہلے اپنی امیدون مین کامیاب ہون - لیکن یہ بات چہپنے کی نہین گو مین ان راز کی باتون کو اپنے دل سے زبان تک نہ لاؤن لیکن ایسی باتین چہپ نہین سکتین - مجکو اون سے اب علیحدہ ہی رہنا مناسب ہے حوالدار صاحب آئین تو مین آج ہی اسکی فکر کرون اسکے دل سے دماغ تک انہین خیالات کا تانتا لگا ہوا تہا کہ بند کمرہ کی ہلکی ہلکی تاریکی نورانی روح کو بہگا بہگا کر جسم کے بیرونی سطح سے اندر کی طرف لے گئی کہینچنے والے پنکہے نے اپنی حرکت کے ساتہہ لوریون کا کام کیا اور یہ اپنے دل سے باتین کرتے ہی کرتے سو گئی -

یہ ہم پہلے دکہا چکے ہین کہ عورتون مین ضبط - تحمل اور استقلال بہت کم ہوتا ہے اسی سبب سے جو بے لطفی صوبیدارنی اور انہین آج ہوگئی ہے وہ دمبدم ترقی کرنے لگی - انکے اچہے دل برے ہوگئے جسکا آخری نتیجہ یہان تک ہوا کہ حوالدار صاحب کو بہت جلد ایک گہر اپنے لیے خرید کرنا پڑا اور پہر اس ایک خاندان مین بظاہر چندان نسہی لیکن دل مین تہوڑی دور جدائی ہوگئی -

گو ان عورتون کے دل آپس مین صاف نہ تہے مگر راز محمد خان اور موسیٰ خان کی وجہ سے دونون گہرانون مین آمد و رفت کا سلسلہ کسیقدر قائم ہے لیکن وہ بات ہی کہان جو پہلے تہی

پانچوان باب

مشورہ

اے اہل حشر جمع ہین یان سب طرح کے لوگ
دو کچہ صلاح مجکو طبیعت کے باب مین

ہمارے عاشق مزاج میر صاحب جب حوالدار صاحب سے رخصت ہوئے اور

حسرت بھری آخری نظر سے انکی جو روش دوشیزہ لڑکی کو دیکھکر اپنے گھر چلے تو بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے تھے یا انکی نگاہین اسطرف سے کسی طرح پلٹتی ہی نہ تھین - آگے پڑنے والے قدم تو اُٹھتے ہی نہ تھے اور جو جبراً اُٹھتے بھی تھے تو پیچھے ہی پڑتے تھے - اس مکان سے دو چار ہی قدم چلنے کے بعد حضرت رفیق نے ان سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "کیون حضور آپ نے پہچانا بھی تھین نا؟ آپ کی منظور نظر"

میر صاحب "ہان ہان یہی - یہی جو اپنے نازک ہاتھون سے تجھیر پنکھا جھل رہی تھین - یہ کسکی صاحبزادی تھین! صوبیدار صاحب کی؟"

رفیق "نہین جو الدار صاحب کی - صوبیدار صاحب کی صاحبزادی وہ تھین جنکے ہاتھ مین گلاب پاش تھا - اونکا نام شگفتہ جان ہے اور یہ جو آپ کی منظور نظر ہین انکو "سرور جان" کہتے ہین"

میر صاحب (بہت خوشی کے لہجے مین) سرور جان! ہائے کیا پیارا نام ہے سرور جان سرور جان - جیسی وہ خوبصورت ہے - نازنین ہے - اچھی ہے ویسا ہی اسکا نام بھی پیارا ہے - سرور جان! خدا کی قسم کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے - بس یہ جی چاہتا ہے کہ دن رات اسیکا وظیفہ پڑھا کرون - رفیق سچ کہنا کس بلا کی صورت پائی ہے ہائے مین تو بیطرح مرمٹا - کیون یار اب کیا کرنا ہوگا؟"

رفیق (تھوڑے غور کے بعد) کیا بتاؤن معاملہ بہت نازک ہے مگر جو کچھ امکان مین ہے کیا جائے گا - آپ صبر و تحمل سے کام لین"

میر صاحب "آہ صبر کیسا - تحمل کسکو کہتے ہین اب تاب نہین - خدا علیم ہے پہلو مین کوئی بیٹھا دلکو مسل رہا ہے - شوق کی چھریان چل رہی ہین - دماغ کا مزاج اور دل کے مزاج کا دماغ نہین ملتا - طبیعت بالکل بیقابو ہوئی جاتی ہے اور مین دیکھتا ہون کہ کوئی دم مین میری حالت مجنونون سے ملتی جلتی ہوئی جاتی ہے"

رفیق "خدا نہ کرے - خدا نہ کرے آخر یہ کیون! ابتو آپ دیکھ بھی آئے - پہچان بھی لیا اطمینان بھی ہوگیا - اب ملنے کی بھی فکر کیجائے گی - آپ گھبراتے کیون ہین"

میر صاحب "ہان مین آپ کا بہت مشکور ہون کہ آپ کی حسن تدبیر اور کوشش سے آج مجکو جمال جانان کی زیارت نصیب ہوگئی اور اس امر کا اچھی طرح اطمینان بھی ہوگیا

کہ جنہون نے میرا دل چہینا تہا جسکی نگاہِ ناز کا مین کشتہ تہا وہ حضرت یہی ہتین میرا خیال تہا
کہ ایک نظر دیکہہ لینے سے میرے دل کی کچہہ تسکین ہوجائیگی مگر آہ وہ میرا خیال غلط تہا ہاے وہ تو
اور بہی کسی نے آگ لگادی اور جسقدر صبر و تحمل مجہہ مین باقی تہا وہ بہی چلتا پہرتا ہوا۔ میری
پیارے رفیق! مجہپر وقت پڑا ہے کمر ہمت باندہو سنبہلو اور مجہے سنبہالو"

اب میر صاحب کی عجیب حالت تہی دماغ مین مختلف خیالون کا جمگہٹا تہا۔ دل مین نئے نئے شوق
ارمان اور تمناؤن کا رمنہ تہا۔ بہت خوش خوش بہی تہے کہ آج پتہ چل گیا ہے۔ آنکہونکی
تمنا تو پوری ہوگئی اور رنج بہی اس بات کا تہا کہ دیکہین یہ اونٹ کس کل بیٹہتا ہے۔ اور یہ
بیل منڈہے چڑہتی بہی ہے کہ نہین۔ بیچارے اپنے نہ اُٹہنے والے پاؤن کو زبردستی
اُٹہا اُٹہا کر چل رہے تہے۔ دل سینہ مین ہل رہا تہا۔ شوق ترقیون پر تہا۔ اور حایل ہونیوالی
مشکلین انکا رخ پہیرے دیتی ہتین۔

دوپہر اب ڈہل گئی تہی۔ سایہ انکے شوق کی طرح بڑہ رہا تہا اور آفتابی کرنون مین بعینہ وہ
تڑپ تہی جو مرغ بسمل یا کسیکے نئے نئے آئے ہوئے دل کی طرح ایک وحشت کے عالم مین ہوتی ہے۔
میر صاحب گرتے پڑتے اپنے قیام گاہ تک پہونچ تو گئے مگر یہ وحشت تہی کہ کیا ہوگا۔ دنیا کی
ساری دلچسپیون سے انکی طبیعت برداشتہ ہوگئی تہی۔ ساری دنیا اسکی نظرون مین
بیرونق ہوگئی تہی۔ رات دن آٹہہ پہر اب جس چیز سے اسکو دلچسپی تہی وہ فقط ایک سرو رواں کا
پیارا خیال تہا جو بنکر سنور سنور کر اسکی دماغی گذرگاہون کی ہوا کہانے کے لیے آیا تہا۔
مگر حقیقت مین خیالات کی یہ گلگشت نہ تہی بلکہ میر صاحب کی صحت کے ہرے بہرے
چمن کے لئے یہ خزان کے جہونکے تہے اسکے چہرہ کی رونق چند ہی دنون مین مرجہائے ہوئے
پہولون کی رنگت بنگئی۔ توانائی اعضا سے چہتی تو تن سے رخصت ہوئی اور اس کا
سچا دوست رفیق اسکا یہ حال دیکہہ دیکہکر بیطرح پریشان ہونے لگا۔

ایک روز شام کا وقت تہا نیلے نیلے آسمان پر دہندلی دہندلی روشنی کے تارے
نظر آنے لگے تہے۔ شام کے ٹہنڈے وقت کی ہوائین کہانے کے لئے ٹہنڈی ٹہنڈی ہوائین
چل رہی تہین اور ہمارا عاشق مزاج دوست میر حسن علی اپنے مکان مین بیٹہا اپنے مونس
رفیق سے اسطرح باتین کر رہا تہا "دیکہو بہائی اب کیا کرنا ہوگا میرا حال تو اب روز بروز
خراب ہوتا جاتا ہے اور طبیعت قابو سے باہر"

رفیق - (تھوڑے سکوت کے بعد) کیا عرض کرون حسن و عشق کے معاملہ تو ہمیشہ ہی سے نازک ہوتے ہین مگر آپ کا معاملہ کچھ ایسا نازک ہے کہ اسطرف خیال بھی جاتے ہوئے ڈرتا ہے - میرے نزدیک تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسمین اور احباب سے بھی مشورہ کرلیا جائے اور پھر جو رائے قرار پائے اسپر عمل کیا جائے "

میر صاحب - "عام طور پر اس امر کے لئے کمیٹی کیجائے تو اور بھی اچھا ہے - کیون؟ آپ بھی عجیب چیز ہین! اس قسم کی ناگفتہ بہ باتین کہین یون علانیہ بیان کیجاتی ہین - سبحان اللہ - وہ پردہ نشین ہے - کوئی بازاری عورت نہین - اسکے پہلو مین ایک نہایت شریف دل ہے اور وہ بھی نہایت ہی نازک - اسکا پیارا نام دل ہین رکھنے کے لئے ہے - زبان پر آنے کے لئے نہین - اسکا تذکرہ کہین علانیہ طور پر ہو سکتا ہے - اسکے دل پر فتح حاصل کرنے کے مشورے ہین - کمیٹیان کیجائین! بندۂ خدا مین اسکی اجازت بھلا کس دل سے آپ کو دون گا - اور اگر اسکی کہین اسکو خبر ملگئی تو وہ کیا کہے گی خدا کی قسم صورت سے بیزار ہو جائے گی - کبھی میرا مُنھہ نہین دیکھے گی "

رفیق - "تو یہ کون کہتا ہے کہ سارے آگرہ مین اسکا اشتہار دیا جائے - اہل الرائے بُلائے جائین اور اون سے اس معاملہ مین مشورہ لیا جائے - میرا منشا تو یہ تھا کہ ہم چار پانچ لوگ جنکو اس معاملہ سے کسیقدر واقفیت ہے اور آپ کے ساتھہ دلی ہمدردی بھی ان سے اس نازک اور مشکل مسئلہ مین رائے لیجائے - ایک رائے سے دو شخصون کی رائین ہمیشہ اچھی ہوتی ہے اور ایک شخص کی ہمدردی سے دو کی ہمدردی اور کوشش زیادہ سود مند - مشورہ ایک نہایت عمدہ چیز ہے جس کی تعلیم قانون قدرت نے "شاورھم فی الامر" کے ذریعے سے دی ہے - جمہوری سلطنت کو شخصی حکومت پر جو فوقیت حاصل ہے وہ اسی مشورہ کی بدولت ہے - پارلیمنٹ - ہوس آف کامنس کی عمارتین اسی لیے عزت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین "

میر صاحب (طنزیہ لہجے مین) بجا! آپ کوئی بات کیا کرتے ہین گویا لکچر دیتے ہین اور لطف یہ کہ جو کہتے ہین وہ اُلٹی - مین تو کہتا ہون کہ جس معاملہ کو دیدہ و دانستہ خراب کرنا منظور ہو اسکو مشورہ کی کمیٹیون اور تقریری اختلافون کے سپرد کردیجئے کوئی زمین کی کہے گا کوئی آسمان کی - کوئی آم کی کہے گا تو دوسرا املی - مثل مشہور

دو ملون مین مرغی حرام خدا انکو استے یہی سلوک آپ میرے معاملہ مین بہی کرنا چاہتے ہین معاف کیجئے مین در گذرا۔"

رفیق "نہین نہین - یہ آپ کیا فرماتے ہین! مشورہ عقل کے نورانی تارون کا ایک چشمہ ہے جسمین سے جو بات ہوکر آتی ہے پانی کی طرح صاف و شفاف ہوکر آتی ہے اور اسمین مطلق شبہہ اور کدورت کا نام نہین ہوتا - ساری دنیا مین ہر زمانہ کے رفارمر اور عقلمندون کا اسپر عمل رہا - اور وہ کام ہی نہ بنا - وہ سلطنت کبھی سرسبز نہ ہوئی جسکو اس قدرتی چھینٹے کے چنے ہوئے پانی سے سیراب نہین کیا - دیکھو یورپ کی کل سلطنتین کسطرح اپنے ہر ایک کام مشورہ سے کرتی ہین اور پہر کسطرح اس کام مین کامیاب ہوتی ہین -

دور کیون جائے ہمارے ہندوستان مین ہر ضلع ہر تحصیل اور ہر قصبہ مین سرکاری کمیٹیان آئے دن ہوتی ہین اور پہر آپ دیکھتے ہین کہ جو رزولیشن (قاعدہ) وہان سے پاس ہوکر نکلتا ہے وہ کیسا زوردار اور باا ثر ہوتا ہے کہ جسکو کوئی مخالف قوت کسی طرح توڑ ہی نہین سکتی۔"

میر صاحب "واہ کیا بات کہی - سبحان اللہ - جناب ہوش کے ناخن لیجئے آپ نے کبھی ان کمیٹیون کے اصلی حالت پر غور کیا ہے - حضور کمیٹی کی مشین (کل) اس حاکم ضلع کی پرُ زور اسٹیم سے چلتی ہے جسکے قبضہ مین اس ضلع کے کل باشندون کی جان و مال ہوتی ہے اور جو اس کمیٹی کا صدر انجمن کہلاتا ہے - بس وہی اس ساری کمیٹی کی جان ہوتا ہے اور اسی کے ایک اشارے پر وہ سب کٹ پتلیان چلتی ہین جو جبہ دوستار پہنا کر کرسیون پر بیٹھا دیے گئے ہین جنکو انکے ملک اور قوم کے ایک ایک متنفس نے اپنی عزت - آبرو - نفع - نقصان - جان و مال کے سیاہ و سپید کا بالکل وکیل اور مختار بنا دیا تھا اور اسی صلہ مین یہ کرسی پر بیٹھہ تو آئے اور پبلک (رعایا) کی قسمت کا فیصلہ بہی کر دیا لیکن خیر سے ابہی انکو اسکی بہی خبر نہین کہ کس لیے گئے تے اور کیا کر آئے اور وہان بیٹھکر اگر انکی زبان کو کچھہ کہنا آتا ہی تو بس اسی قدر - کہ جو حضور کی رایے (حضور کی راے) پہر کوئی ایسی کمیٹیون پر کیونکر اعتبار کر سکتا ہے اور اس سے کوئی نفع کی امید ہوسکتی ہے؟"

رفیق "ہان مین تسلیم کرتا ہون کہ آجکل کی کمیٹیان پورے بہروسے اور اطمینان

کے قابل نہین ہوتین لیکن اسکا منشا یہ نہین ہے کہ یہ قصور فی الحقیقت کمیٹی کا ہو
بلکہ اسکے ممبرون کا - جو نیک نیتی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا نہین کرتے - ورنہ واقعی طور پر
شوریٰ یا کمیٹی ایک ایسی پر زور قوت ہے جسکا مقابلہ کسی بشر کی عقل نہین کر سکتی اسلامی
جنرل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت مین اس مشورہ کی پُر زور قوت سے
جسطرح کام لیا اسکی شہادت دینے کے لئے کمیٹیان ہوتی تہین - عام اعلان کے لئے منادی
ہوتی تہی - دار الندوے (ٹاؤن ہال یا کمیٹی کا گہر) بہی مقرر تہا - لکچر دیے جاتے تہے -
رد و قدح ہوتی تہی اور پہر ہر ایک بات بحث ہونے کے بعد ایسی صاف اور قابل
اطمینان ہو جاتی تہی کہ اسکی کامیابی مین پہر کسی قسم کا شک و شبہہ نہین رہتا تہا"

میر صاحب "تو بہتر ہے آپ ہی اس معاملہ مین مشورہ کرنے کے لئے ڈہونڈرا
بیٹ دیجیے - اشتہار تقسیم کرا دیجیے ! سبحان اللہ"

رفیق "نہین صاحب میرا یہ منشا نہ تہا اور نہ ہے کہ عام طور پر اس معاملہ مین رائے
لیجائے بلکہ آپ کے وہ خاص خاص احباب جنپر بے تکلفی کے ساتھ آپ پورا بہروسہ
کر سکتے ہین اور جن سے آپ کو اس معاملہ مین مدد ملنے کی امید بہی ہے"

یہ باتین ہو رہی تہین کہ انکے دوست غفور خان ڈاکٹر تشریف لائے - انکے آتے ہی
پہلے تو بیان کچھہ تہوڑی دیر کے لئے سناٹا ہو گیا مگر رفیق ہی کی چلنے والی زبان نے
اسطرح بیان کی خاموشی ہوا کو حرکت دیکر سب کے منہ پر لگی ہوئی سکوت کی مہر کو توڑا "
کہیئے ڈاکٹر صاحب ! حضرت کے (میر صاحب کی طرف اشارہ کر کے) معاملہ مین آپ کی
کیا رائے ہے ! کیا کرنا چاہیے"

ڈاکٹر صاحب " (تہوڑے سکوت کے بعد) جناب کیا عرض کرون یہ معاملہ بہی
بلی سر درجان سے کچھہ کم نازک نہین - مین نے جب کبہی اس معاملہ مین غور کرنا چاہا تو چار و نظر
سے خوفناک صورتین منہ پہیلائے میرے ڈرانے کے لئے دوڑین اور مجبوری فوراً ہی مجکو
اپنا خیال اسطرف سے ہٹانا پڑا"

رفیق " ہان ڈاکٹر صاحب ! ایسی بات نہ کہنا - اسی کہنے پر تو مین ابہی بہت کچھہ
سن چکا ہون - شاید آپ بہی کچھہ سننا چاہتے ہین"

میر صاحب - (بات کاٹ کر) ہان بہائی کمبخت میرا مقدر ہی ایسا ہی - مجکو

خوف ہے کہ آئندہ میری صورت کے دیکھنے سے بھی ایک آپ کو کیا میرے کل احباب کو خوف نہ معلوم ہو۔ ے

دردا کہ اندر روز بد جز سایہ نبود ہمدمے	آن ہم چو بینم سوے او گردد از من روے خود

ڈاکٹر صاحب (لجاجت کے لہجے میں کسیقدر شرمندگی کے ساتھ) نہین یہ آپ کیا فرماتے ہین مجکو اور کوئی خوف نہ تہا۔ فقط آپ کی عزت کا آبرو کا۔ آپ کے جان و مال کا اور آپ کی راحت و آرام کا ورنہ مال کیا چیز ہے احباب کی جان بہی احباب کے نازک وقتون اور اتفاقی افتادون کے لئے بالکل وقف ہونا چاہیے"

میر صاحب۔ (طنزیہ لہجے مین) ہان ہونا تو چاہیے مگر ہو نہین سکتا!"

رفیق۔ (بات کاٹ کر) عشاق کی بدگمانی تو زمانہ مین مشہور ہے اگر آپ (میر صاحب کی طرف اشارہ کر) ایسا فرماتے ہین تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ خیر اسکا تو کچہ خیال ہی نہین کرنا چاہیے غور طلب امر یہ ہے کہ آخر آپ ایسے معاملہ مین کرنا کیا چاہیے۔ میری راے تہی کہ ایسی صحبت کے دو چار خاص خاص آدمی باہم بیٹھکر اس باب مین مشورہ کرتے شاید کسی کے ذہن مین کوئی معقول مناسب بات آ جاتی"

ڈاکٹر صاحب۔ یہ تو بہت معقول ہے ایک راے سے دو رائین اور دو سے چار رائین ضرور اچہی ہوتی ہین اور اتفاق ہے تو زیادہ ہین کوئی نہ کوئی ایسی نادر بات نکل آتی ہے کہ جو کسی کے وہم و گمان مین بہی نہین ہوتی"

رفیق۔ لیکن آپ کو (میر صاحب کیطرف اشارہ کرکے) اس سے اختلاف ہے آپ چاہتے ہین کہ کسیکو خبر بہی نہ ہو (طنزیہ لہجے مین) بہلا یہ بہی کوئی بات ہے بہلا"

میر صاحب۔ (بگڑکر) پہر کچہ غلط کہا ہو تو بتائیے آپ کا یہی شیوہ ہے! اہو نہہ"

ڈاکٹر صاحب۔ نہین نہین آپ صحیح فرماتے ہین ضرور اس امر سے کسیکو کانون کان خبر نہین ہونا چاہیے مگر قصور معاف جنکو معلوم ہے اُن سے پردہ ہی کیا!"

الغرض بہت رد و قدح کے بعد مشورہ کرنیکے لئے انکے دو تین خاص خاص احباب اسیوقت طلب کیے گئے اور تہوڑی دیر کے لئے میر صاحب کا مکان ہوس آف لارڈز یا قلعہ بنگ بن گیا۔

ان آنے والون مین سے ایک تو غلام جیلانی خان صاحب جمعدار اجیٹن تہے اور دوسرے محمد رضا خانصاحب ڈرام ٹیچر۔ جو اسی رجمنٹ مین ملازم ہین اور جنکو ہمارے

میر حسن علی صاحب کے ساتھ انتہائی درجہ کی خصوصیت ہے -
رات اب پہر بہر آ گئی تھی - ادہر تو نیلے نیلے آسمان پہ قدرتی قندیل روشن ہو گئی تھی اور یہان میر صاحب کے سپیدی لئیے ہوئے گہر مین لیمپ اپنی صاف اور ٹھنڈی روشنی کا لطف دکھا رہے تھے - جا بجا صحن مکان مین وہ لالٹینین اپنی روشنی کی تڑپ دکھا رہی تھین جو اسوقت آنیوالے کے ساتھ ساتھ آئی تھین - سب سے پہلے حضرت رفیق نے اپنی تقریر کا سلسلہ اسطرح شروع کیا - حضرات! ہمارے بہولے بہالے سید ہے سادے مسلمان میر صاحب پر اوس روز نچکہ پٹیون کے میلہ مین جو اتفاقی افتاد پڑ گئی وہ آپ صاحبون سے پوشیدہ نہین ہے - آپ کو اسوقت اس غرض سے تکلیف دی گئی ہے کہ آپ سب باتفاق راے اس امر کو طے فرمائیے کہ آخر اس معاملہ مین کسطرح تحریک کی جائے - کیا کیا کرنا چاہیے اور کیا نہین "
رفیق کی اس تقریر کے ختم ہوتے ہی یہان رات کے قدرتی سناٹے کی طرح سناٹا پیدا ہو گیا سب کے سر نیچے جھک گئے - آنکھون کی [illegible] چہرہ چہڑا کر اپنی اپنی داڑھی مونچھون کا منہ دیکھنے لگین اور پہر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا گیا کہ آنکھ بچا بچا کر ایک دوسرے کا منہ دیکھ لیتا تھا مگر کسی کی زبان کیلئے منہ مین اب جنبش کے نیمہ نہ تھی اچھی بات تھی کہ اسوقت رات کی قدرتی تاریکی ان لوگون کے چہرے کے تغیرات کو ایک دوسرے کی نظر سے کسیقدر چھپائے ہوئے تھی تاہم [illegible] بات کی غمازی کر رہی تھی کہ یہ سب اسوقت [illegible] ہین - بالآخر ڈاکٹر صاحب کی کنج دہن مین بیٹھنے والی زبان [illegible] خیال مین تو یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب حوالدار صاحب کے پاس شادی کا رقعہ بہیجنا چاہیے "
یہ جملہ ابہی ختم بہی نہین ہوا تہا کہ [illegible] بات کاٹ کر [illegible] درست! [illegible] حسن [illegible] اگر انکو ابہی خبر بہی ہو تو غضب ہو جائے - وہ [illegible] جائین اور اسکے ساتھ ہوشیار بہی ہو جائین - نہ قرابت نہ برادری اور [illegible] وہ پٹھان آپ سید - وہ پیشاور مین رہین آپ الہ آباد مین بہلا یہ بہی کوئی ڈہنگ ہے ان صاحب کی تقریر کا سلسلہ ابہی یہین تک پہونچا تہا کہ انہین مین سے ایک صاحب بگڑ کر فرمانے لگے "اور مین تو سنتا ہون کہ آپ کی (میر صاحب کی طرف اشارہ)

منظور نظر سردرجان کی شادی وردی میجر صاحب کے صاحبزادی کے ساتھ شاید قرار پاگئی ہے"

رفیق " ہان مین نے بھی کچھ اسیطرح کی خبر سنی ہے یہ نہین کہہ سکتا کہ کہانتک سچ ہے اور کہانتک جھوٹ۔ مگر شاید ابھی بات چیت پیام سلام تو ہو رہے ہین"

ڈاکٹر صاحب " تو پھر اس قسم کی تحریک کا اب کون موقع رہا بہت مشکل ہے"

میر صاحب (جبین پابردہ ہوکر) ہان ہان سب فضول محض بیکار اب آپ سب صاحب ٹھنڈے ٹھنڈے گھر تشریف لیجائین ہ

درد منت کش دوا نہ ہوا ۔ مین نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

ہوگیا ناسشورہ! مین تو کہتا ہی تھا کہ مشورے سے کچھ نہین ہوتا ہے (اپنے دل مین) مگر یہ بڑی خبر سنائی کہ جنہین مین دل دے بیٹھا ہون وہ غیرون کے لیے ہین۔ نہین غیر انکی فکر مین ہین۔ لیکن استغفراللہ۔ کسکی مجال۔ کسکی طاقت! پیاری سردرجان خدانخواستہ خدانخواستہ اگر میرے لیئے نہین ہے تو کسی اور کے لیے بھی نہین ہے (حاضرین سے مخاطب ہوکر) تو پھر آپ سب حضرات تشریف لیجائیے نا۔ جاکر آرام کیجئے"

رفیق۔ (پست آواز مین) یہ! بس خفا ہوگئے (عام طور پر) تو پھر کیا کرنا ہوگا! کوئی صورت تو ضرور نکالنا چاہیئے"

جمعدار صاحب " جناب یہ رقعہ رقعہ بھیجنا تو بالکل فضول ہے آپ جانتے ہین یہ عشق کا بدنام کوچہ نہایت ٹیڑھا بانکا راستہ ہے اور مہذب طریقے سے اس دشوار گذار راستہ کو کوئی فرد بشر طے نہین کرسکتا۔ اسمین اگر کچھ کامیابی ہو بھی جاتی ہے تو سرپھرے سودائی سرکشتون سے جسکے لیئے قیس و فرہاد کے ہم مشرب لوگون کے کارنامے ہر انسان کو ایک اچھا سبق دے سکتے ہین۔ میرے خیال مین تو یہ مناسب ہوگا کہ (بہت آہستہ سے) سردرجان یہان سے کسیطرح اڑا دیجائے۔ بس"

رفیق۔ لیکن جناب یہ کارروائی بھی اگر چل سکتی ہے تو وہان جہان دوسری طرف بھی محبت کی آگ دل مین لگی ہو"

میر صاحب۔ (بگڑ کر) تو آپ کو اسکا کیا علم کہ انکو میرے ساتھ محبت نہین ع

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود

یہ تو ممکن ہی نہین کہ مجکو محبت ہو اور انکو نہ ہو۔ مگر وہ ایک شریف گھرانے کی بیزبان بچی ہے

حیا کی جان ہے اسکے دل سے اس قسم کی راز کی باتین بہلا کسطرح اسکی زبان تک آسکتی ہین "
جمعدار صاحب " مگر حضور پہر بہی مشکل ہے - ایک حوالدار کا گہرانا ہے اور وہ بہی ولائتی پٹہان کا - سہل نہین ہے - اگر ایسا کیا جائے تو بہت سمجہ بوجہکر "
میر صاحب (نہایت برہم ہوکر) تو یہ ارادہ ہی کسکا ہے - ایسا کریگا کون ! بالکل باجیانہ حرکت - ایک شریف خاندان کی عزت لینا - ایک عصمت مآب بیگمزنت کے پاکدامن پر بدنما دہبہ لگانا بدمعاشون کا کام ہے - کوئی بہلا آدمی ایسا نہین کر سکتا جسمین ذرا بہی شرافت کا خون ملا ہوا ہے "

میر صاحب کی یہ تقریر سنکر سب دم بخود رہگئے - سناٹا پہیل گیا اور ایک دوسرے کا منہ دیکہ دیکہکر ساکت رہ گیا - گویا جو کچہ میر صاحب کی زبان سے اسوقت نکلا تہا وہ انکے خیال اور امیدون کے بالکل خلاف تہا - اور یہ سب اس حیرت مین تہے کہ اب کیا کرنا ہوگا کہ انہین مین سے ایک صاحب محمد رضا خان بہت پرجوش لہجے مین کہنے لگے " میر صاحب خدا گواہ ہے اسوقت مین آپکے پاکیزہ اور شریفانہ خیالات سنکر نہایت خوش ہوا اور اب میرا دل یقین کے ساتہ کہتا ہے کہ خدا آپ کو آپ کے اس ارادے مین اس نیک نیتی کی وجہ سے کسی نہ کسی دن ضرور ہی کامیاب کرے گا "
رفیق " خدا ایسا ہی کرے اور انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا ہی لیکن یہ تو بتائے کہ کرنا کیا چاہئے دنیا عالم اسباب ہے آخر تدبیر اور کوشش ہی تو شرط ہے "
ڈاکٹر صاحب نے ایسے معاملات مین جس قسم کی کوشش کیجاتی ہین انکے ساتہ ہمارے میر صاحب کو قطعی مخالفت ہے - اور مین بہی آپ ہی کے رائے سے اتفاق کرتا ہون - ناجائز اور غیر شرعی تحریکین آپ حضرات پسند نہیں فرماتے - اور کوئی ترکیب میرے ذہن مین آتی نہیں "
جمعدار صاحب - بہتر ہوگا کہ پہلے خفیہ طور سے اس امر کا سراغ لگایا جائے کہ سرور جہان کو بہی آپکی طرح آپ کے ساتہ محبت ہے کہ نہین - میر صاحب نے جیسا کہ ابہی تہوڑی دیر پیشتر فرمایا تہا ظن غالب تو یہی ہے کہ ضرور ہوگی اور ایسی حالت مین تحریک چندان مشکل نہین "
ڈاکٹر صاحب " اس سے حاصل اسکا مشکل ہونا کیا معنی !! انکو محبت ہوئی بہی سہی تو پہر آپ کیا کر لینگے اور وہ خود کیا کرینگی - ہندوستان کے رسم ورواج نے

بیان کے بدنصیب اور بے زبان لڑکیوں کو خاص اپنی شادی کے معاملہ میں بالکل بے دست و پا کر دیا ہے اور انکی قسمت کا دائمی فیصلہ انکے والدین کے ہاتھوں میں ہے پیر ایسی حالت میں وہ بیچاری کیا کرسکتی ہیں اور کوئی کیا کرسکتا ہے - جناب ! یہ محبت ہونیکی صورت تھی جو کچھ بھی مدد ند یسکی اور اگر کہیں محبت کا قدم ہی درمیان میں نہ ہوا تو پھر مشکل ہی مشکل ہے - اب اگر کوئی بات میرے ذہن ناقص میں آتی ہے تو بس یہی کہ خوالدار صاحب اور نیز انکی بیوی ماما بیگم ہمارے میر صاحب کے خداداد حسن کی زیارت کر چکے ہیں میر صاحب کے بیمثل حسن اور تناسب اعضا میں دل کھینچنے والی الکٹرسٹی کی ضرورت ہے - اگر اس قدرتی قوت کا کوئی اثر خوالدار صاحب اور انکی بیگم صاحب کے دل پر پڑ گیا اور انکی نظر توجہ آپ کیطرف ہوگئی تو پھر "سر در جان" کا ملنا کچھ مشکل بات نہیں "

رفیق "سبحان اللہ سبحان اللہ! ڈاکٹر صاحب کیا مناسب رائے آپ نے دی ہے - واہ جزاک اللہ دیکھئے نا اس مشورہ کی بدولت باتوں ہی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نکل ہی آئی"

میر صاحب (کسیقدر خوش ہو کر تعجب کے لہجے میں) وہ کونسی بات ! میں ابھی نہیں سمجھا!"

رفیق "ابھی کوئی بات ہو تو کچھ عرض کروں - ایک موہوم اور ذہنی امر کا ابھی زبان پر لانا بیش از وقت ہے - حال کھل ہی جائے گا - اجازت اب زیادہ آئی ہے رخصت - جاتے ہیں یاد زندہ صحبت باقی "

اور اسقدر کہنے کے بعد سب اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں -

چھٹا باب

اللہ رکھے

تاثیر محبت بھی عجب حب کا عمل ہے
لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا

اے دو جہان کی اچھی اچھی چیزو! تمہین تمہارے خداداد حسن کی قسم ہے سچ بتانا یہ تم مین کونسی کہربائی قوت ہے - تمہارے پاس ایسی کونسی جادو کی پُڑیہ ہے کہ جسنے تمہاری ایک جھلک دیکھہ لی اور مر مٹا - پہولو! تمہین رنگین مزاج شعرا کی صحبتون مین معشوقونکی کان سے نسبت دیجاتی ہے تمنے ہمارا کہنا کچھہ سنا؟ اگر سنا ہو تو بتاؤ بُلبل تمپر کیون نثار ہے - بہونرا تمپر کیون قربان ہوتا ہے - ادہنون! تم اگر کان ہو تو حسینون کے - جو کسیکی آدہی بات نہین سنتے - سوسن! تیری زبان درازیان زمانہ مین مشہور ہین - نرگس! تیری نگاہبازیان زبان زد خلائق ہین خدا کے لیئے اتنا بتادے کہ یہ کیا بات ہے کہ جہان کسی نے کوئی خوشرنگ پہول دیکہا اور توڑ لیا - اب سونگھا وہ جاتا ہے بار بار شوق بہری آنکھون سے دیکھا وہ جاتا ہے اور حسینون کے سر - سینہ - کان اور نازک نازک کلائیون پر بہت خوشی کے ساتھہ اسکو جگہ دیجاتی ہے -

جلتی ہوئی شمع! تو بہت صاف باطن ہے سچ بتا تو یہ پروانون کا کیا حال کر دیتی ہے کہ بیچارے تڑپ تڑپ کر دم بہر مین جان دیدیتے ہین -

اے اچھی اچھی صورتون والو! خدا کے لیئے تم تو نہ چہپاؤ آؤ جہک کر چپکے سے ہمارے کان ہی مین کہدو یہ تمہارے پاس کیا جادو ہے کہ ادہر دیکھا اور ادہر مارا -

خیر پہولون مین رنگ ہے بو ہے - شمع مین نور ہے اور روشنی اور حسینون مین حسن ہے جمال ہے اسقدر باتین دنیا کے بوالہوس طبقے کے لوگون کے دل جذبات کے لیئے کافی ہو سکتی ہین - مگر اے قال اللہ و قال الرسول والے پاک نفس لوگو! آپ خدا کے پہونچے ہوے ہین آپ کو یہ حال ضرور ہی معلوم ہوگا - سچ بتائے آخر جنت اور نعماے جنت کے لیئے آپنے دنیا کو کیون تج دیا؟ -

ہا ہا ہمکو معلوم ہو گیا ہر ایک چیز کی ذاتی خوبیون کے یہ کرشمے تھے جنہون نے نادیدہ آپ کے دل مین ایک قسم کی الفت و محبت پیدا کر دی اور اوسی محبت نے آپکے دل کا یہ حال کر دیا۔ پہولون کی خوشرنگیون - شمع کی تڑپتی ہوئی شعاعون - حسینونکی پیاری صورتون - اچہون کی اچہائیون - جنت کی تعریفون اور خدا کی بے انتہا قدرتون نے ہر منصف مزاج شخص کے دل مین ایک قسم کی محبت پیدا کر دی ہے -

انگلستان کا مشہور فصیح البیان شاعر شیکسپیر کہتا ہے کہ محبت آنکھون مین پیدا

ہوتی ہے اور دل مین پرورش پاتی ہے گویہ آنکھون کی تخصیص فضول سی ہے پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی مین جس کسیکے ذریعہ سے ہو کسی کی کوئی ادا بہا جائے وہ دل مین ضرور محبت کا بیج بو آتی ہے۔ انسان تو انسان حیوانون مین بہی یہ محبت کا مادہ ہوتا ہے جسکی شہادت ان چڑیون کی محبت آمیز حرکتین دیتی ہین جو عالم ہوا مین آزادانہ زندگی بسر کرنے کی عادی ہوتی ہین اور محبت کی وجہ سے آہنی پنجرون مین بند کریجاتی ہین یادہ درندے جو جنگلون مین عموماً آدمیون کا ہی شکار کرتے ہین جب ان سے انکی بیدست و پائی کی حالت مین محبت کیجاتی ہے تو پہر انکے حرکات سکنات اس امر کی اچھی طرح خبر دیتے ہین کہ انمین بہی محبت کا مادہ ضرور ہے۔

جب کوئی اپنے حرکات سکنات کنایہ اشارتاً یا یون ہی اپنی اپنی محبت بہری نظر سے اپنی دلی محبت کا کسیکو ثبوت دیتا ہے تب ممکن ہی نہین کہ وہ جادو بہرا تیر تو اوس دل سے اوٹہکر دوسرے کے دل پر نہ پڑے اور بغیر اثر کئے رہے۔ آئے آپ محبت کے اس علمی مسئلہ کو ہم ذرا تفصیل کے ساتھ سمجہائین۔

دیکہیے گرمی کا موسم آخر ہو چلا ہے برسات کی رُت آگئی ہے اور دہوپ کی وہ گرمی جسنے زمین کے سات طبقون تک سا تپ رکہا تہی اب مادر گیتی کی چہاتی سے بخارات بن نکلکر دہوان دہار آہ دل کی طرح نکل رہی ہے۔ تنہا نہین - بلکہ زمین کی اور رطوبات کو بہی اپنے ساتھ لئے۔ اور خالی نکل ہی نہین رہی ہے بلکہ کچہہ دور اوپر جاکر کرۂ زمہریر کی سردی سے غلیظ ابر کے ٹکڑے بنجاتی ہے جو نیلے آسمان پہ ادہر سے اودہر اودہر سے ادہر آتے جاتے نظر آتے ہین - مانسون (برسات کی ہوا) ہی بمبئی - کلکتہ تک آگیا ہے دہوپ کبہی کسی شوخ دیدہ کی نگاہ کی طرح آدہ دبنکر نکل آتی ہے اور کبہی آفتاب کسی شرمانیوالے ماہرو کی طرح ابر کے ملگجے دوپٹہ کے آنچل سے اپنا پیارا پیارا چہرہ چہپا لیتا ہے - کسیوقت ہوا کسی شوخ چنچل حسین کی طرح تیزی کے ساتھ چلنے لگتی ہے اور کبہی ایک روٹہ جانیوالے معشوق کیطرح منہ موٹا کر کچہہ ایسی بیٹہہ رہتی ہے کہ الٰہی توبہ - بلا کی امس پیدا ہو جاتی ہے - پسینہ ہر بن مو سے نکل آتا ہے اور دم سینے مین خفا ہونے لگتا ہے۔

وہ دیکہو بہورا بہورا بادل کسی مست شرابی کیطرح اوٹہا اور جہومتا ہوا چلا - ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا چلنے لگی اور درختون کی پتلی پتلی شاخین اور گرد آلود پتیان وجد مین جہومنے لگین -

بادل کی گرج اور بجلی کی چمک شروع ہوگئی - اب دوپہر ڈھل گئی ہے - ننھی ننھی بوندیاں پڑ رہی ہین اور ہمارے ناول کی جان سرور جان اپنے مکان کے برآمدہ مین ایک پلنگ پر آنکھین بند کئے پڑی ہے اور دل ہی دل مین اسطرح باتین ہو رہی ہین "تین روز سے کچھ عجیب بات ہے - میری طبیعت کچھ سست سست رہتی ہے اور روز بروز اضمحلال بڑھتا جاتا ہے - نہین معلوم کچھ بیمار ہون یا کیا! حال نہین کھلتا پڑھنے لکھنے مین بھی جی نہین لگتا - ہنسنا بولنا اچھا نہین معلوم ہوتا (ایک جمہائی لیکر) اُفوہ کمبخت نیند بھی نہین آجاتی (آنکھین کھولکر) اہا بوندیان پڑ رہی ہین ذرا آنکھ لگ جاتی تو طبیعت ہلکی ہو جاتی" اور کروٹ بدل کر آنکھین بند کر لی جاتی ہین اور پھر اسی خیال سلسلہ مین اگر اسطرح کہتی ہے "وہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چٹکیون سے دلکو ملا ہے - ایسا تو کبھی نہ تھا اللہ میری طبیعت کو کیا ہو گیا ہے - مین نہ مانون کوئی نیا روگ مجکو ضرور لگا ہے" سرور جان اپنے دل سے اسی قسم کی باتین کر رہی تھی کہ اسکی ہمسن ایک لڑکی اسکے پلنگ کے پاس آکر کھڑی ہوتی ہے اور اسکا شانہ ہلا کر اسطرح کہتی ہے "سرور جان! بہن سرور جان!! اے لو وہ ابھی تک پڑی سو رہی ہین - پڑھنے بھی چلو گی کہ نہین - حافظ جی مسجد سے نماز پڑھکر اب کوئی دم مین آیا ہی چاہتے ہین"

سرور جان (آنکھین کھولکر پست آواز مین) کون سوتا ہے! ابھی تو میری آنکھ تک نہین جھپکی"

وہی لڑکی "واہ بہن واہ - مین تو دیر سے آپ کو یہان آرام کرتے دیکھ رہی ہون"

سرور جان "تو کیا یہ بھی کوئی ضروری بات ہے کہ جو لیٹا ہو سوتا ہی ہو کتنی سٹرن ہو بہن" اور پھر دوپٹہ کے آنچل سے مُنہ چھپا لیا -

وہی لڑکی - (ہاتھ پکڑ کر) اچھا مین سٹرن سہی - اب آپ اُٹھین گی بھی کہ نہین اوٹھکر بیٹھیے اور پڑھنے چلیے"

سرور جان "دیکھو محمدی بیگم! تم مانتی نہین ہو - مین خالہ جان سے کہدونگی مجکو پڑا رہنے دو - میری نیند اُچٹ جائے گی"

اِس آنے والی لڑکی کا نام غالباً محمدی بیگم ہے اور قرینے سے ایسا معلوم ہوتا ہم

کہ ہمسنی نے اِن دونون کو آپس مین کسی قدر بے تکلف بہی کر دیا ہے اور عجب نہین
جو یہ لڑکی جسکا سن سرور جان سے کسی قدر زائد ہوگا اسی مکان مین رہتی بہی ہو۔
اسکی وضع اسکا لباس بتارہا ہے کہ جسطرح یہ صورت شکل حسن اور جمال مین سرور جان سے
کوئی مناسبت نہین رکہتی ہے اسیطرح مرتبہ مین بہی سرور جان سے بہت گری ہوی ہے۔
اسکے اصرار اور اُٹھانے سے سرور جان چین بابر دہونے لگی تو یہ ہنسکر اسطرح کہنے لگی "وہ
معاذ اللہ بہن تمہاری بہی غضب کی نیند ہے اور کہتی کیا ہین کہ ابہی آنکہہ نہین لگی۔ ذرا ئے
اَب پڑہنے چلیے حافظ جی آئے ہونگے"
سرور جان "آئے وہ۔ مین کہتی ہون کہ تم جاکر پڑہتی کیون نہین ہو۔ واہ اچہی
بہین میرے پیچہے ہی پڑ گئین۔ مین ابہی نہین جاؤنگی۔ کہدیا کہ میری طبیعت اچہی نہین
وہ کسی طرح مانتی ہی نہین۔ واہ"
اسقدر کہنے کے بعد سرور جان اُٹھکر بیٹھہ تو گئی مگر چپ چپ تہی۔ جمہائیان اسکے
چہیڑنے کیلیے بار بار اسکے منہ تک آتی ہین۔ سر کے پریشان بالون کی دو ایک لٹین
بل کہاتی ہوئی منہ کے سامنے پڑی ہین اور یہ بہت بنی بیٹہی ہے۔
اسکے اس بے محل سکوت کو دیکہکر اسکی ہمسن لڑکی محمدی بیگم اسطرح کہنے لگی "کیون بہن
آج آپ سست کیسی ہین۔ مزاج کیسا ہے!"
سرور جان "ہان اچہی ہون طبیعت ذرا سست ہے"
محمدی بیگم "(تعجب کے لہجے مین) یہ کیون۔ آخر وجہ؟"
سرور جان "وہ نہ معلوم کیا ہے۔ مجکو خود ہی نہین معلوم!"
محمدی بیگم "(گہبراہٹ کے لہجے مین) تو مین جاتی ہون بیگم صاحب سے
خبر کرتی ہون"
سرور جان۔ (محمدی بیگم کا ہاتھ پکڑکر) نہین نہین۔ ان سے نہ کہنا وہ کہینگی "واہ
یہ پہیر کیسی۔ یہ کرو وہ کرو۔ خود بہی پریشان ہونگی اور مجکو بہی پریشان کردینگی"
محمدی بیگم "پہر بات کیا ہے۔ بتاتی کیون نہین ہو"
سرور جان "ہائے اللہ کہہ تو دیا کہ ہمکو نہین معلوم۔ وہ پوچہے ہی جاتی ہے
پوچہے ہی جاتی ہے"

محمدی بیگم "میں نمانوں کچھ دال میں کالا ضرور ہے میں اب سمجھ گئی۔ تم لاکھ چھپاؤ مگر اپنی صورت کو کیا کرو گی۔ وہ تو چہرہ پکار رہا ہے۔ میں تو تین چار روز سے کھٹکی ہوئی تھی۔ نہیں تین چار روز سے کیوں! بس اُسیدن سے جسدن سے اون میر صاحب کو غش آیا تھا۔ اسیوقت سے تمہارا یہ حال ہے"۔

سرورجان "(تعجب کے لہجے میں) کون میر صاحب! میں نہیں سمجھی"۔

محمدی بیگم "(طنزیہ لہجے میں) اے وہی میر صاحب جنکے لئے گھبرائی ہوئی آپ اندر پنکھا اور گلاب لیے آئی تھیں اور کھڑی ہوئی پنکھا جھل رہی تھیں (ہاتھ ہلاکر) یوں یوں سمجھیں؟"۔

سرورجان (محمدی بیگم کی ران میں چٹکی لیکر) چپ چپ (تیوری بدلکر) محمدی بیگم دیکھو ہوش کی باتیں کرو۔ سٹرن ہو جاؤ۔ واہ اچھی ہنسی نکالی ہے"۔

محمدی بیگم (آہستہ سے) پھر کچھ جھوٹ کہتی ہوں۔ اسمیں چھپانے کی کونسی بات ہے کیا ایسا ہے نہیں؟! (اپنے دل میں) میں نے تو مذاق ہی میں کہا تھا مگر اب میں دیکھتی ہوں کہ شاید کچھ اسکی اصلیت بھی ہے۔ دیکھو ابھی حال کہا جاتا ہے (سرورجان سے) مجھسے چھپاتی تھیں۔ کیوں!"۔

سرورجان "تم نہیں مانو گی۔ دیکھو محمدی بیگم تم مجھکو زیادہ چھیڑو گی تو میں انسے جا کہدونگی (اپنے دل میں) مگر یہ تو سچ کہتی ہے۔ ہے اُسیدن سے میرا یہ حال۔ مگر یہ کیسی بات!" اور سوچ میں آجاتی ہے اور محمدی بیگم اسکو اسطرح خاموش دیکھکر کہتی ہے "وا اے ہے تو آپ کیوں تکلیف کرینگی۔ میں ابھی خود ہی اماں جان سے کہے آتی ہوں" اور اسقدر کہکر اسنے اُٹھنے کا ارادہ کیا۔

سرورجان "(ہاتھ پکڑ کر) ہائے اللہ میں کہتی ہوں محمدی بیگم آج تمکو یہ کیا ہو گیا ہے!"۔

محمدی بیگم (اپنے دل میں) اب تو کچھ نہ کچھ ہے ضرور دال میں کالا (سرورجان سے) ہو گیا۔ بس محبت ہو گئی ہے۔ عشق ہو گیا ہے اور کیا ہو گیا ہے۔ اتفاق کی بات ہے۔ اُسدن میر صاحب کا آنا کیا تھا ایک بلا کا آنا تھا"۔

سرورجان (محمدی بیگم کی لات دبا کر) اری کمبخت آہستہ آہستہ زبان منہ نکلی

کوئی سن لیگا تو پہر کیا ہو گا!"

محمدی بیگم (اپنے دل مین) بس بس معلوم ہو گیا۔ مین نے تو ہنسی سے کہا تہا اور بات نکلی صحیح۔ اَب کچھ شک نہین رہا (سرور جان سے) پانی برس رہا ہے بہلا ایسی حالت مین اتنی دور کی آواز کون سن سکتا ہے! (مسکراکر) اور اگر سن بہی لیگا تو آپ کو کس بات کا غم؟ باتین تو میری ہین"

سرور جان (چٹکی لیکر) ہان مین جانتی ہون یہ تم مجکو کہتی ہو مگر خدا کی قسم جہوٹ (سر ہلاکر) اونہون یہ بات ایک ہی نہین"

محمدی بیگم "خدا جانے جب انکو غش آیا تہا تو کس کا چہرہ فق فق ہونے لگا تہا کون گہبرایا ہوا پہر رہا تہا۔ پنکہا کون جہلتا تہا"

سرور جان "تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ آدمی کو تکلیف و پریشانی مین دیکہکر دوسرا آدمی پریشان ہو ہی جاتا ہے۔ اور وہ آدمی ہی کیا جو کسیکے درد دکہہ کا شریک نہو۔ اگر کوئی بیچارہ غریب الوطن سید میرے دروازے پر آکر بیہوش ہو گیا مین نے اسکی خدمت اور تیمارداری کردی تو اس مین بہی کچھ عیب لگ گیا۔ اور کچھ مین ایک تنہا تو تہی نہین۔ ابا جان تہے۔ امانت خان تہے۔ صوبیدار صاحب تہے۔ ان کی بیبی شگفتہ جان تہین اور شاید تم بہی تہین۔ اگر عیب لگے گا تو تم پر مجہپر اور سب پر (انگلیان نچاکر) کیا تم اوسوقت دولہی دولہی نہین پہرتی تہین"

جسوقت یہ جملہ سرور جان کی زبان سے نکلا تہا اسوقت اسکے ہونٹون پر مسکراہٹ پیدا ہو گئی تہی اور صاف چمکدار دانتون کی سفیدی پر سرخ سرخ چہرے کا عکس گرکر بغیر پان کہائے ہوئے منہ پر بعینہ پان کی سرخی کا دہوکا دے گیا تہا۔

محمدی بیگم (قہقہا لگاکر) واہ بہن اچہا عوض لیا۔ چلو آپ کا جی تو خوش ہو گیا ہونٹون پہ ہنسی تو آگئی۔ اب بہی پڑہنے چلوگی کہ نہین"

سرور جان "نہین بہن مین سچ کہتی ہون۔ میری طبیعت اسوقت بیطرح گہبراتی ہے تم جاکر پڑہو جب میری طبیعت ذرا ٹہرے گی تو مین خود آؤنگی (کچھ سوچکر) مین جانتی ہون تم لوگون سے علحدہ ہونے اور اس مکان کے چہوٹنے کا مجکو رنج ہے اور کچھ نہین"

محمدی بیگم "ہان یہ تو بڑا غضب ہوگیا۔ چھو بیادنی صاحبہ کی شکر رنجی نے خدا کی قسم ستم ہی ڈہایا اور مفت مین۔ کوئی بات ہی نہین۔ تو سچ مچ اب آپ چلی جاینگی؟"

سرور جان "ہان اب اسمین شک ہی کیا ہے! امانجان نے لالہ میان افغان کا مکان تو خرید کر لیا ہے۔ اب یقین ہے کہ آجکل مین ہوسکتا ہے چلا جانا ہو محمدی بیگم بہن! کبھی کبھی ملتی رہنا" اور یہ کہتے ہی کہتے آنکھون مین آنسو بہر لائی ۔

محمدی بیگم "اے ہے تو آپ اسکا اسقدر غم ہی کیون کرتی ہین۔ میرے مکان سے آپ کا نیا مکان ایسا دور ہی کیا ہوگا۔ مین اکثر آتی جاتی رہونگی لیجیے وہ رونے ہی لگین! بس روئیے نہین۔ ایک تو دشمنونکی طبیعت اچھی نہین خدانخواستہ اور سر مین درد ہونے لگیگا"

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب رنج و غم سے کوئی بہرا بیٹھا ہوتا ہے تو بہر زرا چھیڑنے ہی کی دیر ہوتی ہے سرور جان گو ابہی اپنے دل کے چور سے واقف نہ تہی اسکو یہ نہین معلوم تہا کہ اسکی طبیعت کیون مغموم ہے اور نہ ابہی اسکو دنیا کی کسی بات کی خبر تہی مگر ہان اب اسکے دل مین رہ رہکر کچہہ ٹیس سی اوٹہتی تہی۔ کشمکش پیدا ہو چلی تہی اور غم کا ابر اسکے دل کے صاف مطلع پر چہایا ہوا تہا۔ اسوقت اتفاق سے باتون باتون مین جو اس مکان کے چہوٹنے کا ذکر آگیا تو طفلانِ اشک نے اسکو بہولا بہالا پاکر اور بہی ہاتہہ پانون نکالے مچل مچلکر اسکے بہول سے رخسارون پر بہنے لگے اور محمدی بیگم دلدہی اور تسلی کے ساتہہ خود بہی رونے لگی۔ اتفاق سے اسوقت سرور جان کی مان بہی اسطرف آنکلین اور سرور جان کو روتے دیکہکر تعجب کے لہجہ مین کہنے لگین "بیٹا سرور جان! یہ رونا کیسا کیا ہوا؟ کیا محمدی بیگم تو نے اسکو کچہہ کہا! (محمدی بیگم کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے دیکہکر) اے لو وہ بہی تو بیٹھی رو رہی ہے"

سرور جان نے اپنی مان کو آتے دیکہکر پہلے تو جلدی سے بہے ہوئے آنسو پونچہہ ڈالے اور جس قدر آنکہون مین تھے اونکو سہم کر پینا چاہا۔ مگر اُمڈے ہوئے آنسو نہ رُکنا تہے نہ رکے مگر ہان اس جذب و ضبط سے یہ ہوگیا کہ بچاری کی سسکی بندہگئی اب گہر کی اور عورتین بہی یہان جمع ہوگئین تہین۔ رہ رہ کر سرور جان سے اس رونے کی وجہ پوچہی جاتی تہی مگر سسکیون کا مارا اسکو بات کرنے کی اجازت نہین دیتا تہا سرور جان کی مان اور عورتون کا انتشار بڑہتا جاتا تہا۔

بالآخر محمدی بیگم سے جب بہت پوچھا گیا تو وہ اسطرح کہنے لگی "کچھ نہین حوالدار صاحب نے نیا مکان رہنے کے لئے لیا ہے اسیکا ذکر اسوقت بیٹھی کر رہی تہین - یہان سے جانے کا بہت رنج ہے - مجھسے کہنے لگین کہ محمدی بیگم کبھی کبھی ملتی رہنا اور اسقدر کہنے کے بعد زار قطار رونے لگین - میرے بہی آنسو نکل آئے"

سرور جان کی والدہ "شاباش بیٹی شاباش! خدا تمکو ہوش دے اور تو کیا کہون - میرا تو کلیجہ ہی ہل گیا تہا - توبہ بھلا یہ بہی کوئی رونے کی بات تہی اور وہ بہی اسطرح!"

ایک دوسری عورت "ماشاء اللہ دونون مین محبت ہو نا بیٹی! تو اسکا غم ہی کیا - تمہارا جی وہان جانے کو نہین چاہتا ہے تو تم نہین رہو - اور نہین تو محمدی بیگم کیا وہان آجا نہین سکتی ہے - جسطرح یہان آتی ہے اسطرح وہان بہی آئیگی کچھ دور ہے"

جسطرح پانی کا ایک چھینٹا پڑ جانے سے ابر آب جمٹ گیا تہا اور آسمان کا نیلا نیلا رنگ عشاق کے چوٹ کہائے ہوئے دل کیطرح نکل آیا تھا اسیطرح اس رونے دہونے سے سرور جان کا ابر غم بہی کچھ کچھ ہلکا ہو گیا تھا اور اسکا سینہ کسیقدر بخارات کے نکلجانے سے کچھ کچھ ہلکا ہو گیا تھا - سب عورتین اپنی اپنی راہ چلی گئی تہین اور سرور جان بہی مُنہ ہاتہ دہو کر جبراً قہراً محمدی بیگم کے ساتھ مکتب خانہ مین گئی - یہ وہی مکتب خانہ ہے جسکو آپ نے اس سے بیشتر اوسوقت دیکہا تھا جب میر صاحب حوالدار صاحب سے ملنے گئے تھے اور غش آیا تھا -

یہان دو چار لڑکیان بیٹھی ہین اور ایک مرد بزرگ بیٹھے پڑھا رہے ہین - انکا سن شریف ایکسو دس برس تک پہونچ گیا ہے - سارے تن بدن کے بالون نے سپید ہو کر سر سے پاؤن تک انکو نور کا پتلا بنا دیا ہے - پنجاب کی طرف کے رہنے والے ہین حافظ امام الدین خان نام ہے اور اس سن و سال پر بہی ماشاء اللہ بصارت ایسی قوی کہ عینک نہین لگاتے اور دماغی و جسمانی قوت ایسی صحیح کہ چوبیس گھنٹے مین کلام مجید ختم - آواز مین مطلق ضعف نہین معلوم ہوتا اور خیر سے پیٹھہ اب تک نہین جھکی سرور جان جبراً قہراً یہان آئی تو سہی اور بہ نسبت سابق کے اب کسیقدر اسکی طبیعت بہی سنبھلی ہوئی تہی مگر پہر بہی اسکا یہ حال تھا کہ لکہتے لکہتے قلم رک جاتا ہے پڑہتے پڑہتے چپ ہو جاتی ہے اور رہ رہکر اسطرح اپنے دل سے باتین ہوتی ہین -

آخر یہ مجکو ہو کیا گیا ہے - طبیعت کسیطرح قابو مین نہین آتی کلیجہ اُچہل رہا ہے
تو دل بیٹہا جاتا ہے (تہوڑی دیر پڑہتے پڑہتے) اور ہان محمدی بیگم سچ کہتی تہی
شاید اوسیدن سے میری طبیعت بگڑی ہے جسدن میر صاحب کو غش آیا تہا -
اوس دن سے کیا بلکہ اوسیوقت سے - آخر یہ کیون؟" یہانپر اسکا خیال ہوچکر
کچہہ بیطرح جہجکا - دم بہر کے لئے خیالات کی آمد و شد دماغ کی گذرگاہون مین رُک
گئی اور پہر چند ہی منٹ کے بعد وہ اسطرح اپنے دل سے کہنے لگی "اس شخص نے
کیا اچہی صورت پائی ہے - بہت ہی بہولی - رنگ کیسا شہابی شہابی ہے گویا ٹپکا ہی
پڑتا ہے - اعضا کیسے سڈول ہین اور چہرہ کیسا پیارا ہے - ہاے سب
ہمجولیان پڑہ رہی ہین اور مین چپ بیٹہی ہون - حافظ جی کہین دیکہہ نہ لین (بلند
آواز سے) بسم اللہ - الرحما - ن الرحیم - اون اون لہ خاموش ہوکر اپنے
دل مین) بہئی اس صورت شکل کا آدمی تو مین نے کبہی دیکہا نہ سنا نہین معلوم یہ بیہوشی کیون تہا
سرور جان اپنے دل سے اس قسم کی باتین کرہی رہی تہی کہ حافظ جی نے خفا ہوکر
کہا "سرور جان تو یہ بیٹہی کیا کرتی ہے؟ - پڑہتی نہین" اور سرور جان چونک کر
اپنا سبق پڑہنے لگتی ہے - دو تین منٹ ہی ابہی نہ پڑہا ہوگا کہ پہر کسی آنے والے
خیال نے آکر اسکی بلند آواز مین ایک قسم کی تدریجی پستی پیدا کردی یہانتک کہ
آواز پست ہوتے ہوتے بالکل رُک گئی اور پہر دلی اور دماغی قوتون سے باتین
اسطرح چہڑ گئین "کہین ایسی محمدی بیگم کا کہنا تو صحیح نہین ہوا جاتا ہے! آخر یہ رہ رہکر
اس شخص کا خیال مجکو کیون آتا ہے - مگر اسمین بہی کوئی شک نہین کہ صورت بہی بہت
ہی پیاری اسنے پائی ہے اور لوگون کی آنکہہ بچا بچا کر مجکو کسی کسیوقت کس
محبت کی نظر سے دیکہہ لیتا تہا کہ معاذ اللہ" اور اس موقع پر اسکی قدرتی حیا
دوڑکر اسکے مُنہ پر ہاتہہ رکہدیتی ہے اور یہ آنکہین جہکا کر چپ رہجاتی ہے -
خیالات مٹانے کے لئے پڑہنے لگتی ہے اور دم بہر کے بعد پہر اپنے دل سے
کہتی ہے "آخر یہ اسکو غش کیون آیا تہا - اسکی کیا وجہ! (تہوڑے سکوت کے
بعد) کہین میری صورت دیکہکر...." اور پہر اسکی نیچرل حیا زور سے ایک چٹکی
لیکر اسکو خاموش کردیتی ہے - لیکن پہر بہی اسکے خیالات کے لگاتار سلسلے نے

اسکے دل و دماغ کا دامن چھوڑا اور اس طرح اپنے دل سے کہنے لگی " مگر اُسدن تو کوئی کہتا تھا کہ انکو یہ عارضہ ہے - اکثر بیہوش ہو جاتے ہین - معلوم نہین اب بیچارے کا کیا حال ہے (جھک کر محمدی بیگم کے کان مین) بہن کچھ معلوم ہوا جو شخص اُسدن ہمارے ہان بیہوش ہو گیا تھا اب وہ کیسا ہے؟ "

محمدی بیگم (آہستہ سے) مجکو کیا خبر ! کہئیے تو کسیکو خبر کے لیے اُنکے پاس بھیجدون (اپنے دل سے) بلا ری بلا - اور مجھسے چھپا - اتو یقینی بات ہے "

اور محمدی بیگم کا وہ طنزیہ جواب سنکر سرور جان مُنہ تھوتھا کر چپ رہجاتی ہے پیشانی پر بل پڑ جاتے ہین اور یہ کہکر " بہی یہ تو عجیب لڑکی ہے " اسطرف سے منہ پھیر لیا جاتا ہے اور خاموش ہو کر اپنی کتاب دیکھی جاتی ہے -

محمدی بیگم تھوڑی دیر تک تو اسکے اور کچھ کہنے سننے کا انتظار کرتی رہی لیکن جب اس حالت مین بہی چند منٹ گزر جاتے ہین تو وہ آہستہ سے اسکو گدگدا کر اسطرح کہتی ہے " کیا خفا ہو گئین "

سرور جان - (چین بابرو ہو کر) مجھسے نہ بولو - مجکو یہ باتین نہین بہاتین "

محمدی بیگم " لے خفا نہو جیے مین نے تو ہنسی سے کہا تھا - آپ کے چھیڑنے کے لئے مگر دراصل مین نے پہر انکا کوئی حال نہین سُنا - غالباً اچھے ہونگے "

سرور جان (محمدی بیگم کی ران دبا کر) اری چپکے چپکے - کوئی سُن لے گا ! (اپنے دل مین) خدا کرے وہ اچھے ہون "

پہر حافظ جی کی خفگی ہوئی اور تھوڑی دیر کے لئے بیچاری کو اپنے اون خیالات سے زبردستی دامن چھڑا کر اپنے پڑہنے کی طرف متوجہ ہونا پڑا سبق پڑہنے مین جسقدر وقت صرف ہوا اسقدر دیر تک تو حافظ جی کے خوف کی وجہ سے اسکے دماغ کو خیالات کی دوڑ دہوپ سے سکون رہا لیکن سبق پڑہنے کے بعد پہر وہی آموختہ شروع ہو گیا جسکا سبق ازل سے حسن کی عالی بارگاہ مین بیٹھکر حضرت عشق نے دیا تھا -

آپ سمجھے یہ کیا بات تھی ؟ وہی جسکو عنوان باب مین دیکھا تھا - حسن اپنی لگاوٹین کر رہا تھا اور محبت اپنا نقشہ جما رہی تھی - مگر آہ کس دل پر جو بالکل بھولا بھالا تھا - جسپر پہلے پہل یہ نئی افتاد پڑی تھی کیسی محبت بھری نظر اپنے کرشمے دکھا رہی تھی کہ دیکھو محبت کی آنکھ اور پیار کی نظر مین خدا نے کیسی قوت رکھی ہے -

اُسپر تھوڑا دن باقی رہ گیا تہا - سایہ سرور جان کی دلی وحشت کی طرح بڑہتا چلا جاتا ہی اور دہوپ اسکی اس فارغ البالی کی طرح جو اسکے سن نے فیاضی کے ساتھہ عطا کی تہی بہاگتی چلی جاتی تہی - حافظ صاحب تو چہٹی دے کر اپنے حجرے تشریف لے گئے اور سرور جان دونوں ہاتہوں سے اپنی کتابیں اور کتابوں سے اپنے بیقرار دل کو دبائے ہوئے اندر آئی -

جسقدر وقت ادہر ادہر کی باتوں مین کٹ گیا وہ کچھہ اچہا گذرا مگر جب وہ فارغ ہوکر رات مین اپنے پلنگ پر پڑی تو پہر اسکی دلی وحشت نے ہاتہہ پاؤن پہیلائے طبیعت بطرح گہبرائی - غبار سا سینہ مین اُٹھنے لگا اور ٹہنڈی ٹہنڈی سانسین لے کر اسطرح اپنے دل سے کہنے لگی "نہین معلوم مجکو کیا ہو گیا ہے - کہین وہی تو نہین ہوگیا جو محمدی بیگم کہتی تہی (خود ہی) نہین خدا نہ کرے - ایسی باتین زبان سے نہ نکالو - مگر مین نہ مانون مجکو آثار کچھہ اسیکے معلوم ہوتے ہین - یہ بار بار ایک ہی شخص کا خیال دل مین آنا کیا معنی! بیشک اُسیدن سے یہ میرا حال ہے - دو تین دن تک مجکو کچھہ ایسا محسوس نہین ہوا - طبیعت کچھہ افسردہ رہتی تہی - مین کہتی تہی یونہی ہوگی مگر اب تو کُل کہلا - نام کیا ہے بہلا سا نام ہے مین بہول گئی - (تہوڑے سکوت کے بعد) مین کہتی تہی کہ بیہوشی تو کوئی ہوا مگر دس روز اسقدر گہبرائی ہوئی کیون پہر رہی ہی - لیکن اب معلوم ہوا اسکی وجہ یہ تہی (کروٹ بدلکر) بہی اللہ بہت جی گہبراتا ہے - محمدی بیگم بہی اسوقت نہین - ورنہ اسی سے کچھہ دل بہل جاتا - وہ ضرور کہٹک گئی ہے - مگر نہین اب اس قسم کی باتین بہی اسکے سامنے کرنا اچہا نہین - بہت چہپانا چاہیئے"

یہ اپنے دل سے یہی باتین کر رہی تہی کہ کسی ماما نے آکر کہا "بیوی بیوی! صاحبزادی صاحب!! چلیے - خاصہ نوش فرمالیجیے - آپ کی امّی جان آپ کو یاد کر رہی ہین"

سرور جان "مین نہین کہاؤنگی - امّان جان سے کہدو مجکو اسوقت نیند آتی ہے"

وہی عورت "نہین صاحبزادی صاحب! چلیئے - بیگم صاحب خفا ہونگی"

سرور جان - (بگڑکر) نہین جاتے ہین - نہین جاتے - ایک مرتبہ کہدیا

کمبخت سمجھتی ہی نہین۔"

یہ عورت تو اپنا سا منہ لیے چپ چلی گئی مگر ابھی ایک منٹ بھی نگذرا ہوگا کہ اسکی والدہ صاحبہ آکر موجود ہوئین اور اسطرح کہنے لگی۔ سرور جان بیٹا! چلکر کھانا کھا لو۔ سو لینا۔ ابھی تو شام ہی ہے ساری رات پڑی ہے۔"

سرور جان "نہین امانجان آپ کھانا نوش فرمایئے۔ میری طبیعت آج کچھ سست ہے۔ جی نہین چاہتا۔"

سرور جان کی والدہ "کچھ نہین۔ مین جانتی ہون تجکو وہی بس یہان سے جانیکا غم ہے۔ اسیکا گھونٹوان ہے اور کچھ نہین (آہستہ سے) بیٹا! خیال تو کرو اپنے گھر مین رہنا اچھا ہے یا غیر کے گھر مین رہکر طعن طرفہ کی باتین سننا بہتر ہے۔ اور جب تمہارا یہان آنے کو جی چاہے چلی آنا۔"

ان کے اصرار سے سرور جہان اوٹھی اور با دل ناخواستہ دو چار لقمے تازہ غم کی طرح کہائے اور پہر پلنگ پر آکر لیٹ رہی۔ رہ رہکر وہی خیالات دل اور دماغ کو پریشان کرنے لگے۔ بیچینی ترقی کرنے لگی اور پہر یہ اسطرح اپنے دل مین کہنے لگی "

اللہ! کیا یہ خیال اب جان لیکر میرا پیچھا چھوڑے گا۔ مین کہتی ہون کہ اگر دو چار روز خدا نخواستہ میرا یہی حال رہا تو مین سڑن ہو جاؤنگی۔ اور میرا وہ راز جسکی تجکو بہی ابتک مطلق خبر نہ تہی میرے دل سے نکلکر سارے گھر مین مارا مارا پہرے گا۔ ہائے بڑا ستم ہو! اللہ مین کیا کرون گی (ٹھنڈی سانس لیکر) افوہ بہت جی گھبراتا ہے۔ مگر نہین سرور جہان تجکو بہت ضبط و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ مگر پہر کیا ہوگا۔ وہ صاحب پہر کبھی ادہر تشریف لائے ہی نہین۔ خدا جانے وہ بیچارہ کس حال مین ہو کہین پہر دورہ تو نہین ہو گیا۔ سرور جہان جب مین پنکھا جھل رہی تہی اسوقت کا انکا یہ کہنا یاد ہے کہ اب آپ کیون تکلیف کرتی ہین اور ہائے کس نظر سے اسدن تجکو دیکھا تھا۔ خدا کی قسم اسوقت تو مین پسینہ پسینہ ہو گئی (ہوشیار ہو کر) ابہی ہو گا ان باتون کو جانے بہی دو اب سو رہو (کروٹ بدلکر) اور مکتب خانہ مین سامنے ہی تو بیٹھی تہی کس پیار کی نظر سے مجکو دیکھ رہے تھے (خود بخود شرماکر) توبہ! مجکو بہی بس یہی باتین رکھی ہین۔ اچھا اب مین سو ہی رہون۔ رات بہی زیادہ آگئی ہے۔ سب سو گئے ہین۔ دیکھو کھٹیبن

کیسے خبر آئے لے رہی ہے (تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد۔) مین کیا کرون کمبخت نیند ہی نہین آتی دیکھیے اب وہ اوس نئے مکان مین بھی آتے ہین !"

سرو جان اپنے دل سے اسی قسم کی باتین کر رہی تھی کہ الٹ پلٹ ہونے کی متوالی نیند جھومتی ہوئی آئی اور اوسکی بڑی بڑی نشیلی آنکھون مین کچھ ایسی سماگئی کہ اسکی برگشتہ پلکین بے اختیار ہوکر نیچے جھکین اور وہ بیخود ہوکر سو گئی

ساتوان باب

ضبط

یہ اولجھہ پڑنے کی خو اچھی نہین

بے محابا گفتگو اچھی نہین

دن کے تقریباً دس بجا چاہتے ہین۔ کئی دن کے بعد آج جو آسمان ذرا کھلا ہے تو دھوپ نکلی بلکہ اوبلا کی نکلی ہے۔ نصف النہار کے خطوط کو دیکھکر آفتابی کرنون کی تیزی اور تیزی کے ساتھ ترقی بڑھ گئی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تین روز ابر کے پردہ مین چھپے رہنے کی کسر آفتاب کی چلبلی کرنین آج ہی نکال لینگی بس ٹھیک دوپہر کا مزہ آرہا ہے اور دھوپ ہر کہ کاٹے کھاتی ہے۔

موسیٰ خان صوبیدار کی بیوی اپنے خاص آرامگاہ مین تنہا بیٹھی ہوئی ہین اور اسطرح آپہی آپ اپنے دل سے باتین کر رہی ہین وہ بھی آجکل کا زمانہ بھی عجب زمانہ ہے کتنا ہی کوئی کسی سے سلوک کرے۔ محبت سے پیش آئے مگر کوئی کسی کا نہین ہوتا۔ سب اپنے اپنے مطلب کے آشنا۔ حوالدارنی کو دیکھیے کہ برسون اپنے گھر مین رکھا۔ آپ تکلیف اُٹھائی انکو آرام دیا۔ کسقدر خدمت کی۔ جا بجا ہزارون باتین انکی سنین مگر کبھی اوف نہیں کی اور اوسدن جو غصہ مین میری زبان سے ایک آدہ کلمہ ذرا سخت نکل گیا تو مجھسے بگڑین اور ایسی بگڑین کہ اتنے دنکی یاد زبان سے نہین بولین دعا سلام ترک۔ نیا مکان خرید لیا گیا۔ اور آج شاید تشریف لیجانیوالی ہین اچھا ہے جائین میری پاپوش کی نوک سے" اتنا کہ دوپٹہ بکر منہ پھیر لیا گیا تھا۔ چہرہ غصہ سے تمتمایا ہوا تھا جسپر کچھ حسرت اور افسوس کی نشانیان بھی پائی جاتی تہین اور بہ دم بہرتا

یہ باتین اپنے دل سے ہو رہی تہین کہ مجکو رہ رہکر حوالدار بہائی کا خیال آتا ہے کہ وہ بہی یہان سے اوٹھ جانے پر تیار ہو گئے - ہائے انکو یہ خیال بہی نہ آیا کہ انکے بڑے بہائی صاحب مجکو انکے بہروسہ پہ چہوڑ کہ فرخ آباد گئے تہے اور وہ مجکو اسطرح تنہا چہوڑتے ہین خیر میرا بہی خدا حافظ ہے - اور کوئی بات بہی ہو وہ تو رسی کا سانپ بنا لیا گیا - مگر اسمین بہی شک نہین کہ اوسدن مجہسے کسی قدر سخت کلامی ضرور ہوگئی - لیکن اونہون نے ایسی بات کہی کیون - مین جانتی ہون جس فکر مین مین ہون اسی فکر مین وہ حضرت بہی ہین مگر مجہسے وہ ہوشیار ضرور ہین - انہون نے ابتک اپنے ارادے کو ظاہر ہونے نہین دیا اور مین کمبخت ایسی سیدہی اور صاف دل کی کہ فوراً زبان سے کہہ بیٹہی - خیر اب تو مجہسے یہ بیوقوفی ہوگئی - ہوگئی اب کیا ہو سکتا ہے لیکن میر حسن علی دامادی کے لیئے مل گئے - تو مین سمجہون گی کہ شگفتہ جان بڑی ہی خوش قسمت تہی - اس حسن و جمال کے مرد کہین پیدا ہوتے ہین - خدا کی قسم بہت ہی بہولا لڑکا ہے پڑہا لکہا اور بڑی بات یہ کہ ابہی اسکی شادی بہی نہین ہوئی - بڑے خاندانی بڑے شریف ہین - مین سب حال دریافت کر چکی ہون - ایسے داماد کسکو نصیب ہوتے ہین! صوبیدار صاحب فرخ آباد سے آجائین تو مین اسکی کچہہ تدبیر کرون - مگر پشاور تو ایک خط عزیز اسد خان انکے نام بہیجدینا چاہیئے کہ انکے بہتیجے کے ساتہہ مجکو شگفتہ جان کی شادی منظور نہین - اور صوبیدار صاحب کو بہی اس امر سے مطلع کردون - محمد اکبر (انکے بہتیجے کا نام) اگر آجائے تو آج ہی مین وہ خط لکہا کر بہیجدون - لیکن ان میر صاحب کے راضی کرنے کی کیا صورت کیجائے - وہ سید ہین - دیکہیئے مانتے بہی ہین کہ نہین - اور بڑی مشکل تو یہ ہے کہ مین الٹا پیام نہین دیسکتی کسی طرح ایسا ہوتا کہ وہ خود ہی پیغام بہیجتے اگر کوئی غیر شخص انکے خیال کو اسطرف رجوع کرے تو اچہا - لیکن میرے خیال کے موافق حوالدارنی نے اپنی بیٹی کے لیئے کسی قسم کی تحریک وہان شروع کردی تو پہر بہت مشکل جائے گی -

یہانتک سمجہہ چہان سے کہون گی ایمان کی سردار جان کے مقابلہ مین شگفتہ جان کو کوئی پسند نہین کر سکتا - اور اتفاق سے وہ دونون کو اوسدن دیکہہ چکے ہین - (تہوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد) لیکن سردار جان کی بات چیت تو دروازہ ہی پر کہڑے کہڑے بیٹہے سے ہو رہی ہے تو غالباً میرا پہلا خیال غلط ہوگا - مگر ایسی حالت مین اوس دن کا میرا اون سے الجہنا سراسر بیوقوفی تہا - دیکہیئے انکے میان کیا کیا صوبیدار صاحب کو لکہتے ہین اور عجب نہین

جو لکھا یا ہو۔ صوبیدار صاحب کو میری زیادتی کی خبر ہوگی تو وہ مجھسے بہت ہی ناخوش ہونگے"
عالم خیال ہی میں یہ ابھی یہیں تک پہونچی ہیں کہ ایک ماما نے آکر گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہا "بیوی
بیوی یہ لیجیے وہ تو حوالدارنی صاحبہ کے ہان اسباب وغیرہ بندھ رہا ہے جانیکا انتظام ہو رہا ہے"

صوبیدارنی "پھر مین کیا کرون۔ مین نے تو اسی خیال سے کئی مرتبہ ان کو جانے سے روکا بھی سمجھایا بھی اب وہ نہین مانتین تو انکی خوشی۔ اب مین ہاتھ تو جوڑنے سے رہی"

وہی عورت "توبہ۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ نہین مانتین نہ مانے۔ مین نے تو حضور کو فقط اس خیال سے اطلاع کردی کہ شاید آپ کو خبر نہ ہو"

اسقدر کہنے کے بعد یہ عورت تو چلی جاتی ہے اور صوبیدارنی صاحبہ اپنے انھین خیالات مین پھر الجھہ جاتی ہین۔ خیر انکو اسی خیالی دنیا کی سیر مین مصروف چھوڑکر حوالدارنی کی کیفیت دیکھتے ہین۔ گو یہ اسباب وغیرہ کے رکھنے اور باندھنے مین کچھ ایسی مصروف ہین کہ انکے خیالات کا بجز اسکے اور کچھ پتہ ہی نہین چلسکتا کہ یہ اب اس گھر کے بالکل چھوڑنے کے لئے تیار ہین۔ آئیے حوالدار راز محمد خان سے ملین شاید انہین سے کوئی نئی بات معلوم ہو جائے۔

حوالدار صاحب ابھی کہین سے آئے ہین اور وردی اُتار کر ایک کرسی پر اسی دیوانخانہ مین بیٹھ گئے ہین جہان ہمارے میر صاحب کو غش آیا تھا۔ بشارت ایک دستی پنکہا ہاتھ مین لئے جھل رہا ہے۔ حقہ سامنے لگا ہے۔ اخبار ہاتھ مین ہے اور وہ رہ رہکر حقہ کا ایک ایک کش لیا جاتا ہے۔ مکتب خانہ سونا پڑا ہے۔ نہ حافظ جی ہین اور نہ کہین پڑھنے والیون کا پتہ ہے۔

حوالدار صاحب اسیطرح بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر فوجی قاعدہ سے سلام کیا اور یہ سلام لیکر اسطرح کہنے لگے "او ہو آئیے دفعدار صاحب۔ آئیے مزاج تو اچھا رہا؟"

وہی آنے والا شخص "حضور کے اقبال سے اچھا ہون اور آپکے جان و مال کو دعائین دیتا ہون۔ وردی میجر صاحب نے آپکو سلام دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تکلیف نہ ہو تو کسی وقت آپ ملین کچھ کہنا ہے" ابھی یہ جملہ تمام ہی نہین ہوا تھا کہ اندر سے نصیبن آئی اور کہا میان تشریف لے چلیے کھانا تیار ہے"

حوالدار صاحب (نصیبن سے) اچھا چلو آتے ہین (دفعدار سے مخاطب ہوکر) ہان دفعدار صاحب اچھا کہنا ہے آپکو کچھ معلوم ہے؟ (اپنے دل مین) غالباً اسی کے لئے کچھ کہنا چاہتے ہونگے یا شائد کوئی سرکاری بات ہو"

حوالدار صاحب (نصیبن سے) اچھا چلو آتے ہین (دفعدار سے مخاطب ہوکر) ہان دفعدار صاحب! کیا کہتا ہے آپ کو کچھ معلوم ہے؟ (اپنے دل مین) غالباً اسکے لیے کچھ کہنا چاہتے ہونگے یا شاید کوئی سرکاری بات ہو "

دفعدار " ہان شاید انکا یہ منشا ہے کہ اگر کسی وجہ سے ابھی آپ کا ارادہ شادی کرنیکا نہین ہے تو سو پچاس آدمی جمع ہوکر ابھی منگنی ہو جائے - پھر عقد ہوتا رہے گا "

حوالدار صاحب - (اپنے دل مین) نکلی نا وہی بات! کیا مشکل پڑی (اسی شخص سے مخاطب ہوکر) خان محمد خان صاحب! اونہہ! ابھی ایسی جلدی کیا پڑگئی ہے دونون کا ابھی سن ہی کیا ہے - دیکھا جائے گا مین نے اسکا تذکرہ ابھی اندر بیگم صاحب سے بھی نہین کیا ہے - معلوم نہین کہ وہ اس نسبت کو منظور بھی کرینگی یا نہین -

وردی میجر صاحب نے یون ہی باتون باتون مین ایک مرتبہ مجھسے اسکا تذکرہ ضرور کیا تھا اور ہنسی ہنسی مین مین نے اچھا اچھا بھی کردیا تھا مگر عورتون کے جھگڑے ان معاملات مین جسقدر ہوتے ہین آپ جانتے ہین "

دفعدار " ہان ہان بجا ہے آپ صحیح فرماتے ہین - بیشک یہ معاملات بہت سوچ سمجھکر کیے جاتے ہین - بہتر ہے تو مین جاکر یہی کہدون گا " نصیبن پھر آکر موجود ہو گئی - اور حوالدار صاحب اسکو جھڑک کر اسطرح کہنے لگے " جا ابھی نہین آئینگے (دفعدار سے) ہان وردی میجر صاحب سے آپ میرا سلام عرض کردیجیے گا اور کہیے گا کہ اندر اس معاملہ مین مشورہ کرون پھر جیسا مناسب ہوگا عرض کرون گا - ابھی ایسی جلدی کیا ہے "

اسقدر باتون کے بعد دفعدار صاحب تو یہان سے اٹھکر چلے جاتے ہین اور حوالدار صاحب اپنے دل سے مخاطب ہوکر اسطرح باتین کرنے لگتے ہین " کیا مشکل مین پڑا ہون وہان تو جلدی اور یہان بیگم صاحب اس نسبت پر راضی ہوتی معلوم نہین ہوتین - ابھی کل بھی اسکا تذکرہ آیا تھا - مجھ سے ضرور غلطی ہوگئی - پہلے مجکو انکا منشا دریافت کرلینا چاہیے تھا اسکے بعد وردی میجر صاحب سے اس معاملہ مین ہان نہین کا موقع تھا - زبان دلکے نہانخانہ یا اندرونی طلسم کی ایک کنجی ہے بغیر دل و دماغ کے مشورہ کے اسکو ہرگز حرکت دینا نہین چاہیے - انسان اپنے دلی راز اور خیالون مین اپنی ضرورت اور مصلحتون کے اعتبار سے تبدیلی کرسکتا ہے مگر کوئی بات زبان سے نکلنے کے بعد

پہر اسمین کسی طرح کی تبدیلی کرنے کا اختیار باقی نہین رہتا اور جو کہنے کے بعد ایسا کرتا ہو اُنکے قول اور فعل پر کوئی فرد بشر اعتبار نہین کر سکتا - اور بڑی مشکل کی یہ بات ہے کہ عزیز اللہ خان وردی میجر ہین اگر ہم اپنے قول سے پہرا تو اُنکے خلاف مزاج بہت بہت ہوگا اور ایک ضدی مزاج آدمی کے خلاف طبع کوئی امر ہونا اچھا نہین - اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ واقعی بہت صحیح ہے پہر اَب اسکا چارہ کار کیا ہے - کوئی بات ذہن مین نہین آتی "

یہ اپنے اُلجھے ہوئے خیالات مین اسیطرح حیران و پریشان بیٹھے تھے کہ اندر سے کہانا کہانے کا تقاضا آیا اور یہ ان خیالون کو اسی طرح اُلجھا چھوڑ کر کہانا کہانے کے لیے اندر چلے گئے - اور کہانا کہانے سے فارغ ہوکر قیلولہ کے لئے پلنگ پر گئے - اب آفتاب نصف النہار کے خط کے سامنے آگیا ہے - ٹہیک دوپہر ہے اور حوالدار صاحب اپنے آرامگاہ مین چپ پڑے ہین - پلنگ کے قریب ایک کرسی لگی ہے جسپر اُنکی بیگم صاحب آکر بیٹھہ گئین - اور اُنکو کچھ منتشر دیکھکر کہنے لگین "کیون خیر ہے - آج آپ چپ چپ کیسے ہین - کہانے مین بہی دیر ہوگئی - مزاج اچھا ہے ؟"

حوالدار صاحب "ہان خدا کا شکر ہے اچھا ہون " اور پہر خاموش ہوکر اسی سناٹے مین آجاتے ہین جس مین اس سے پیشتر مبتلا تھے - اور اُنکی بیگم صاحب نے اُنکی خاموشی کی کیفیت دیکھتے دیکھتے تہوڑی دیر کے بعد اس خیال سے کہ اسوقت میرا یہان کا بیٹھنا اُنکی نیند کا مخل ہوگا یہان سے جانے کا قصد کیا اور حوالدار صاحب اُنکو جاتے دیکھکر کہنے لگے "کیون بیٹھتی کیون نہین ہو "

بیگم صاحب "نہین اُٹھ آپ سو رہیے - آج کہانے مین اسقدر دیر کیون کر دی "

حوالدار صاحب "ایجی کیا کرون اسوقت وردی میجر صاحب کے بہائی جان محمد خان دفعدار آئے تھے اُنکی باتون مین عرصہ ہوگیا اور پہر اُن باتون کی اُدھیڑبن نے عرصہ تک میرے دماغ کو پریشان رکہا - شاید آج نیند بہی نہ آسکے "

بیگم صاحب - کیون خیر ہے - کیا کہتے تھے ؟"

حوالدار صاحب "وہ کہتے کیا تھے - اُنکو اپنے بیٹے کی شادی کی بہت جلدی ہے

کہلا بہیجا ہے کہ اگر ابہی عقد نہ ہو تو منگنی ہی ہو جائے ۔"

بیگم صاحب (اپنے دل مین) سبحان اللہ نہ دہو آئین ۔ انکا لڑکا اور میری بیٹی سراد رجان! ایسا تو نہ ہوگا (حوالدار صاحب سے) تو کیا سچ مچ آپ ان سے وعدہ کر چکے ہین؟"

حوالدار صاحب "نہین صاحب یہ کچہہ نہین ۔ بس وہی بات جس کا مین تمسے کئی مرتبہ تذکرہ کر چکا ہون کہ ان مرتبہ باتون باتون مین انہون نے اپنے بیٹے غلام سرور خان کے واسطے کہا تہا مین نے بہی ہنسی ہنسی مین اچہا کر دیا تہا"

بس اَب اسکو آپ جو کچہہ سمجہین ۔ اقرار یا انکار مگر مین تمسے پوچہتا ہون کہ اِس نسبت مین آخر ہرج ہی کیا ہے؟ یہ آپ خوب جانتی ہین کہ وردی میجر عزیز اللہ خان بہت عالیخاندان ہے اور قوم کا سردار بہی ۔ مرتبہ ہی بہت بڑا ہوا ہے اپنے گہر سے بہت خوشخرم بہی ہین ۔ رہا انکا بیٹا غلام سرور خان وہ صورت شکل کا اچہا ہے برا نہین ۔ آخر آپ کسوجہ سے ناپسند کرتی ہین؟"

بیگم صاحب (اپنے دل مین) انکی مرضی ہے (حوالدار صاحب سے مخاطب ہوکر) یہ سب سہی مگر آپ اسکا کیا علاج کرینگے کہ لڑکا بالکل آوارہ ۔ محض جاہل کندہ ناتراش اور سرور جان ماشاء اللہ لکہی پڑہی ع

صحبت ناجنس عذابیست الیم

بیشک ہان لڑکیان اپنے ماں باپ کے اختیار مین ضرور ہین مگر ماں باپ کا بہی یہ فرض ہے کہ جس بچی کو انہون نے خونِ جگر پلا پلا کر اور لختِ دل کہلا کہلا کر بڑی اللہ آمین کے ساتہہ جہونٹے سے بڑا کیا ہے اسکو دیدہ و دانستہ تیرہ و تار کنوئین مین نہ جہونکدین ۔ آئیندہ آپ کو اختیار ہے ۔ آپ کی لڑکی ہے ۔ جہان آپکی مرضی ۔ مین بہی راضی۔"

بیگم صاحب کی یہ پر اثر تقریر سنکر حوالدار صاحب کچہہ چپ رہگئے ۔ اور تہوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اسطرح اپنے دل مین کہنے لگے "بیگم بات تو معقول کہتی ہین مگر مشکل یہ ہے کہ مین وردی میجر کو زبان دیچکا ہون اب اگر مین زبان پلٹتا ہون تو وہ بہت ہی بگڑینگے ۔ لیکن پہر بیگم صاحب کو کسطرح سمجہاؤن (بیگم صاحب سے مخاطب ہوکر) اچہا اگر تمہارے خلاف ہے تو نہ سہی مگر یہ بہت مشکل ہے کہ مین وردی میجر صاحب سے اَب انکار کسطرح کرونگا ۔ ابہی کل کا تذکرہ ہے کہ نیٹی غریزن مرزا حیدر بیگ بہی اسی نسبت کا حال پوچہتے تہے ۔ میرا خیال ہے کہ وردی میجر

کے ایما ہی سے وہ میرا دل ٹٹولتے ہونگے "

بیگم صاحب ۔ (تعجب کے لہجے مین) "یہ اسلام بیگ کے میان کیا کہتے کیا تھے! "

حوالدار صاحب " یہی کہ وردی میجر صاحب کے یہان نسبت طے پا گئی کہ نہین؟ "

بیگم صاحب " پہر آپ نے کیا کہا؟ "

حوالدار صاحب " مین نے کہدیا کہ ابہی کچھ ٹہیک نہین ہے ۔ بیگم صاحب سے مین نے ابہی اسکا تذکرہ تک نہین کیا ہے ۔ بس پہر کیا تہا خاموش ہوگئے ۔ مین جانتا ہون وردی میجر سے انہون نے یہ حال کہا ہوگا اسیوجہ سے انہون نے گہبرا کر آج آدمی میرے پاس بہیجا "

بیگم صاحب " مگر میرزا بیگ سے مجکو ایسی چال بازیون کی امید نہین ہوتی ۔ اسلام بیگ کو میرے ساتھہ دلی خصوصیت ہے "

حوالدار صاحب " تو شاید انہون نے یونہین پوچہا ہو ۔ آدمی تو بیشک ایسے نہین ہین ۔ (تہوڑے سکونت کے بعد) پہر تمہاری کیا رائے ہے اکیا وردی میجر سے مین صاف انکار کر دون؟ "

بیگم صاحب " اب مین یہ کیونکر کہون! آپ جیسا مناسب سمجہیے کیجیے "

حوالدار صاحب " میری سمجھہ مین تو کچھہ آتا نہین ۔ گو یہ شکل نگوڑم مشکل ہے لیکن تم بتائیے آپ نے اور کسیکو تجویز بہی کیا ہے ۔ کوئی آپکی مرضی کے موافق ہے بہی کہ نہین آجکل زمانہ بہت نازک ہے اور سرور جان ماشاء اللہ اب تیرہ چودہ برس کی ہوگئی "

بیگم صاحب " مین نے تو ابہی تک کسیکو تجویز نہین کیا ہے ۔ بس خاندانی حالت اچہی ہو کہاتے پیتے ہون چال چلن صورت شکل اچہی ہو اور پڑہا لکہا ہو ۔ غلام سرور کیطرح بالکل جاہل اور آوارہ نہ "

حوالدار صاحب " کسیقدر چین بہ جبین ہوکر) پہر ایسا آدمی ملنا تو مشکل ہے بیگم! "

بیگم صاحب ۔ آپ کیا فرماتے ہین ۔ آپکی بیٹی نے ماشاء اللہ وہ صورت شکل پائی ہے وہ علم و ہنر خدا نے اسکو عطا کیا ہے کہ ایک کیا ہزار ہا اچہے اچہے گہرانون سے اسکے پیام آئین آپ گہبرائے کیون جاتے ہین ۔ ایسا ابہی اسکا سن ہی کیا ہو گیا ہے ابہی ان باتون کا اسباب وغیرہ سب کو قسمت جائے گا ۔ ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ آج شب مین وہین چلکر آرام کرین ۔ دن بہی جمعہ کا ہے اور وقت بہی اچہا ہے " اسقدر کہکر وہ یہان سے اٹھہ کہڑی ہوئین ۔

ابہی تہوڑی دیر بہی نہ گذری ہوگی کہ اسباب یہان سے اٹھہ اٹھکر مکان کو جانے لگا ۔

آہ وہ وقت نہایت ہی افسوسناک تھا جب عصر کے قریب حوالدارنی اور سرور جان آنکھون مین آنسو بھر لائے صوبیدارنی سے رخصت ہونے کے لئے گئین - سرور جان شگفتہ جان دونون لپٹ کر کچھ اس پر درد آواز سے روئین کہ سننے والون کے دل ہل گئے بیگم صاحب دوڑ کر حوالدارنی صاحبہ سے لپٹ گئی اور اسطرح کہنے لگی "میری بچی جان یہان سے نہ جائیے - سرور جان بہن ہمکو کسطرح کھیلنے کے لیے ملین گی" صوبیدارنی اور حوالدارنی بھی گلے ملکر روئین - محمدی بیگم کا برا حال تھا اور جسقدر ماما ئین اور عورتین اسوقت اس گھر مین موجود تھین سب آنکھون مین آنسو بھر لائین خطائین معاف کرائی گئین - آنے جانے کے وعدے لیے گئے تھے اور پھر حوالدارنی نے اپنی بیٹی وغیرہ کو اپنے ساتھ لیے اس گھر سے چلی گئین - اسطرح ایک گھر کے دو گھر ہوگئے اور دونون گھرانون کے دل مین رنج اپنا گھر کر گیا -

آہ صوبیدارنی اور حوالدارنی اگر تھوڑی دیر کے لئے اسوقت اپنے اپنے سرکش نفس پر ذرا جبر کر جاتین - ضبط و تحمل سے کام لیتین - یہ انکا اور وہ انکا غصہ چند منٹ کے لیے برداشت کر جاتین تو یہ رونا اسوقت انکو نہ پڑتا اور ابھی کیا روتی ہین تمام عمر روئین گی - ہائے ہمین رونا تو اسی کا ہے کہ ہم مین مطلق ضبط کی تاب نہین - برداشت کی عادت نہین - آدھی بات کسی کی نہین اوٹھا سکتی اور پھر ہمیشہ کے لیے اسکا خمیازہ وقت کے ساتھ اُٹھانا پڑتا ہے -

اگر ہم اپنی تھوڑی تکلیف - اپنے تھوڑے نقصان اور اپنے خلاف مزاج باتون کو کسیقدر برداشت کر جائین تو یقیناً ہم زمانہ اور حاکم زمانہ کی بیجا کشمکشون سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رہ سکتے ہین اور اپنے خزانہ کے دو بیبہا سرماؤن وقت اور روپیہ کو اچھی طرح بچا سکتے ہین -

آٹھوان باب

سامان تو اچھے نظر آتے ہین

رات دن گردش مین ہین ہفت آسمان

ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائین کیا

عدم کے وسیع دائرہ سے جب کوئی چیز وجود کے عالم مین آیا چاہتی ہے تو اوسکے کچھ نکچھ سامان بہی پہلے سے پیدا ہو جاتے ہین - وہ دیکھو کالی گھٹا اُٹھی ! دیکھا ؟ وہ جو بدمست ہاتھی کی طرح نیلے نیلے آسمان پر دوڑتی چلی آتی ہے - دفعتہً کیسی گرمی تیز ہوگئی ہے اور حبس پیدا ہوگئی نیچے کی ہوا گرم اور اوپر کی سرد ہوگئی - اہا وہ بادل گرجا وہ پانی آگیا پھوار پڑنے لگی اور پیچھے وہ جھم جھم پانی برسنے ہی لگا - حوالدارنی صاحبہ اپنے نوخرید مکان مین ایک پلنگ پر بیٹھی ہین اور یہ باتین اپنے دل سے کر رہی ہین "مین دیکھتی ہون سرور جان روز بروز دبلی ہوتی جاتی ہے اسکا چمکتا ہوا کندنی رنگ کیسا پھیکا پڑ گیا ہے ہر وقت مضمحل رہتی ہے یہ کچھ کہاتی ہے نہ پیتی - خدا جانے اسکو کیا ہوگیا ہے - مین جانتی ہون میری بچی کا یہ حال اِس کمبخت گھر کے چھوٹنے اور وہان کے لوگون کی جدائی نے کر دیا ہے - خیر خدا خدا کرکے اون لوگون سے اب نجات ملی - مین یہان اطمینان سے کچھ اسکا بندوبست تو کر سکون گی - وردی میجر صاحب کو بہی آج صاف جواب دیدیا گیا لیکن حوالدار صاحب کی رائے مطلق نہ تہی - خدا اب میرے کہنے کی آبرو رکہنے والا ہے صوبیدارنی پر گو مین نے اپنا دلی راز ظاہر نہین کیا تہا مگر وہ کہٹک ضرور گئی ہے اور اب جو وردی میجر کے یہان کی بات چیت چھوٹ جانے کی خبر اونکے کانون تک پہونچے گی تو ضرور اون کا وہ شک یقین سے بدل جائے گا - نہ معلوم میر حسن علی کے متعلق وہ کسقدر کوشش کر چکی ہون گی - مگر یہ بات اچھی ہے کہ صوبیدار صاحب یہان نہین ہین یہان تو اب مجکو اِس معاملے مین کسطرح تحریک کرنا چاہیے "

اور اسقدر کہنے کے بعد اونکے چہرہ پر غور و فکر کے آثار نمودار ہو جاتے ہین اور تہوڑی دیر کے لیے یہ بالکل سناٹے مین آجاتی ہین - اور پہر دم بہر کے بعد اپنے اسی خیالی تار کو اسطرح چہیڑ دیتی ہین "حوالدار صاحب سے گو مین نے ابہی صاف طور پر اس شخص کا تذکرہ نہین کیا ہے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اُنکے خیالات اُنکے جانب اچھے ہین اور صورت شکل کی بہی بہت تعریف کرتے ہین اور کیا عجب ہے کہ اگر خود اسطرف سے کچھ چہیڑ چہاڑ ہوئی اور ادہر مین نے بہی اِس امر پر زور دیا تو وہ اِس نسبت پر راضی ہو جائینگے - مگر اوسطرف سے تو چہیڑ چہاڑ ہونے کی بظاہر امید نہین ہوتی وہ شادی کرینگے تو اپنے وطن مین - اپنے شہر مین اپنے خاندان مین - قوم کے سید ہین - خدا کی قسم کیا صورت پائی ہے"-

یہ اپنے دل سے اسی قسم کی باتین کر رہی تہین - ننہی ننہی بوندیونکی ہلکی ہلکی بہار پڑ رہی تہی کہ حوالدار صاحب اندر آئے اور اونکے پلنگ کے پاس تخت کا چوکا لگا تہا جسپر ادنی قالین کا فرش بچہا تہا حوالدار صاحب آکر اس قالین پر بیٹہہ گئے اور انکی بیوی بہی جلدی سے اوٹہکر بیٹہہ گئین اور بیٹہتے ہی اسطرح کہنے لگے وو نیچے مین نے وردی سیجر صاحب کو تمہارے کہنے کے موافق کہلا تو بہیجا ہے مگر بہت ہی بگڑینگے اور خدا جانے کیا کیا کرین "

بیگم صاحب "اونہہ کرینگے کیا! خوب - یہ بہی کچہہ مارے باندہے کا سودا ہے اپنا جی نہین چاہتا نہین کرتے - جب انکا لڑکا ہی اس لائق نہین تو کیا کوئی اپنی لڑکی کا گلا کاٹے گا! خفا ہون تو اپنے گہر خوش رہین - وہ بیچارے کر ہی کیا سکتے ہین! "

حوالدار صاحب "میرا آپ جیسا ہو گا دیکہا جائے گا - اسکا تو مجہکو کچہہ خوف ہی نہین - اگر خیال ہے تو آپس کی بے لطفی کا - لیکن یہ تو بتائے اب آپ کا منشا کہان کرنے کا ہے - سرور جان ماشاءاللہ شادی کے قابل ہو گئی ہے آجکل کا زمانہ بہت نازک ہے - میرے نزدیک تو آجکل کے زمانہ مین لڑکے اور لڑکیون کا عقد انکے بلوغ کا زمانہ آتے ہی کر دینا چاہیئے "

بیگم صاحب "اسوقت تو کوئی جگہہ ایسی میری نظر مین نہین آتی کہ جو میری مرضی کے موافق ہو مگر ابہی ایسی جلدی کیا ہے دیکہا جائے گا مین تو چاہتی ہون کہ میری سرور جان کی طرح لڑکا بہی صورت شکل کا اچہا ہو - پڑہا لکہا ہو خاندانی بہی ہو جسمین یہ سب باتین ہون اسکے ساتہہ آپ شوق سے کر دیجئے "

حوالدار صاحب "مین تو پہلے کہہ چکا ہون کہ ایسا لڑکا ملنا جسمین یہ سب وصف اکٹہا ہون - ملنا مشکل ہے - بے عیب ذات اللہ کی "

بیگم صاحب "اچہا آپ کے نزدیک وہ شخص کیسا ہے جو ایک مرتبہ وہان ہمارے مکان پر آیا تہا جسکو غش آگیا تہا نا - بہلا سا نام ہے - توبہ بہولی جاتی ہون "

حوالدار صاحب "میر حسن علی صاحب! "

بیگم صاحب "ہان ہان میر حسن علی - آپ نے دیکہا تہا کیسا خوبصورت جوان ہے "

حوالدار صاحب "ہان نظر تو تمہاری خوب ہوگی ضرور اسمین یہ سب باتین

پائی جاتی ہین مگر ایک بات ہے ہین سید - گو وہ اپنے خاندان کے بہی بہت اچہے ہین - مگر پٹہان نہین - اور اسکے ساتہ ہندوستان کے رہنے والے ہی - الور کی ریاست مین "

بیگم صاحب " الور مین تو اب رہتے ہین انکے بزرگ تو مشہد سے آئے تہے اور سید تو مسلمانون کی سب قومون سے اچہے ہوتے ہین "

حوالدار صاحب " ہان یہ صحیح ہے - مجکو ہی یاد آیا بیشک وہ مشہدی الاصل ہین اور اسمین ہی شک نہین کر سادات سے بڑہکر کون ہو سکتا ہے - لیکن خاندان تو غلط ملط ہو جائے گا - اور وہ میر صاحب خود ایسا کیون کرنے لگے "

بیگم صاحب " ہان شاید یہ بات ہو - مین اس لیے یہ کہتی تہی کہ صوبیدارنی بہی شگفتہ جان کا عقد انکے ساتہ کرنے والی ہین "

حوالدار صاحب " (تعجب کے لہجہ مین) ہان ! "

بیگم صاحب " جی اور کیا - اسی پر تو مجہسے ان سے بگڑ گئی تہی - وہ تو ان میر صاحب کی صورت کو دیکہکر بیطرح فریفتہ ہوگئین - شاید بیٹہا درین ملک عزیز انتخاب کو صاف جواب ہی دیدیا اور اپنے میان کو ہی اپنے ارادے سے اطلاع دیدی ہے "

حوالدار صاحب " تو یہ آپ ہی آپ ! یا میر صاحب کی طرف سے کوئی پیغام سلام ہی آیا تہا ؟ "

بیگم صاحب " پیام سلام کی تو مجکو خبر نہین - مین جانتی ہون کہ خود صوبیدارنی ہی کی یہ خواہش ہے - میر صاحب کی وہ اسقدر تعریف کرتی ہین کہ خدا کی پناہ ! "

حوالدار صاحب " ہان اس مین تو شک نہین کہ میر صاحب ہین بہت طرحدار صورت شکل ہین اور اسیکے ساتہ حسن سیرت مین ہی بے مثل آدمی ہین مگر لڑکی والا اپنی طرف سے کوئی تحریک کر ہی تو نہین سکتا - خیر دیکہا جائے گا " اور اسقدر کہنے کے بعد کسی سرکاری کام کے لیئے انکو اندر سے باہر جانا پڑا -

حوالدار صاحب کو اس نئے مکان مین آئے ہوئے اب ہفتہ عشرہ ہو گیا ہے لیکن انکے دل کو اس امر کا کسیقدر رنج و صدمہ ہے کہ وہ اپنے بڑے بہائی مہدی خان صوبیدار کی عدم موجودگی مین انکی بیوی اور بچون کو تنہا چہوڑ کر یہان چلے آئے - اسی خیال سے اکثر وہ اپنی بہاوج کے پاس آتے جاتے ہین اور ہر طرح سے انکے خبر گیران بہی رہتے ہین -

اب آسمان کے مغربی کنارہ کی طرف جھکا ہوا آفتاب اس دنیا والوں کو بتا رہا تھا کہ اب کوئی دم مین روز آخر ہوا چاہتا ہے - سپید سپید کرنین زرد ہو چلی تہین اور شب کی تاریکی کا پیش خیمہ یعنی سایہ دور تک پہیل گیا تھا - آفتاب کسی شوخ چنچل حسین کے مزاج کی طرح رنگ بدل رہا تھا - سپید سے زرد ہوا زرد سے سرخ اور پہر دیکھتے ہی دیکھتے چشم زدن مین یہ جادہ جا آنکھون سے اوجھل ہو گیا - تاریکی ساری دنیا مین پہیل گئی اور دنیا کے کل کارخانے نظرون سے چھپنے لگے - ابہی دم بہر بہی نگذرا تھا کہ آسمان پر تارے گہر دن مین چراغ جگنو کی طرح چمکنے لگے اور اس طرح اس اندہیری رات کا منہ اجالا ہو گیا - ابہی گہڑی دو گہڑی رات بہی نہین آئی تہی کہ کسی نے ڈیوڑہی کے باہر سے بشارت کو آواز دی - خدا جانے یہ کیسی آواز تہی کہ بیگم صاحب کے منہ سے بے اختیار خوشی کے لہجے مین نکلا "اہا مرزا حیدر بیگ آئے ہین - نصیبن دیکہہ تو اسلامن بہن آئی ہونگی - جا جلدی دیکہہ تو" اور اسلامن کا نام سنتے ہی سردر جان یا تو چپ مضمحل پڑی تہی یا ہڑبڑا کر یہ کہتی ہوئی اوٹہہ بیٹہی "محمدی بیگم بہن بہی آئی ہین ؟"

ابہی یہ جملہ ختم بہی نہین ہوا تہا کہ دروازہ سے دو عورتین اندر آتی نظر آئین جن مین سے ایک تو محمدی بیگم تہی اور دوسری ادہیڑ عورت تہی - چہرہ کا نقشہ محمدی بیگم کے نقشہ سے ملتا ہوا تہا - سردر جان جلدی سے محمدی بیگم کو لپٹ کر رونے لگی - اور یہ رونے کا تار اسوقت تک نہین ٹوٹا جبتک کہ والدہ نے اور اس آنے والی عورت نے ان دونون کو دلاسا اور تسلی دیکر علیحدہ نہین کیا - یہ سب پہلے تو بیگم صاحب کے پاس بیٹھ گئین اور اسطرح آپس مین باتین ہونے لگین "

بیگم صاحب "واہ وا اسلامن بہن یہی چاہیے تہا - اپنے نے اوس مکان کو کیا چھوڑا گویا تمنے مجکو چہوڑ دیا - اور ہان سچ بات بہی ہے وہان کچہہ میرے پاس تو آتی نہتین جنکے پاس آتی تہین وہ خدا کے فضل سے اب بہی وہان موجود ہین اور اس مین کچہہ برا ماننے کی بہی بات نہین تمہارے میان جب صوبیدار صاحب کی اردلی مین ہین تو تمکو انکی بیوی کا بڑا کہا تک خیال نہو گا - میرا کیا !"

اس عورت کا نام اسلامن ہے یہ محمدی بیگم کی مان ہے اور مرزا حیدر بیگ کی بیوی

ہین جو صوبیدار صاحب کے عزیز ہین اور انکی اردلی مین بہی - بیگم صاحب کی تقریر ختم ہونیکے بعد یہ عورت اسطرح لجاجت کے ساتھہ کہنے لگی "بیگم صاحب! یہ آپ کیا فرماتی ہین - صوبیدار میرے عزیز سہی - مزاجی انکی اردلی مین بہی ہین یہ مانا مگر خدا گواہ ہے - محمدی بیگم کی قسم ہے جو محبت اور خصوصیت مجکو آپ سے ہے وہ اون سے کہان! توبہ - ادس مکان مین جب آتی تہی تو بجز آپ کے اونکے پاس کب بیٹہتی تہی - آپ فرماد یجیے نا - ہان مین یہان حاضر ضرور نہین ہوئی - طبیعت کچہہ اچہی نہ تہی جسکی یہ معافی چاہتی ہون"

بیگم صاحب "خدانخواستہ اگر طبیعت اچہی نہ تہی تو ہمکو خبر کی ہوتی - مین نے خود کئی مرتبہ تمہارا تذکرہ کیا کہ معلوم نہین اسلامن کیسی ہین جو آتی نہین - آج ہی نصیبن سے کہا تہا کہ آج شام کو جاکر اسلامن کی خیر خبر لے آنا - اتنے مین آپ آہی گئین - خیر تو ہے دشمنون کی طبیعت کیا ناساز تہی آپ نے محمدی بیگم کو بہی کبہی نہ بہیجا یا سرور جان روز آٹہہ پہر اس کو یاد کیا کرتی تہی (محمدی بیگم سے مخاطب ہو کر) کہو بیٹی تم اچہی رہین؟"

محمدی بیگم "ہان بیگم صاحب مین تو آپ کی دعا سے اچہی ہون اور اماجان بہی اچہی تہین مین نے یہان آنے کے لئے کئی مرتبہ ارادہ بہی کیا مگر اماجان نے آنے ہی نہین دیا"

اسلامن (بات کاٹ کر) چپ چپ - اری چپ - بہئی یہ تو عجیب لڑکی ہے"

سرور جان (قہقہا لگا کر) "اماجان بندہ کی عرض ہے - بندگی - واہ واہ! ہماری بہن نے آخر سب حال کہولدیا نا"

اسلامن "بہلا اسکے سامنے کوئی بات کہے - عجب قسم کی لڑکی ہے - اصل یہ ہے کہ اس نامبینا گہر کے جہگڑے بکہیڑے سے بالکل فرصت نہین ملی - روز آنے کا ارادہ کرتی تہی مگر موقع نہین ملتا تہا - مین نے اسوقت بات بنائی تو اس لڑکی نے مجکو اور شرمندہ کیا" اسقدر باتین ہونے کے بعد سرور جان محمدی بیگم کو اپنے ساتھہ لیے اس کمرے کے برآمدہ مین چلی گئی جو سامنے کچہہ تہوڑے سے فاصلہ پہ اسی مکان مین واقع تہا جسمین سرور جان رہتی تہی -

ان دونون لڑکیون کے جانے کے بعد اسلامن اسطرح کہنے لگی "بیگم صاحب! سرور جان بہت دبلی ہوگئی ہے - آٹہہ دس روز مین اسکی آدہی صورت نہین رہی یہ اسکا حال کیا ہے؟"

بیگم صاحب "اے ہے اسکی صورت تو دیکھی نہین جاتی - دن ہوتا تو تم دیکھتین
ہڈیان نکل آئی ہین - مین نجانون اسکو کیا ہو گیا ہے اسقدر اداس اور غمگین رہتی ہے
کہ کچھ کہا نہین جاتا - وہ اگلا سا اسکا رنگ روپ ہی باقی نہین رہا جانتک مین خیال کرتی
ہون اسکو اس مکان سے علیحدہ ہونے اور وہان کے لوگون سے چھوٹنے کا صدمہ ہے
اور کوئی بات تو میرے خیال مین نہین آتی"

اسلامن "ہان ماشاء اللہ وہان سب اسکی ہمجولیان تہین - انمین طبیعت بہلی
رہتی تہی - یہان بیچاری بالکل تنہا ہے - کیا شگفتہ جان و بیگم جان بہی یہان اسکے ملنے
کے لیے نہین آئین - پہلے تو محبت کا بہت دعوے کرتی تہین"

بیگم صاحب "اے بہن کون آتا ہے - کسکا کون ہوتا ہے - سب آنکھون دیکھی کی
محبت ہوتی ہے یا پہر اپنے مطلب کی - اور اب اسکی شکایت ہی کیا ہے زمانہ کون ہے"

اسلامن "ہان آپ سچ فرماتی ہین مگر اب ایسا ہی کیا لیکن بیگم صاحب ! سرور جہان ماشاء اللہ
اب بیاہنے کے قابل ہو گئی ہے آپ کو اسکی فکر کرنی چاہیے"

بیگم صاحب "بہن رات دن مین اسی فکر مین غلطان پیچان رہتی ہون - مگر
کہا تک کرون میری مرضی کے موافق ابہی کوئی گہر نہین ملا یون پیام صد ہا آئے"

اسلامن "وہ دوہی مجید صاحب کا گہرانا کیا برا ہے - وہان تو بات چیت بہی
قرار پا گئی تہی"

بیگم صاحب "(کانون پر ہاتھ رکھکر) نا صاحب میری توبہ - انکا گہرانا تو
کچھ برا نہین - لیکن انکا بیٹا غلام سرور بہت ہی آوارہ لڑکا ہے - محض جاہل -
آج تو انکو صاف جواب ہی دیدیا گیا"

اسلامن "یہ کیئے مجکو اسکی خبر ہی نہ تہی - پہر اب کہین اور فکر کرنا چاہیے
جسقدر جلدی ہو - اچہا"

بیگم صاحب "پہر تمہین کوئی گہر ایسا بتاؤ - خاندان اچہا ہو - پڑہا لکہا -
تم تو بیان کے اکثر گہرانون سے واقف ہو گی - سرور جہان آخر تمہاری بہی کوئی
ہے اسکا حق کچھ تمپر بہی ہے !"

اسلامن "کیا عرض کرون آجکل کے خاندانی اور امرا کے لڑکے جسقدر ہین

نہین آوارگی کا ایسا عام مرض پہیلا ہوا ہے کہ الٰہی توبہ - میرے خیال مین اسوقت تو ایسا کوئی لڑکا نہین آتا جو میری پیاری بیٹی سرور جان کے قابل ہو (اپنے دل مین) اَب موقع ہی - خدا نے چاہا تو مین اپنی کوشش مین کامیاب ہوتی ہون (بیگم صاحب سے) مگر مین خیال رکہون گی (تہوڑے سکوت کے بعد) ہان بیگم صاحب آپنے انکو دیکہا ہے؟ میر حسن علی صاحب کو! (اپنے دل مین) کہین کچہہ بُرا نہ مانین ؟

بیگم صاحب ؛ ہان ہان مین نے اُسدن دیکہا تہا نہین جب ہمارے ہان ادہر انکو غش آیا تہا - واقع مین اسکی صورت شکل تو بہت ہی اچہی ہے ؟

اسلامن - بیوی جسطرح وہ صورت شکل مین اپنا نظیر نہین رکہتے اسیطرح ماشاء اللہ حسن سیرت مین بہی بیمثل - پڑہا لکہا - سب لوگ اسکی قدر کرتے ہین - اور ابہی حال مین تو شاید نئی ترقی ہوگئی ہے ؟

بیگم صاحب ؛ ہان بہن وہ لڑکا ہے تو میری ضرور پسند مگر اتنی بات ہے کہ قوم کے وہ سید ہین اور وہ شادی کرینگے تو اپنے وطن مین اپنے خاندان مین یہان کیون کرنے لگے ؟

اسلامن (اپنے دل مین) بہت ہوشیاری کا وقت ہے سب پہلو بچا کر (بیگم صاحب سے) اَب اسکا حال تو مجکو معلوم نہین - مگر اتنا ضرور کہونگی کہ دنیا مین سرور جان کے قابل اگر کوئی لڑکا ہوگا تو اس سے بہتر نہین ہو سکتا - اور آپ کو یاد ہے اوسدن جب انکو آپکے یہان غش آیا تہا تو سرور جان کیسی وحشت زدہ اور پریشان پہرتی تہی اور باتین کیسی گہبرائی ہوئی کرتی تہی ؟ اس گفتگو کا سلسلہ ابہی یہین تک پہونچا تہا کہ سرور جان یہان آئی - جلدی سے قرآن شریف لیا الماری سے دو ایک تا بین لین اور یہ باتین کچہہ کچہہ سنتی ہوئی یہان سے چلی گئی - اسنے ابہی کمرے سے باہر قدم رکہا ہی تہا کہ اسلامن سے بیگم صاحب نے اسطرح کہا دیکہے ہے اوسدن کی اسکی گہبرائی ہوئی باتون پر تو اَب جب کبہی میرا خیال جاتا ہے تو ہنسی کے مارے لوٹ لوٹ جاتی ہون ؟

اسلامن ؛ اور تو اور اسوقت اسکو پنکہے کا نام ہی یاد نہین آتا تہا اور گہنٹون تو اسنے کہڑے کہڑے پنکہا جہلا تہا - بیوی اَب تو مین یہ کہتی ہون جیسا ہے آپ برا مانین یا اچہا کہ ازل ہی سے یہ ہونیوالا تہا ورنہ یہ بات کیا تہی ! ؟

بیگم صاحب ؛ (آنکہین جہکا کر) اچہا پوشیدہ طور پر تم اس معاملہ مین کچہہ تحریک تو کرو مگر دیکہو اسطرف کا کچہہ اشارہ بہی نہ پایا جاوے - خبردار بہت احتیاط سے - پہر جیسا مناسب ہوگا دیکہا جائے گا ؟

یہان کی باتین تو آپ نے سن لین ؟ - اَب چلکر سرور جان اور محمدی بیگم کی صحبت کا رنگ دیکہین -

سرور جان کلام مجید ہاتھ میں لیے اور دو ایک کتابیں بغل میں دبائے ابھی محمدی بیگم کے پاس آ کر بیٹھی ہے - مگر یہ عجیب بات ہے کہ محمدی بیگم کے ملنے کی جو خوشی اس سے پیشتر ابھی اسکے چہرے پر پائی جاتی تھی اب اسکا کہیں نشان بھی نہیں معلوم ہوتا ہے بجائے اسکے شرمندگی کے کچھ کچھ آثار نمایاں ہیں جنمیں کہیں کہیں پر مسرت کی مٹی مٹی نشانیاں بھی نظر آجاتی ہیں - ان دلی تغیرات کی جو چیز خبر دیتی ہے وہ ایک روشن شمع ہے کہ **سرور جان** کے نازک دل پر اسوقت مختلف شکلوں کا سامنا ہے
کلام مجید اب آہستہ سے رکھدیا گیا ہے - کتابیں ڈالدی گئی ہیں اور یہ جگر کو دونوں ہاتھوں سے تھامے چپ بیٹھی ہے - محمدی بیگم اسکی یہ حالت دیکھتی ہے اور چپ رہجاتی ہے اور کبھی یہ کہتی ہے "ہاں اب پڑھیے نا - اماں آپ چپ چپ کیسی ہیں - ابھی تو آپ قرآن شریف خوشی خوشی لینے گئی تھیں"

سرور جان "بہن اسوقت میرا حال اچھا نہیں - اسوقت شدت سے میرے سر میں درد ہوتا ہے"

محمدی بیگم " درست! ابھی ابھی تو آپ اچھی تھیں یا اب اسقدر آپکی تھوڑی دیر میں طبیعت بھی بگڑ گئی " درد بھی ہو گیا میں نہ مانوں گی زرا صاف بتائیے کیا ہے سچ کہو تمہیں ہماری قسم"

سرور جان (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ہے کیا بہن بس کچھ نہیں سکتی جو اسوقت میرا حال ہے دیکھو پسینہ میں نہائی ہوئی بیٹھی ہوں - اور پسینہ بھی کیسا؟ غیرت کا - طیش اور غصہ کے مارے میرا ایک ایک عضو کانپ رہا ہے میرے سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھو کیسا اچھل رہا ہے - میں ابھی جو اماںجان کے کمرہ میں کتابیں لینے گئی تو دیکھتی کیا ہوں کہ خالہ جان اماںجان سے کچھ میری ہی متعلق باتیں کر رہی ہیں وہی اوسیدن کا تذکرہ جسدن اون میر صاحب کو غش آیا تھا - میرے گھبرائے ہوئے اسوقت کے پھرنے کا حال بیان کر رہی تھیں - میرے جاتے ہی چپ ہو رہیں اور جب میں وہاں سے کتابیں لیکر باہر نکلی تو پھر وہی ذکر چھڑ گیا - میں باہر نکلکر قصداً دم بھر کھڑی رہی آپ فرماتی کیا ہیں وہ گھبراہٹ میں اسکو پنکھے کا نام ہی یاد نہیں آتا تھا اور گھنٹوں تو اسنے کھڑے کھڑے پنکھا انپر جھلا تھا - اور خدا جانے چپکے چپکے کیا کیا کہتی رہیں میں نے کچھ اچھی طرح سنا نہیں آخر کا جملہ یہ تھا ور نہ یہ بات کیا تھی، خدا جانتا ہے بس یہ سنتے ہی بدن میں آگ لگ گئی -
نعوذباللہ اسوقت میں خدا کا کیا خوف کر گئی - خون جگر پیکر یہاں چپ چلی آئی - ہائے جو کوئی سنے گا کیا کہے گا - واہ اچھی خالہ آئیں - کیسے کسی بیماری زرا خدمت کر دی اپنے ہاں جو آیا اسکی کچھ خاطر مدارات کر دی تو اسمیں بھی کچھ عیب لگ گیا! - اور کہنے بھی کس سے بیٹھیں - اماں جان سے! سبحان اللہ - ہائے اماںجان اپنے دل میں کیا کہتی ہونگی - اللہ! میں کیسی رسوا اور بدنام ہوئی"

سرور جان یہ باتیں کرتی جاتی تھی - آنسو اسکی آنکھوں سے نکلکر اسکے پھولسے رخساروں پر بہ رہے تھے اور شمع کی روشن کرنیں اپر گر کر اسطرح تڑپ رہی تھیں جسطرح صاف شفاف آئینہ پر ٹھیک دوپہر کے وقت آفتاب کی کرنیں بیطرح تڑپتی نظر آتی ہیں - محمدی بیگم بہت تعجب کے ساتھہ یہ باتیں سن رہی تھی اور جہانتک وہ ان باتوں پر غور کرتی تھی اسکو بدگمانی کا موقع نہیں معلوم ہوتا تھا - تاہم اس امر کا بہت تعجب کرتی تھی کہ اماںجان نے ایسا کس مصلحت سے کہا! جب اس نے دیکھا کہ سرور جان کا انتشار دم بدم بڑھتا چلا جاتا ہے تو وہ اسکو تسلی دیکر اسطرح کہنے لگی "بہن آپ [illegible] آپ نے اچھی طرح سن نہیں پایا - شاید [illegible] ہی کچھہ کہا ہوگا - آپ سمجھیں کچھہ اور - ورنہ اماںجان سے ایسا ہوہی نہیں سکتا تھا"

سرور جان " (جھنجلاکر) واہ یہ بھی کوئی بات ہے - مین خود اپنے کانوں سے تو ابھی سنکر چلی آتی ہوں"

محمدی بیگم " ہاں ہاں یہ ممکن ہے کہ باتیں آپ ہی کی ہوں اور شاید یہی تذکرہ بھی ہو - مگر کسی اور طور پہ انہوں نے بیان کیا ہوگا - میں ان سے پوچھوں [illegible] اور یہ تو کبھی ممکن ہی نہیں کہ وہ آپکی رسوائی اور بدنامی کا باعث ہوں [illegible] ہو سکتی ہے"

سرور جان " یہ میں نہیں کہتی مگر کہا تو اسوقت انہوں نے یہی تھا - [illegible] اگر کسی اور [illegible] پر بھی کہا تو میں یہ پوچھتی ہوں کہ کیوں کہا؟ وجہ"

محمدی بیگم " اور جو آپ کی بھلائی کے لئے کہا ہو آپ ہی کی خوشی کے لئے تو پھر!"

سرور جان " (بگڑکر) جی ہاں میری بھلائی اور میری ہی خوشی - [illegible] بہن خدا آپکو ہوش دے - اسقدر بیوقوف ہو"

محمدی بیگم " خیر میں ابھی تو کچھہ نہیں کہتی ہوں - خدا جب اسکا موقع لائیگا تو میں جھک کر سلام کروں گی"

سرور جان - (چین بجبیں ہوکر) کیا موقع کیسا - بندگی [illegible]

محمدی بیگم - اچھا اس تذکرہ کو اسوقت جانے دیجئے - یہ بتائیے کہ [illegible] آپ کی طبیعت تو اچھی ہے - اور میر صاحب کا بھی حال کچھہ معلوم ہوا!؟

سرور جان - (بہت غصہ کی نظر سے اسکی طرف دیکھکر) [illegible] پھر نئے چھیڑ کی باتیں نکالیں - تمہیں قسم ایسی باتیں اب میرے سامنے کبھی نہ کرنا - بہن

جانتی ہون تمہین نے یہ باتین اپنی اماجان سے کہین ہونگی۔ ضرور یہی بات ہے اب مجکو یقین آگیا۔"
محمدی بیگم "وہ نہین خدا کی قسم نہین۔ آپکے سر کی قسم نہین۔ مین جانتی ہون اسکی وجہ یہ ہے
مین نے کچھ یونہی اڑتی ہوئی خبر سنی تہی۔" محمدی بیگم ابہی اسیقدر کہنے پائی تہی کہ اسکی مان
اسلامن جانے کے ارادہ سے یہان آئی اور غضب یہ تہا کہ بیگم صاحب بہی انکے ساتھ ساتھ
تہین۔ سرور جان نے گو محمدی بیگم کو اسوقت بہت روکنا چاہا مگر چونکہ رات زیادہ آگئی
تہی۔ سواری دروازے پر لگی ہوئی تہی اور مرزا حید ربیگ بہت جلدی کر رہے تھے اسوجہ سے
محمدی بیگم کو اپنی مان کے ساتھ اسوقت جانا ہی پڑا اگرچہ چلتے چلتے اس امر کا وعدہ کرگئی کہ
جسطرح ممکن ہوگا مین صبح ضرور آؤنگی۔"

نوان باب

مژدہ

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج

اڑتی سی یہ خبر ہے زبانِ طیور کی

صبح کا وہ دلتنگ غنچہ ابہی کھلکھلاکر ہنس پڑا ہے جو رات بہر بند کلی کیطرح۔ اب چاہے
وہ کسی پہول کی ہو یا کسی ایسے حرمان نصیب عاشق کے دل کی جو سر جھکائے منہ چھپائے
ظلمت شب کے پردہ مین پڑا رہا ہو۔ مشرق کیطرف سے پہلے کسی سوختہ دل کی آہ کی
طرح سیاہ سیاہ کچھ دہوان سا اٹھکر آسمان کی اس نیلی نیلی سطح پر چھا گیا جیر اس سے
پہلے کچھ اداسی چھائی ہوئی تہی۔ جس سے تارے رخصت ہوگئے تھے اور کہین دو ایک اگر باقی
تھے تو وہ بہی دہندلے کچھ مٹے مٹے سے جنکی روشنی بالکل ماند پڑ گئی تہی۔ نسیم سحر کی
سنک نے ان منہ بند کلیون کے کان مین جو خبر سے رات بہر نہین کہلے نہین خدا جانے کیا چپکے سے
جاکر کہدی تہی کہ وہ اب خوشی کے مارے پہولے جامہ مین نہین سماتین۔ کہلے ہی تو پڑتے ہین
ہنسے ہی تو دیتے ہین۔ خدا کی اس بیزبان مخلوق نے جو اپنے اپنے نشیمنون مین رات بہر

دبکے چپ بیٹھے رہے تھے نہ معلوم ایسی کونسی خبر پائی ہے کہ وہ اپنی دلفریب نغمہ سنجیون سے میٹھی نیند سونے والون کو اب سونے بھی نہین دیتے ۔ رہ رہکر ان کی سریلی صدائین بیحس و حرکت پڑے ہوئے آدمیون کو کوئی ایسی خوشخبری سنا دیتی ہین کہ سب کی آنکھین کھلجاتی ہین ۔ اِنکے اس اداس چہرہ پر جسپر پہلے مردنی چھائے ہونے کا کسیقدر گمان ہوسکتا تھا فوراً رونق سی آجاتی ہے پریشان بال ہاتھون سے برابر کیے جاتے ہین سب جمھائیان لیتے اوٹھہ بیٹھتے ہین ۔ اور چستی و چالاکی کے ساتھہ اپنے دین و دنیا کے کاروبار مین مشغول ہونے کے لیے تیار ہو جاتے ہین ۔

لیجئے وہ پو پھٹی اور اسکی وہی حرکت برہمن کے منہ سے ناقوس کی صدا بنکر نکلی اور مسلمان کی زبان سے کلمہ طیبہ بنکر ۔ مندرون مین گھنٹے بجنے لگے اور مسجدون مین اللہ اکبر کی پرعظمت صدا گونج اٹھی ۔

سپیدۂ صبح کے پھوٹتے ہی آسمان کے اداس چہرہ پر رونق سی آگئی اور ابر کی ہلکی ہلکی چادر جا بجا سے سمٹ سمٹ کر اب حسینون کا ہلکا دوپٹہ بنگئی ۔ ہوا کی ٹھنڈی ٹھنڈے جھونکے چل رہے ہین اور ایک گاڑی اکبر آباد کی آبادی کی طرف سے پریڈ والی سڑک پر ہوتی ہوئی چھاؤنی طرف آرہی ہے ۔ یہ آنے والی گاڑی آکر میر حسن علی صاحب کے دروازے پر ٹھہر جاتی ہے ۔

یہ مکان انہین سرکاری عمارتون سے مشابہ ہے جو آپ نے اکثر بڑی چھاؤنیون مین فوجی افسرون کے لیے بنے ہوے دیکھے ہونگے ۔ دروازہ کے سامنے چھوٹا سا باغچہ ہے جسکے پھولون کی خوشرنگی آنکھون مین کھبی جاتی ہے اور سبزہ کا کہین کاہی اور کہین دہانی رنگ دیکھنے والی آنکھون مین ٹھنڈک اور بصارت مین قوت دینے کے لیے لہلہا رہا ہے کہین سرو کے درخت سناٹے مین کھڑے ہین اور اونکو دیکھکر بے اختیار کسیکا بوٹا سا قد یاد آیا جاتا ہے ۔ گاڑی سے ایک صاحب اتر کر دروازہ کھٹکھٹاتے ہین اور دروازہ کھلنے کے بعد اس گاڑی مین سے ایک عورت اوتر کر اس گھر مین چلی جاتی ہے گو اسوقت صبح کی روشنی چارون طرف پھیل گئی تھی تاہم ابھی اسقدر دھندلکا باقی تھا کہ جسکی وجہ سے ہم آنیوالون کو بخوبی پہچان نسکے مگر یہ عجیب بات تھی کہ انکے آتے ہی حضرت رفیق اور ہمارے مہربان میر صاحب نے بہت خوشی کے ساتھہ ان آنے والون کا خیر مقدم کیا ۔

اَب روز روشن ہوگیا تہا اور اِن دونون آنے والون کو ہی اَب ہمنے اچھی طرح پہچان لیا تہا اِن مین سے ایک تو مرزا حیدر بیگ تھے اور دوسرے اِن کی بیوی اسلامن تہین جو محمدی بیگم کی مان ہے - ہائین یہ یہان کہان! اور پہر اِسوقت!! -

تہوڑی دیر تو ان سے اور رفیق سے کچھ اسطرح آہستہ آہستہ باتین ہوئین کہ کسی غیر کے کانون کو اسکی خبر تک نہوئی اور پہر اسکے بعد مرزا حیدر بیگ یہ کہکر کہ نماز کا وقت آخر ہوا جاتا ہے مین مسجد مین نماز پڑہکر سعید کا گہر دیکہا جاؤن گا - سواری کہڑی ہے تہوڑی دیر مین واپس آتا ہون پہر تم چلنا - مکان پر محمدی بیگم تنہا ہوگی" یہان سے چلے جاتے ہین - اسلامن اور رفیق دونون آپسمین آہستہ آہستہ کچھ باتین کر رہے ہین مگر یہ عجیب بات ہے کہ رفیق بار بار اثنائے گفتگو مین مسکرا دیتا ہے اور کوئی آنے والی خوشی ہنسی بنکر اسکے ہونٹون پر اترائی ہوئی پہرتی ہے - ہمارے میر صاحب چائے وغیرہ کے سامان مین مصروف تھے کہ رفیق نے ان سے مخاطب ہوکر بہت خوشی کے لہجے مین کہا " لیجیے حضرت مبارک! خدا نے میری ناچیز کوششون کو کامیاب کیا"

میر صاحب نے حیرت سے منہ دیکہکر " سچ! کوششون مین کامیاب! آپ کو واللہ یا فقط میرا دل خوش کرنے کے لیے ایسا آپ مجہسے کہتے ہین (اسلامن سے مخاطب ہوکر) خالہ اسلامن! اے آپ فرمایے - کیا بات ہے! یہ حضرت تو اکثر مجکو یونہی باتون باتون مین بہلایا کرتے ہین -

اسلامن " حضور مین تو جب تک آپ سے اپنا انعام نہ لے لونگی اسوقت تک تو کچھ بتاؤن گی بہی نہین"

میر صاحب " ابہی انعام بہی کوئی چیز ہے - میری جان تک حاضر ہے (اپنے دل مین) غالباً کوئی اچھی خبر آج سننے مین آئے گی (اسلامن سے) میری خالہ بتا دیجیے کیا بات ہے - میرے دل کی اسوقت عجب حالت ہے - اُفوہ!"

اسلامن " گہبرایے نہین - آپ کی خوشی کی بات ہے - خدا کا شکر کیجیے رات میر والد صاحب کے گہر گئی تہی - بہت دیر تک باتین رہین - خدا کے فضل سے اور آپ کی تقدیر سے بیگم صاحب تو کچھ کچھ رضامند معلوم ہوتی ہین"

یہ معمولی باتین نہ تہین انمین روح افزا اثر تہا - اسلامن کے تلفظ سے ہوا مین پیدا ہونیوالی

صدا بر لیطر دف کی صدا نہ تھی۔ نسیم سحر باد بہاری کا ایک ہلکا جھونکا تھا نہیں جھونکا جس سے
گلاب کی پتیاں کھلجاتی ہین۔ یہ دل خوش کن صدا اسلامن کے منہ سے نکلکر خوشی خوشی جلدی
جلدی میر صاحب کے کانون مین پہونچی کانون سے دماغ مین اور دماغ کی بھول بھلیون سے
نکلکر اسکے اس شوق اور ارمان بھرے دل کو خوش کرگئی جو اداسی کے عالم مین سر جھکائے
اسکے بائین پہلو مین بیٹھا تھا۔ اسلامن کی یہ دل خوش کن تقریر سنکر پہلے تو بیخودی کی سی کیفیت
اسپر طاری ہوگئی لیکن شوق کا برا ہو کہ اسکے تقاضہ نے دم بھر بھی اسوقت کا یہ مزا نہ لینے دیا
اور نہایت ذوق شوق کی حالت مین اسکی زبان سے یہ نکلا" خداوندا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے جو
تو نے میرے زار حال پر رحم فرمایا اور میری دعا کو قبول کیا (اسلامن سے مخاطب ہوکر) خالہ
اسلامن مین کس زبان سے آپکا شکریہ ادا کرون خدا علیم ہے کہ آپ نے مجکو بندہ بے زر بنالیا
مرتے دم تک آپکا یہ احسان نہ بھولونگا۔ بیگم صاحب کیا کہتی تھین؟"

اسلامن" بیگم صاحب آپکی صورت شکل کی تو بہت تعریف کرتی تھین مگر اسقدر تامل تھا
کہ آپ سید ہین اور وہ مغل پٹھان"

میر صاحب" اسمین میرا بس کیا ہے۔ آخر پھر اسے کیا قرار پایا؟"

اسلامن" اسوقت تو وہ میرے بہت کچھ کہنے سے کچھ راضی ہوگئی تھین"

میر صاحب" حق یہ ہے کہ اسلامن خالہ آپ نے ہمیشہ کے لئے میری گردن جھکادی
آپکے سامنے میرا سر نہین اٹھ سکتا"

رفیق (بات کاٹ کر) اور جو اس فکر و کوشش کا اصل بانی مبانی ہے اسکا شکریہ کیا
یعنی نام تک نہین"

میر صاحب" نہین صاحب آپ کیا فرماتے ہین میرا ایک ایک رواں تک آپکا شکرگزار ہے
اور مرتے دم تک یہ احسان نہین بھولے گا۔ بیشک اسلامن خالہ کو آپ اگر وہان نہ بھیجتے تو آج
یہ خوشخبری ان مشتاق کانون کو سننا ہرگز نصیب نہوتی" اصل یہ ہے کہ جس روز میر صاحب کے
معاملہ کی گتھیاں سلجھانے کے لئے کمیٹی کی گئی تھی اسی روز سے حضرت رفیق نے درپردہ یہ
تحریک شروع کردی تھی۔ اسلامن اور مرزا حمید بیگ کو جسنے حوالدارنی اور حوالدار صاحب کو
بے تکلفی کا پورا موقع حاصل تھا میر صاحب کی بےچینی و بیقراری کی قابل افسوس حالت دکھا
دکھا کر اس امر پر راضی کیا کہ وہ جائز طور پر اس امر خیر مین کوشش کرین اور جسطرح سے ہے

تحریک ہوئی اِسکے حالات آپ پہلے سینوں مین ملاحظہ فرما چکے ہین -
اب آفتاب نکل آیا تھا اور سنہری دھوپ اونچے اونچے درختون کی سبز چوٹیون پر سنہرا پوڈر بکھیر رہی تھی - میر صاحب کا فرطِ مسرت سے وہی حال تھا جو ابھی کے نکلے ہوے آفتاب کا یا ایک گلاب کے پھول کا جو ابھی ابھی نسیم سحر کے روح افزا جھونکے سے چمن کے کسی گوشہ مین کھلا ہو - شوق نمو کی لے رہا تھا اور نئے نئے ارمان و تمنا انکے دل مین پیدا ہو ہوکر ایک اچنبھے کے ساتھ اسکو منہ کو دیکھ رہے تھے - خون کے دورہ مین لہرین پیدا ہوگئی تھین - لہرین موجین لڑ رہی تھین اور اسوجہ سے اسکے بیقرار دل کی حرکت بہت زیادہ اسوقت بڑھ گئی تھی - چائے کا دور چل رہا تھا اور حقہ کی منہال گزک کے لئے سامنے حاضر تھی چائے پیتے پیتے رفیق کو خدا جانے کیا خیال آیا کہ اسنے چا کی پیالی رکھکر اسلامن سے اسطرح پوچھا "ہان وردی میجر صاحب کے بیان کی بات چیت کا کیا معاملہ ہوا؟"
اسلامن "(مسکراکر) اِنکو تو صاف جواب دیدیا گیا"
میر صاحب - (بہت خوشی کے لہجے مین) الحمد اللہ - یہ کب!"
اسلامن "حضور کل ہی کی تو بات ہے - جوالدار صاحب تو وہان کیلئے راضی تھے مگر بیگم صاحب کے یہ بالکل خلاف تھا بلاوہ کب کیسکی مانتی ہین! آخر جوالدار صاحب کو مجبور ہونا ہی پڑا"
رفیق - (خوش ہوکر) یہ بہت ہی اچھا ہوا - بس اب کیا ہے میدان مار لیا" یہ باتین ہو رہی تھین اور اسکا روح افزا اثر ہوا مین ملا ہوا قوت سامعہ کے تنفس کے ذریعہ سے اندر پہونچکر میر صاحب کے دل و دماغ کے مرجھاے ہوئے چمن کو ترو تازہ کر رہا تھا - رہ رہکر اسکی طبیعت مین ایک گدگدی سی پیدا ہوئی ہنسی بے اختیار اِسکے خشک ہونٹون پر آجاتی تھی اور رہ رہکر آپ کبھی تو اسلامن کی ہمدردی اور کوشش کی تعریف کرتے تھے اور کبھی اپنے ہر وقت کے مونس اور رفیق کی دلسوزی اور رفاقت کی - اور رفیق اسکے جواب مین اسطرح کہتا تھا "جناب یہ سب کہنے کی باتین ہین نہ میری ناچیز تدبیرین ہی کوئی چیز تھین اور نہ بی اسلامن آپ کے اسقدر لمبے چوڑے شکریہ کی مستحق ہین ہان اگر کوئی چیز شکریہ کی مستحق ہے تو آپ کی دلی محبت - آپ کی پیاری صورت اور آپ کے اعضا کا تناسب جسنے سبکو آپ کا دلدادہ و شیدا بنالیا ورنہ یہ ہونا بہت دور تھا - سچ تو یہ ہے کہ اسقدر جلد کامیابی وہم و گمان مین بھی نہین آتی تھی - اصل یہ ہے کہ حضور آپ کی قسمت اچھی تھی اور زمانہ موافق ورنہ یہ حسن و عشق کے

جھگڑے کہین اسطرح جلد طے پاتے ہین واللہ بہت ہی قسمت کے اچھے ہو"
اسلامن "خوش نصیبی ہین کیا شک ایسی خوبصورت بیوی کسیکو نصیب ہوتی ہے بس پری معلوم ہوتی ہے۔ پری"
میر صاحب "آہ اسلامن! مین تو یہ کہتا ہون کہ ایسا بلا کا حسن خدا کسیکو دے ہی نہین مجکو تو بے موت ہی مار ڈالا۔ خدا تمکو اس کا اجر دے کہ تمنے میری جان بچالی ورنہ مین تو اپنی جان کو پہلے ہی رو چکا تھا۔ مگر یہ تو بتائیے کبھی وہ بھی میرا کچھہ تذکرہ کرتی ہین؟"
اسلامن "بھلا حضور یہ تو خیال کرین میرے ہاتھون کی تو وہ کھلائی ہوئی ہین بیگم صاحب کا جسقدر وہ لحاظ اور ادب کرتی ہین۔ اسیقدر میرا۔ پھر مجھسے وہ ایسی باتین کر بیٹھے گی! اہا! اسکے دل کا حال اسکا علم خدا کو ہوگا"
میر صاحب (ٹھنڈی سانس لیکر) "بھلا وہ مجھے کیون یاد کرنے لگین۔ انکو ایسی کیا پڑی ہے۔ ہونے سے کبھی نام بھی نہ لیا ہوگا۔ خیر یہ تو بتائیے کچھہ لکھی پڑھی بھی ہین؟"
اسلامن "اے کیون نہین۔ ماشاءاللہ۔ بہت اچھی طرح لکھہ پڑھ لیتی ہین۔ رات دن یہی شغل رہتا ہے یا کچھہ اور۔ کہتی تو ہون کہ میان بہت خوش قسمت تھے؟"
میر صاحب "ہان ہان مین بھول گیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ حافظ جی تو انکو پڑھاتے ہی ہین (اپنے دل مین) لاؤ پھر ایک رقعہ انکے نام لکھدون نا۔ یہ دیدینگی (خود ہی) مگر نہین ایسا نہو کہ یہ کہین ناخوش ہو جائے (اسلامن سے) حوالدار صاحب کا بھی کچھہ عندیہ معلوم ہوا؟"
رفیق "ہان ہان مرزا حیدر بیگ صاحب ابھی مجھسے کہتے تھے کہ کمپنی باغ مین مین نے کچھہ تذکرہ چھیڑا تھا۔ اسوقت باتون باتون مین معلوم ہوا کہ اس معاملہ مین انکو کچھہ دخل نہین بیگم صاحب جو کچھہ کرینگی وہ ہی ہوگا"
اسلامن "ہان یہ بہت صحیح ہے۔ کل اختیار بیگم صاحب ہی کو ہے۔ حوالدار صاحب تو بیچارے ایک سیدھے سادے مرد مسلمان ہین"
میر صاحب "میری اسلامن کوئی ایسی صورت ہوتی کہ یہ معاملہ جلد طے پاجاتا خدا کی قسم یہ دل کمبخت کسی طرح نہین مانتا۔ رات دن روتے گذرتا ہے۔ تم خوش رہو خدا جانے کتنے دنون کے بعد آج اسقدر تمنے خوش کیا ہے"
اسلامن "ہان ہان تو آپ پیام بھیجیے نا۔ مگر دیکھیے خبردار خبردار میرا نام کہین زبان

سے نہ نکلنے پائے ورنہ پھر بنی بنائی بات بگڑ جائے گی۔ مین در پردہ اپنا کام کرتی ہون
اور پھر علیحدہ کی علیحدہ۔"

رفیق "نہین استغفر اللہ۔ بھلا ایسی احسان فراموشی کہین ہو سکتی ہے! کیا مجال
جو کوئی آپکا نام تک بھی سن پائے۔ بہت رازداری کے ساتھ یہ بات دلون مین رکھا جائے گا۔"

میر صاحب (وحشت مین آکر) تو پھر پیغام کون لیجائے گا؟ اسکی سبیل!"

رفیق "یہ بھی کوئی مشکل کام ہے۔ کوئی نہ کوئی چلا جائے گا۔ اسکی فکر ہی کیا!"

اسقدر باتون کے بعد مرزا امید بیگ آجاتے ہین بہت مسرت کے ساتھ انکا خیر مقدم
کیا جاتا ہے میر صاحب اپنے دلی جوش سے آگے ہوکر انکا شکریہ ادا کرتے ہین ادھر ادھر کی
کچھ باتین ہوتی ہین اور پھر تھوڑی دیر کے بعد مرزا صاحب اسلامن کو ساتھ لئے گھر جانیکے لئے
گاڑی پر سوار ہو جاتے ہین۔ ان لوگون کے چلے جانے کے بعد میر صاحب کے تمنا بھرے دل نے
پہلو مین ایک انگڑائی لی۔ شوق بڑھا ارمان دوڑے۔ تمنائے ہنستی ہوئی اٹھین اور ان بیچارہ
کا دل و دماغ ان تازہ مہمانون سے بھر گیا۔ دونون بیچارے ایک دوسرے کا منہ دیکھکر
سناٹے مین آگئے اور پھر دم بھر کے بعد عالم خیال مین باہم اسطرح مشورے ہونے لگے سامان
تو کچھ اچھے نظر آتے ہین۔ پیاری سرو جان نثار اب مجکو ملیگی اور ملے گی ہی تو جانے کیونکر۔
خداوندا وہ کونسی مبارک گھڑی ہوگی جسمین انکے بیتاب حسن کی زیارت ان مشتاق آنکھونکو
نصیب ہوگی۔ آہ پہلے تو سراسر ناامیدی تھی خدا خدا کرکے آسرا ہوا کچھ امید ہو چلی تو اب جلدی
ہے اور پھر کیسی جلدی۔ جو کچھ ہونا ہے وہ ابھی ہو جائے ہان ہو جائے گا۔ ای میرے بیقرار دل
صبر کر صبر۔ اے میرے ارمان بھرے دل بہت بیتاب نہو۔ تیرے خوش نصیب ہونے مین
کوئی شک نہین (رفیق سے مخاطب ہوکر) کیون حضرت پھر اب کسدن پیام جائے گا؟"

رفیق (مسکرا کر) اللہ رے جلدی۔ اوف رے اشتیاق۔ واہ ری بیصبری۔ حضور گھبرائیے
نہین انشاء اللہ رفتہ رفتہ سب ہو جائے گا۔ مین یہ تو نہین کہہ سکتا کہ مجکو اس معاملہ مین آپسے
زیادہ خیال ہے مگر ہان اسمین بھی شک نہین۔ خدا خوب جانتا ہے کہ رات دن پڑا انہین
خیالات مین غلطان و پیچان رہتا ہون۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ یہ سب معاملے طے ہو جاینگے
ایسے گھبرائیے نہین جلدی نکیجیے ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہین"

میر صاحب۔ ([illegible]) جی ہان آپکے نزدیک ابھی کچھ دن ہی نہین ہوئے!

خدا گواہ ہے کہ فراق کی ایک ایک گھڑی ایک ایک برس سے کم نہیں معلوم ہوتی کبھی کسی پر عاشق ہوئے ہوتے تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہوتا۔"

رفیق "سبحان اللہ واہ حضرت کیا اچھی قدر دانی فرمائی - خوب ہی دعا دی جناب آپکی آپکو مبارک رہے (کانون پہ ہاتھ رکھکر) مین درگذرا میری توبہ (اپنے دل مین) مگر اب دیکھنا ہے کہ وردی میجر صاحب کیا رنگ لاتے ہین انکا پایہ بڑا ہے ایسے مین بگڑے دل اور خیر سے آدمی ہین ضدی لیکن مانا بیگم اون سے زیادہ ضدی ہین - یہ انہین خیالات کے ناپیدا کنار دریا مین پڑے غوطے کھا رہے تھے کہ میر صاحب نے ان سے مخاطب ہوکر کہا "کیون کیا خفا ہو گئے یہ بیجل سکوت کیسا؟"

رفیق "ہونہین خفگی کی اسمین کونسی بات تھی مین اسی امر کے ہر پہلو پہ غور کر رہا تھا کہ اب مجکو کیا کرنا چاہیئے - وردی میجر صاحب کی طبیعت کا جہانتک مجکو اندازہ ہے مین خیال کرتا ہون کہ وہ ضرور رنگ لائینگے۔"

میر صاحب - (بہت غور و فکر کے بعد ہین) "میرے نزدیک تو بہتر ہوگا کہ اس کام مین جلدی سے کام لینا چاہیئے کیمن انکو وردی میجر صاحب کو دراندازی کا موقع ملے اور پھر والدا صاحب کو مجبور ہو جانا پڑے۔"

رفیق "ہان یہ بہت صحیح رائے ہے اور آپکی تو اس معاملہ مین ہمیشہ یہی رائے ہونا ہی چاہیئے لیکن یہ خرابی ہے کہ وردی میجر کو اگر ابھی آپ کا نام معلوم ہو گیا تو خواہ مخواہ انکو اس بدگمانی کا موقع حاصل ہے کہ انکے بیٹے کی نسبت چھوٹ جانے کے آپ ہی اصلی باعث ہوئے - اور انکے اس خیال کا نتیجہ آپ خیال کر سکتے ہین کہ آپکے حق مین کہانتک اچھا اور کہانتک برا ہے -

میر صاحب (لاپروائی کے لہجے مین) "اونہہ اسکی کچھ پرواہ نہین سارا زمانہ پھر جائے اپنے پرائے اور سب خفا خیر ہو جائیں - فکر ہی کیا ہے جو ہونا ہو وہ ہو جائے لیکن پیاری اسمر درحاصل اگر ملجائے تو پھر ہفت اقلیم کی بادشاہت مجکو مل گئی۔"

اس قسم کی باتین کچھ اسیوقت کیلئے مخصوص نہ تھین بلکہ راتدن یہی مشورے تھے - یہی باتین تھین اور مخفی طور پر اسکے متعلق جو کچھ ہوسکتا تھا اسکی فکرین ہو رہی ہین - ابھی دو تین دن گذرے تھے ایک روز شام کے سہانے وقت جب تارے آسمان پر

نکلے ہوے تھے چاندنی چٹکی ہوئی تھی اور یہ دونوں اپنے دروازہ پر بیٹھے باغچہ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں کھا رہے تھے کہ اتفاق سے ڈاکٹر محمد رضا خان آگئے کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں رہیں اور پھر ڈاکٹر صاحب اسطرح کہنے لگے "ہان جناب صاحب مجکو تو اب معلوم ہوا۔ ماشاء اللہ آپ تو بڑے ہی خوش قسمت نکلے"

رفیق۔ (بات کاٹ کر) ہائیں آپ کو کیا آج معلوم ہوا؟"

ڈاکٹر صاحب "آپ والد صاحب کے ہان معاملہ کو سمجھے ہونگے اوہ تو پرسون ہی جناب میر صاحب نے بیان فرمایا تھا (ہنسکر) ابھی یہ اور ہی معاملہ ہے جناب صوبیدار صاحب والا

میر صاحب (حیرت زدہ مسکرا کر) صوبیدار صاحب کے گھر کا کیسا معاملہ؟ میں نہیں سمجھا"

رفیق۔ (بہت تعجب کے لہجے مین) یہ آپ کو اسوقت مذاق کی سوجھی ہے یا واقعی اسکی کچھ اصلیت بھی ہے؟"

ڈاکٹر صاحب "نہیں صاحب کل صوبیدار صاحب فرخ آباد سے آئے ہین نا آج صبح جب مین اون سے ملنے گیا تھا اسوقت اس قسم کا تذکرہ انہون نے کیا تھا۔ گو انہون نے صاف الفاظ مین تو اپنا مکنون خاطر ظاہر نہین کیا تھا مگر آپ کی تعریف بہت کرتے تھے اور انکی اس تقریر کا نتیجہ یہی تھا کہ مین آپ سے شگفتہ جان کے لئے پیام بھیجنے کی تحریک کرون"

رفیق (قہقہا لگا کر) یہ کہیئے تو واقعی میر صاحب آپ بہت بڑے خوش قسمت ہین خوب الٹے الٹے پیام آتے ہین اور وہ بھی ایک چھوڑ دو دو"

میر صاحب۔ (جبین بابرو ہوکر نہایت بے پروائی سے) ابھی بکنے دیجیے میرا دل جسکے لیے ازل سے تھا اسکی نذر ہوچکا اب کسکو ملتا ہے۔ یہ دل پیاری سپرد جاناں ہے اور وہی اسکی مالک ہے کیا مجال کسیکی جو اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔ ہان ہان اسی کا ہے اور وہی لیگی۔ ابھی اب وہ میرے پاس ہے کہان! جسکا تھا اسکی پاس گیا۔ کوئی منہ دہو رکھے"

رفیق "مگر شگفتہ جان کی نسبت تو بیشادرین ہوگئی ہے۔ یہ بات کچھ سمجھ مین نہ آئی"

ڈاکٹر صاحب "ہان شاید اب اونکو منظور نہین ہے۔ انکاری خط بھیجدیا گیا ہے۔ مین خیال کرتا ہون اس روز جب آپ کو صوبیدار صاحب کے مکان پر غش آیا تھا شاید

صوبیدارنی صاحبہ نے کہین دیکھہ لیا ہے - وہی اِس امر پربہت زیادہ زور دے رہی ہین "
رفیق " ضرور آپ کا خیال صحیح ہے - مین نے خود دیکھا تہا اس روز سب عورتین کہڑی
حضرت کا حال دیکھہ رہی تہین - اُسدن کا غش ہی ہمارے میر صاحب کے حق مین خوش قسمتی سے
معراج ہوگیا - اچہا ہے شگفتہ جان کے ساتہہ ہی ---- کیون میر صاحب ؟ "
میر صاحب (نہایت ناخوش ہوکر) " نہ معلوم آپ لوگون نے مجہے کیا سمجہہ لیا ہے
جناب من - مین کوئی بدوضع - آوارہ اور لچا آدمی نہین ہون نہ میرا یہ شیوہ ہے
کہ مین کسیکی بہو بیٹی کو بری نظر سے دیکہون - یہ جو کچہہ ہوگیا ایک شدنی اور اتفاقی امر
تہا یا ایک افتاد تہی جو مجہپر پڑگئی اب اِس سے آپ جو چاہین نتیجہ نکال لین ع

اے عشق تیری عنایتین ہین

مین پوچہتا ہون بہلا پیاری سرور جان کے بمثل حسن و جمال سے شگفتہ جان بیچاری کو
کیا مناسبت ہوسکتی ہے ! استغفر اللہ - اور اگر ہو بہی سہی کوئی قاف کی پری ہی کیون
نہ ہو - آسمان سے حور ہی بنکر کیون نہ اُتر آئے گر خدا کی قسم جو ہوے سے کبہی آنکہہ اُٹہا کر بہی
دیکہون - لاحول ولا قوۃ اور دیکہیے ایسی باتین خدا نہ لئے لئے اب کبہی زبان سے نکالیے گا
بہی نہین - ہاے پیاری سرور جان کو اگر کہین اسکی خبر ملگئی تو خدا کی قسم مجہسے بگڑہی جاگی
میری صورت سے بیزار ہوجاے گی - خبردار خبردار اسکا بہت لحاظ رہے "
ڈاکٹر صاحب " خدا کی پناہ برس ہی پڑے - تو آپ اسقدر بگڑتے کیون ہین
ہی نا کہ نہ کیجیے گا نسہی - اور مین کیا جانتا نہ تہا - مین نے تو بمصلحت اسوقت صوبیدار صاحب
سے انکار کرنا مناسب نہ سمجہا ورنہ مین صاف کہہ دیتا کہ ان سے بالکل نا امید ہوجائے
وہ سرور جان کے ہوچکے -
اِسی قسم کی باتین ہورہی تہین کہ دوچار اور حضرت یہان آگئے اور انکے آنے کے ساتہہ ہی
یہ باتین بہی ختم ہوگئین -

دسوان باب

خوف ورجا

سہم جاتی ہے خوشی ڈرتی ہے فرحت مجسے

کبھی آتا ہے تو دزدیدہ تبسم مجکو

اوسیدن کی شام ہے جسکی دلفریب صبح کا سہانا نقشہ اس سے پیشتر دالے سین مین آپ دیکھہ چکے ہین - وہ سبزہ جو دن مین پژمردہ ہو گیا تہا جسکا رنگ مرجہا کر بالکل پہیکا پڑ گیا تہا - وہ پہول جو کہلا چلے تہے - جو شاخ گل مین سر جہکا کر رہگئے تہے اب انہین کو دیکہو کہ انکا کیا رنگ ہوا رنگ نکہر آیا ہے - رونق آگئی ہے اب وہ اپنا اپنا سر جہکا ہوا زمین کی طرف سے اٹہا اٹہا کر حیرت سے آسمان کے منہ کی طرف دیکہہ لیتے ہین آفتاب غروب ہو جانے کی خبر دینے کے لیے مشرقی افق کی طرف سے کچہہ سیاہی اٹہی ہے جو سارے آسمان پر قبضہ کرتی چلی جاتی ہے اور ہمارے ناول کی جان حورو‌ش سر دربان مغرب کی نماز ابہی ابہی پڑہ کر جانماز ہی پر وظیفہ پڑہتے پڑہتے اپنے انہین خیالی الجہاؤن مین پڑ گئی ہے جنسے اسکو آجکل خاص دلچسپی ہے اور دل ہی دل مین اسطرح باتین ہو رہی ہین ”مین نہین جانتی میری قسمت کو کیا ہو گیا ہے آئے دن ایک نہ ایک بلا کا سامنا ہی رہتا ہے پہلے تو مجہے اپنی دلی الجہن ہی سے الجہن رہتی تہی اب جب سے خالہ اسلامن کی باتین سنی ہین اوسوقت سے غیرت کے مارے اور بہی کٹی جاتی ہون - ہاے جو کوئی سنے گا مجکو کیا کہے گا اور تو اور اما نجان اپنے دل مین کیا کہتی ہونگی! ہاے مرجانے کا مقام ہے - گو انہون نے کنایہ اشارے سے بہی کسیطرح مجہسے تذکرہ نہین کیا اور نہ انکی کسی بات مین کل سے آجتک مین نے کسی قسم کا فرق دیکہا مگر خدا کی قسم آج میری آنکہہ انکے سامنے نہین ہوتی اور یہ اور بہی شک دلانے والی بات ہے مین نہین جانتی خالہ اسلامن کا مین نے ایسا کونسا قصور کیا تہا جسکا عوض انہون نے مجہسے اسطرح لیا - اوسدن جب انکو یہان غش آیا تہا ضرور حالت سے اضطراب و پریشانی کی نہ چہپنے والی نشانیان پیدا تہین جنکے خیال کرنے سے بہی اسوقت مین پسینہ پسینہ ہوئی جاتی ہون مگر یہ سبہی جانتے ہین کسکو نہین معلوم کہ اس سے پیشتر مین نے انکی صورت بہی نہین دیکہی تہی پہر وہ ایک قدرتی امر تہا اسکو مین کیا کرون - میرا دل ہی کمبخت ایسا نرم پیدا ہوا ہے کہ کسی کے درد ہوتا ہے تو میرے آنسو نکل آتے ہین اور جسمین یہ بات

نہین مین کہتی ہون وہ آدمی ہی نہین - پہر اب اگر کوئی عیب لگائے تو لگا یا کرے -
بات فقط اتنی ہے کہ وہ ہین بہت نکیلے سجیلے اور طرحدار جوان بس اُنکی یہی خوبصورتی
ہر شخص کے دل مین ہر شخص کی طرف سے ایک قسم کا شک وشبہہ پیدا کر سکتی ہے اور اسکا
علاج ہی کیا - مگر سرور جان اتنا تو مین ضرور کہونگی کہ جسوقت سے مین نے اِنکی صورت
دیکہی ہے بس اوسیوقت سے میرے دلکو کچہہ روگ سا لگ گیا ہے - خدا جانے انہون نے
مجہپر کیا جادو کردیا ہے کہ ہر پہر کر بس انہین کا خیال - جب آنکہین بند کرلیتی ہون تو بس انہین
کی صورت سامنے آکر کہڑی ہو جاتی ہے - خیر یہ سب سہی مگر یہ بدنامی کا ایک بدنما دہبہ جو
میرے پاک دامن پر لگایا جاتا ہے اِسکے دفعیہ کی کیا فکر کرون - اور ہان محمدی بیگم نے
یہ کیا کہا تہا کہ خالہ اسلامن نے یہ تذکرہ میری بہلائی کے لیئے کیا ہو - بہلا یہ کیسی الٹی بات ہے
بدنامی مین بہلائی - رات بہر دن بہر مجہکو اِسی فکر مین گذرا ہے مگر میری سمجہہ مین یہ کوئی بات
نہین آتی - کمبخت وعدہ کر گئی تہی کہ مین کل آؤن گی اور اب تک نہین آئی - امان جان نے
بہی روز آنے کی تاکید کردی تہی "

سرور جہان اسیطرح اپنی خیالی دنیا کی سیر کر رہی تہی کہ دفعتہً اِسکے کانون مین کسیکے پاؤنکی چاپ کی
آواز آئی اور پہر جو آنکہہ اُٹہا کر دیکہتی ہے تو محمدی بیگم سامنے کہڑی ہے یہ اپنے خیالون کو اسیطرح
چہوڑ کر خوشی مین کہڑی ہو گئی اور سلام ومعمولی مزاج پرسی کے بعد اسطرح باتین ہونے لگین
محمدی بیگم " اہا آج تو آپ مراقبہ مین بیٹہی تہین - دنیا مافیہا کی کچہہ خبر ہی نہ تہی -
میرے آنے کا آپکو علم تک نہوا "
سرور جان " واہ واہ دن بہر انتظار کرتے کرتے تہک گئی - اِسوقت تو مین نے
قصداً تمہارے آنے کی طرف خیال نہین کیا - کیا ابہی چلی آتی ہو "
محمدی بیگم " (مسکرا کر) نہین تو مجہکو آئے ہوئے بہت دیر ہوئی "
سرور جان " غلط - جہوٹ - بہن خدا سے ڈرو - ابہی تو مین مغرب کی نماز کے
لیے کہڑی ہوئی تہی - آپ کی بہی کیا باتین ہین "
محمدی بیگم " مین نے تو ہنسی سے کہا تہا - ابہی تو مین چلی آتی ہون - کیا کہون
بہن اباجان کو فرصت نہین ملتی - وہ پہر سے آنے کا ارادہ کر رہی تہی مگر بہ مشکل اسوقت
آنا نصیب ہوا ہے "

یہ باتیں کرتی ہوئیں یہ دونوں ایک پلنگ پر آکر بیٹھ گئیں - یہ پلنگ خاص سرورجان کا ہر
بیان سے تھوڑے ہی فاصلہ پر سرورجان کا پلنگ تھا لیکن اسقدر دور ضرور تھا کہ معمولی
پست آواز سے باتیں کیجائیں تو اسکے ماں باپ کے پاس تک نہیں پہونچ سکتی تھیں تھوڑی دیر
پہلے ادہر ادہر کی باتیں رہیں اور اسکے بعد پھر بہت پست آواز میں سرورجان اسطرح کہنے لگی "
بہن آج تو آپ نے بہت انتظار دکھایا صبح سے یہ وقت آیا اور آپ کا پتہ نہیں - اچھا اب بتائیے
اب تو آپ نے دریافت کرلیا ہوگا کہ خالہ اسلامن نے وہ بات کیوں اماں جان سے کہی تھی ؟"
محمدی بیگم " اے ہے ابھی تک آپ اسی اندیشے میں ہیں (لاپرواہی کے لہجے میں) اونہہ
ہوگی کوئی بات - آپ کو تو ایک بات کا گھونٹوان ہو جاتا ہے آپ ان باتوں کا خیال ہی نہ کیجیے"
سرورجان " واہ واہ سبحان اللہ - آپ بھی بڑی دہوکے باز ہیں - کل رات کو تو
اماں جان کے آنے کی وجہ سے بیان کرتے کرتے چپ رہیں تہیں اور آج یہ رنگ لائیں -
میں نہ مانونگی - دیکھیے میری آپ کی بگڑ جائے گی نہیں تو بتا دیجیے"
محمدی بیگم " اچھا اگر میں بتا دوں تو آپ خفا تو نہونگی ؟ پہلے اسکا وعدہ کر لیجیے"
سرورجان " واہ یہ بھی کوئی بات ہے اگر خفا ہونے والی باتیں ہونگی تو میں
ضرور خفا ہونگی - ورنہ مجکو کتّے نے تو کاٹا نہیں ہے"
محمدی بیگم " تو میں بتاتی ہی نہیں - مجکو ایسی کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں خواہ مخواہ
کے لیے بری بنوں"
سرورجان " محمدی بیگم تم اب مجکو بہت دق کرتی ہو - اچھا اب میں خفا نہونگی اب تو
بیان کردو" سرورجان بہت اصرار کے ساتھ پوچھ تو رہی تھی مگر اب اسکے دل کا عجیب
حال تھا - قلب کی حرکت معمول سے زیادہ بڑھ گئی تھی - اختلاج ہو رہا تھا اور طرح طرح کی
بدگمانیاں خیالات کے قالب میں ڈھلکر اسکے دماغ کی نازک گذرگاہوں میں دوڑی دوڑی
پھر رہی تھیں - محمدی بیگم بھی ان حالات کے بیان کرنے کے لیے اب بالکل تیار ہو گئی تھی
اور اسکے ساتھ اسکے چہرے پر کچھ اوسی قسم کی خوشی کے آثار نمایاں تھے جو کسی کامیابی کیوقت
میں ہوتی ہیں محمدی بیگم اپنی جگہ سے کھسک کر اور بھی اس سے قریب ہو گئی تھی سرورجان
نے بھی اپنے کان اس طرف لگا دیے تھے اور محمدی بیگم اسطرح کہہ رہی تھی " وہ وہ میر صاحب
جنکو اوس دن غش آیا تھا !"

سرور جان - (بہت آہستہ سے) ہان ہان وہی جو مین پوچھتی ہون "
اور حیرت کے ساتھ اسکی قوت سامعہ اسکے کانون پر دیکھ
محمدی بیگم - تمہین معلوم ہے انہین کیون غش آیا تھا۔ ہین تو پہر پوچھنے سے کیا فائدہ
اسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگتی ہے - در پہر آپ ہی بگڑتی ہین -

سرور جان (غور مین آکر اور اپنی آنکھین زمین کی طرف کر کے) تو سہی "
کیسے دل کی مجکو کیا خبر ! ! "
محمدی بیگم - تمکو نہین معلوم ! بڑی بیخبر ہو - مین بتا دون ن ہوئی کہ مین بہانے
آیا تھا سمجھین ! ! " ب ہو کر) اچھا مین تمہارے
بی تو خدا کی قسم مجسے

سرور جان (قدرتی بھولے پن کے ساتھ) اے ہٹو بھی مجکو دیکھکر وہ کیون بیہوش
ہو جاتے - خدانخواستہ مین کوئی آفت یا بلا تو تھی نہین جو مجکو دیکھکر ڈر جاتے اور غش آجاتا "
اور کنکھیون سے محمدی بیگم کے چہرے کے تغیرات پر ایک غلط نظر ڈالنے لگی -
محمدی بیگم - اے ہے توبہ - تمہاری بھی کیسی الٹی سمجھ ہے (ڈرتے ڈرتے)
بس تمہاری صورت ایسی پیاری تھی کہ بس دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے "
سرور جان (کسی قدر شرماکر) چلو چپ ہی رہو - تمکو بس یہی باتین بہت آتی ہین -
میری صورت دیکھکر کبھی تمکو غش نہ آگیا - حماقت کی باتین "
محمدی بیگم (جسکی نظر سرور جان کے چہرے کے تغیرات سے لڑی ہوئی تھی) بس صورت
تو تمہاری ضرور ایسی ہی ہے کہ مجکو بھی غش آجاتا - مگر مشکل یہ ہے کہ مین وہ آنکھین کہان سے
لاؤن جن سے انہون نے دیکھا تھا "
سرور جان (جھیپ کر) بس چپ ہی رہو (بات بنانے کے طور پر) تو یہ آنکھون کا
قصور ٹھہرا - میری صورت کا نہین - کیا تمنے یہ نہین سنا کہ انکو یہ عارضہ ہے اسدن بچپن کیون
کے میلہ مین بھی تو وہ بیہوش ہو گئے تھے "
محمدی بیگم - ہان ہان وہین سے تو اون بیچارے کو یہ روگ لگا تھا - وہی بچپن کیون
کا میدان ہی تو انکے لیے طور سینا بن گیا تھا - پہلے پہل وہین تو تمکو دیکھکر وہ لوٹ پوٹ ہو گئے
تھے - وہ اسوقت جب تم چلمن برابر کرنے کے لیے خیمہ سے باہر نکلی تھین - یاد آیا (بہت
دل مضبوط کرنے کے بعد) ہائے وہ گھڑی ہے اور آجکا دن جو تمہارا خیال ان کے

ٹھا ہو"
ہو کر م دیکھو محمدی بیگم - ہوش میں آؤ ایسی بیہیائی
ن سکتے بس معاف کردو یہ باتیں سرور جان نے جس
ین زیادہ تر طیش و غصہ کا حصہ ملا ہوا تھا - مگر نہ معلوم اسکا کلیجہ
- اسکا کچیں دل نہ معلوم کس لیے اب چپ ہو کر اسکے پہلو میں
ن جمود کی کیفیت کیون طاری ہو گئی تھی - حیا شوخی اور خجالت یہ
ن جو اسکے ننھے اور نازک دلبر بنا سے آسمان کی طرح ٹوٹ پڑی تھیں مگر
ی کسی وقت اسکے نازک ہونٹون پر رہ رہکر ایک قسم کی مسکراہٹ پیدا
ہو جاتی تھی جو ایسی پھرتی کے ساتھ دانتون سے دبا دبا کر ضبط کر لی جاتی تھی جسطرح وہ آگئی تھی گویا آئی ہی نہ تھی - اب دونون طرف سناٹا تھا اور اسکے ساتھ خاموشی دونون کی زبان پر اپنا قبضہ کیے ہوئے تھی - اگرچہ کاسہ ناز اور شوق بھرے دل کا تقاضا بار بار یہی چاہتا تھا کہ کچھ اور سوال سنتی مگر ننگ و ناموس کا خیال حیا و غیرت کا شریفانہ جوہر چٹکیاں لے لیکر اسکی امنگ کی ساری شوخی کو شانے دیتا تھا وہ ابھی خیال ہی میں تھی کہ بیگم صاحب نے ان دونون کو پکارا اور بمجبوری انکے پاس انکو جانا پڑا - بیگم صاحب نے ہاتھ دھونے کے لیے کہا - دسترخوان بچھا تھا کھانا چنا تھا اور اب بمجبوری یہ دونون کھانے کے لیے بیٹھ گئی تھین -

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دونون پھر اپنی جگہ پر آکر بیٹھیں گو اب پہلے باتون کو کچھ عرصہ ہو گیا تھا مگر پھر بھی سرور جان کی حالت اندازہ کرنے سے اس امر کا پتہ چلتا تھا کہ اسکی ناتجربہ کاری نے اب تک اسکو اپنے اصلی حالت میں نہیں آنے دیا تھا شوق اور غیرت کے آثار اب تک اسکے پیارے چہرے پر نمایان تھے بالآخر جب اسکے شوق نے اپنے اصرار بھرے تقاضون سے بیطرح اسکو مجبور کر دیا تو پھر اسی طرح اپنی شرم آلودہ نگاہ نیچی کیے مگر بیقیدی کے ساتھ اسنے محمدی بیگم سے کہا - خدا جانے کیا واہی تباہی بک گئیں مگر جو مین پوچھتی تھی اسکا نہ کہیں سر تھا نہ پاؤن "

محمدی بیگم (کانون پر ہاتھ رکھکر) نا صاحب حاشا للہ میری توبہ - مین ایسے کہنے سے درگذری - نیکی برباد گناہ لازم - میری ایسی کیا شامت آئی ہے کہ خواہ مخواہ کے لیے بری بنون "

سرور جان "نہین نہین کہو - اور کچھہ نہین - بس وہی جو مین پوچھتی ہون"

محمدی بیگم "جب آپ میری باتون سے خفا ہی ہوتی ہین تو پہر پوچھنے سے کیا فائدہ مین تو اب ہرگز نہینگی کہونگی - لیجیے صاحب آپ ہی تو پوچھا اور پہر آپ ہی بگڑتی ہین - ایسی پریین ایسی پریین کہ الٰہی توبہ"

سرور جان - اچھا اچھا اب مین نہ خفا ہونگی تم کہو تو سہی"

محمدی بیگم - (اپنے دل مین) ہت تیرے کی - یہ تو وہی مثل ہوئی کہ من بہائے منڈیا ہلائے بیچاری مجھسے ہی اُڑتی ہے (سرور جان سے مخاطب ہوکر) اچھا مین تمہارے کہنے سے کہتی تو ہون مگر اتنا کہے دیتی ہون کہ اب جو ناک بہون سمیٹی تو خدا کی قسم مجھسے تمسے بیطرح بگڑ جائے گی - (ادہر اودہر دیکھکر) تو بس کل رات کو اماںجان بیگم صاحب باتین کررہی تہین وہ انہین کی تہین اور وہی تہین جنہین سنکر آپ بگڑین تہین -

سرور جان کو اِن باتون کی نسبت جب اِسنے سنا تہا اب تک پورا یقین نہ تہا لیکن محمدی بیگم کی اِس تصدیق سے اِسکے ہوش اُڑ گیے دانت کے نیچے اُنگلی داب کر رہگئی اِسکے دل سے دماغ تک سناٹا پہیل گیا - دل سے کچھہ گرم گرم بخارات اُٹھکر سینہ مین گھٹے اور پہر غیرت کا پسینہ بنکر پہر بن موسے نکل پڑے - اب بیچاری سر تہامے بیٹھی تہی - حس و حرکت نہ تہا آنکھین کہلی تو ضرور تہین مگر پلکین مطلق حرکت نہین کرتی تہین اور اب اسمیں اور حسن کی اوس دیوی مین مطلق فرق نہ تہا جو سنگ مرمر سے تراش کر بنائی گئی ہو -

چند منٹ کے بعد اِسنے ایک ٹھنڈی سانس لی اور گبراہٹ کے لہجے مین محمدی بیگم سے اسطرح پوچھنے لگے "ہائے تو یہ سب باتین خالہ جان نے اماںجان سے کہدین! اب مین کیا کرونگی - اسمدین تو کہین کی نرہی" اب بے اختیار اِسکی آنکھون سے آنسو جاری ہو جاتے ہین اور محمدی بیگم سنکر اسطرح کہتی ہے "واہ ری وحشت - آپ ہی عجیب چیز نکلین! بہلا ایسی باتین کہنے کی ہوتی ہین یا اماںجان کو خدانخواستہ آپ سے دشمنی تہی"

سرور جان (بگڑکر) اور مین کہتی کیا ہون - یہی تو غم ہے - کہنے کی تو نہین تہین مگر اُنہون نے کہا! انہین معلوم مین نے خالہ جان کی ایسی کونسی خطا کی تہی کہ جس کا عوض انہون نے مجھسے اسطرح لیا" اور آنسو اوسی بیقراری کے ساتھہ ابتک اِسکی آنکھون سے نکل رہے تہے -

محمدی بیگم "دشمنون کچھہ تم سٹرن تو نہین ہوگئی ہو - آخر کوئی بات بھی تو ہو یا یونہی ایک بات اپنے دل مین فرض کر لی - پوری ابھی سنی بھی نہین اور رونے لگین - بھلا یہ بھی کوئی بات ہے - سبحان اللہ - میری پیاری بہن مین سچ کہتی ہون تمہاری بات کا تذکرہ تھا - بیگم صاحب نے یہ کہا تھا کہ جیسی سرور جان حسن و جمال مین بینظیر ہے اسیطرح میر حسن علی بھی صورت شکل مین بیمثل ہین بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ ان دونون کا جوڑا ازل سے مقرر ہے اسی سلسلہ مین انھون نے تمہاری اسدن کی وحشت اور گھبرائی ہوئی باتون سے اس امر کو ثابت کرنا چاہا کہ یہ سب روحی مناسبت اور قدرتی سبب سے تھا"

محمدی بیگم یہ باتین بہت آہستہ آہستہ کر رہی تھی اور سرور جان جھینپی جاتی تھی - اسکی شرمگین آنکھین نیچے جھکی جاتی تھین - نگاہین غیرت کے مارے اسکی بڑی بڑی آنکھون کے سات پردون مین چھپنے کے لیے بھاگی جاتی تھین - بیٹھے بیٹھے اسکی قدرتی شوخی چلبلے پن سے جو انگرائی لینے کو ہوتی ہی تو نیچرل حیا جلدی سے اٹھکر اسکا سارا چلبلا پن مٹا دیتی ہی لیکن اس شمع کی اٹھتی ہوئی لو اشارہ اشارہ مین اسقدر ضرور بتا رہی تھی کہ اس سے پہلے جو غصہ کی اٹھتی ہوئی لہر اسکی بلند اور چوڑی پیشانی پر بجلی کیطرح بار بار کوند جاتی تھی اب وہ کچھہ دیر دیر بعد کبھی کبھی چمک جاتی ہے بلکہ اب بجاے اسکے کچھہ کچھہ دلی مسرت کی جھلکیان کسی کسیوقت پائی جاتی تھین اگر مسرت کے نہین تو شرم و غیرت کے آثار ضرور تھے اسکی بڑی بڑی چمکدار آنکھین جو ابھی معمول سے زیادہ کھلی ہوئی تھین محمدی بیگم کا مُنہ دیکھ رہی تھین جنکے تیور اسکی برگشتہ پلکون کی طرح تیڑھے تیڑھے تھے اب وہی آنکھین نیچے جھکی ہوئی تھین - انمین اب پہلا سا غصہ نہ تھا بلکہ حیا کے مارے اب اوپر اٹھہ بھی نسکتی تھین - اسنے کنکھیون سے ایک مرتبہ محمدی بیگم کی طرف دیکھا تو یہ دیکھا کہ محمدی بیگم بہت سنجیدگی اور تجسس کی نظر سے اسکے چہرہ کی طرف دیکھہ رہی ہے - یہ حال دیکھتے ہی اسنے اپنے دل سے کہا "اہا محمدی بیگم تو میرے چہرہ کو بڑے غور سے دیکھہ رہی ہے! شاید وہ میرے چہرے کے تغیرات سے ان مخفی اور مرموزہ حروف کو پڑھنا چاہتی ہے جو میرے دل کی لوح پر کسی اتفاق سے کندہ ہوگئے ہین اور جنکا جھلملاتا ہوا عکس اسوقت ہوش کی حالت مین میرے چہرے سے کچھہ نمایان ہوگیا تھا" اور اس خیال کے آتے ہی وہ اپنی معمولی اعتدالی حالت مین آجاتی ہی اور پھر اسی خیال کیطرف اسکا ذہن جاتا ہی جسکا

دامن ابھی اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ وہان ۔ گو محمدی بیگم کو مین نے اپنے اجتک کے
تجربہ سے کوئی چالاک عورت نہین پایا ہے تاہم کچھہ عجب نہین ہے کہ وہ اسطرح رہو کر دیکر
اپنی طبعزاد باتون کے ذریعہ سے میرے دل کو ٹٹولتی ہو ۔ اچھا یہ بھی نہ سہی مگر وہ قیافہ
شناس ضرور ہے اور گو مین اس سے کتنا ہی زیادہ دیڑھ جاؤن مگر وہ مجھسے ہوشیار
ضرور زیادہ ہے ۔ یہ بہت ضروری بات ہے کہ مین بہت احتیاط کے ساتھہ اپنی زبان سے
کوئی کلمہ نکالون ۔ اور اپنے ہر آنے والے خیال کا عکس دماغ اور دل کے اندر سے چہرے کی
ظاہری جلد تک ہی نہ پہونچنے دون ۔ اے آسمان کے نیلے نیلے رنگ !! اے اسپر اُڑتے ہوئے
بھورے بادل !! سچ بتا نا تمکو نیلی کے رنگ مین رنگے ہوئے کپڑے اور خاکی رنگ پر
کیا فوقیت حاصل ہے ؟ پھر کیون تم دور سے اسقدر اچھے معلوم ہوتے ہو ۔ اور آسمان کی
زیبا و زینت دینے والے تارو ! تم مین اور خاک کے چمکتے ہوئے ذرّون مین کیا فرق
ہے ۔ اے ساری دنیا کو روشن کرنے والے آفتاب تو ہی بتادے کچھہ تو وہ کو فضا
سرخاب کا پر لگا ہے جو ایک روشن آتشکدہ مین نہین ۔ آخر تو بھی تو ایک روشن کرہ ہی
نہین یہ کوئی سربستہ راز نہین بس بات فقط اتنی ہی کہ تم ہمسے بہت دور ہو ۔ تمہارا نزدیک
آنا مشکل ہے ۔ ہم تمہارے پاس پہونچ نہین سکتے ۔ بس یہی ایسی باتین ہین جنہون نے
تمکو ہماری نظرمین اچھا بنا دیا ہے ۔ تمہاری ادائین دلکش معلوم ہوتی ہین اور تمہاری
خوشہ نگیان آنکھون کو بھلی ۔ اے میرے دل کی امید وا شاید تمہارا بھی یہی حال ہے
تمہاری صورت کچھہ دور ہی سے بھلی معلوم ہوتی ہے ۔ ہان ہان مین خود ایسی باتونکے
قریب نہین جاؤن گی ۔ مجسی ایک کنواری لڑکی کے لیے زبان سے اس معاملہ مین کچھہ
بھی نہیں نکالنا چاہیئے ۔ مین اب کچھہ اور پوچھون گی بھی نہین ؟؟
سرور جان سر جھکائے اپنے دل سے اسی قسم کی باتین کر رہی تھی اور محمدی بیگم چپ چاپ
حیرت زدہ اسکا منہ دیکھہ رہی تھی ۔ جب سرور جان کا سکوت انتہائی حد سے بھی زیادہ
تجاوز کر گیا تو محمدی بیگم اسکو چھیڑ کی اسطرح کہنے لگی وہ کیون چپ ہے سوچ مین کیسی آگئین
غمگین نہین ہونا چاہیئے خدا نے چاہا تو وہی ہوگا جو تمہارا دل چاہتا ہے ؟؟
خدا جانے یہ کیسا پُر اثر کلمہ تھا کہ گو سرور جان نے اس موقع پر بہت خودداری کے ساتھہ
اپنے دلی جوش کو ضبط کرنا چاہا مگر اسکی اعتدائی گرمی سے اسکے خون مین کچھہ ایسی قت ہوگئی

کر خون لعرین لیتا اسکے چہرے کی صاف و شفاف جلد کے نیچے اپنی رنگت کچھ کچھ دکھا تی ہی لگا تاہم اسنے سرخی کو ناک ہون سمیٹ کر دکھانے کے لیے طیش اور غصہ کا رنگ بنا دیا اور جن ہونٹوں کر ہنسی کی آمد ہو چلی تہی احتیاط کے خیال سے اسنے اپنے آبدار دانتون سے اسکو داب لیا آنکھوں پر قدرتی حیا و شرم نے اپنا عمل دخل کرنا چاہا تہا تو اسنے اسکو کچھ اس طور سے اپنا منہ موڑ کر چھپا لیا کہ جس سے بظاہر تنفر کا پتہ ملتا تہا -

محمدی بیگم کے جملہ ختم ہونے کے بعد اسکی زبان سے اسقدر تو ضرور نکلا کہ "ہٹو مجکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتین" اور پہر اسپر وہی سکوت طاری ہو گیا جو اس سے پیشتر دیکھا تہا -

محمدی بیگم کے دل پر طرح طرح کے پریشان خیالات کا مجمع تہا کبہی تو سرور جان کے اس بڑہے ہوئے سکوت کو اسکی قدرتی حیا و شرم پر محمول کرتی تہی کبہی اسکے خفا ہو جانیکا اندیشہ اسکے دل مین کبہی پیدا کر دیتا تہا کہ اسی حال مین باہر سے آواز آئی "اب رات بہت آگئی ہے گاڑی والا جلدی کر رہا ہے" یہ آواز مرزا احمد بیگ کی تہی جو اپنی بیٹی کو لینے آئے تھے - محمدی بیگم اپنے باپ کی آواز سنکر رخصت ہونے کے لئے سرور جان سے اسطرح کہنے لگی "اے میری خفا ہو جانے والی بہن! مجہسے اب آپ ناخوش نہو جیے - مین اب جاتی ہون"

سرور جان جو اب تک اپنے خیالات کے ناپید اکنار دریا مین غوطے کہا رہی تہی محمدی بیگم کے اس کہنے سے جہجہک کر چونکی اور اسکو اسقدر اپنے بے محل سکوت پر محمدی بیگم سے شرمندہ ہونا پڑا اور پہر وہ اسکی معافی مانگ کر اسطرح کہنے لگی -

اب کل کسوقت آئے گا؟"

محمدی بیگم "مین تو تمہارے دل بہلانے کے لیے آتی تہی اور اپنا دل خوش کرنے کے لیے مگر جب میرے آنے سے آپ کی طبیعت کو اور انقباض ہوتا ہو تو پہر میرے آنے سے فائدہ!"

سرور جان "نہین اسوقت کی میری خاموشی کا تم خیال نکرنا - یہ ایک اتفاقی بات تہی"

محمدی بیگم "مین اس اتفاقی بات کو جانتی ہون مگر مین اسقدر ضرور کہونگی کہ آپ کا دل مجہسے صاف نہین ہے اور خواہ آپ مجہپر اعتبار کرتی ہین ورنہ اپنے دل کا حال مجہسے اسطرح چھپاتین اگرچہ مین اسکو آپ سے زیادہ لی جاتی ہون اور اسکے ساتھ تمہاری انتہا کی رازدار بہی"

سرور جان نے اپنے دل مین کہتی تو یہ ضرور سچ ہے جسکا کوئی رازدار نہین اسکا کوئی غمخوار نہین - ہمدرد نہین - دیکہیے کسقدر نئی باتین آج اسکے ذریعہ سے معلوم ہوئین جنکی خبر

شاید میرے فرشتوں کو بھی نہ تھی" سرور جان انہیں الجھادوں میں تھی کہ محمدی بیگم جانے کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئی اور سرور جان اسکو پھر بٹھا کر اسطرح کہنے لگی "اچھا تم میرے سامنے قسم کھاؤ عہد کرو کہ تم میرے راز کی باتوں کو کبھی کسی کے سامنے اپنی زبان سے نہیں نکالوں گی"

محمدی بیگم "ہاں ہاں اسمیں شک ہی کیا ہے - میں بےبغیر قسم کھائے بھی اب تک آپکی کوئی بات کسی سے کہی کہ آپ کہنے بیٹھوں گی - آپ شوق سے کہیے - خدا کی قسم میں کسی سے نہ کہونگی"

سرور جان "ہاں ہاں تمہاری نسبت میرا ہمیشہ سے یہی خیال ہے وہ تو کیا جو کچھ باتیں تمنے ابھی مجھسے کہی تھیں وہ بالکل سچ ہیں؟ دیکھو محمدی بیگم میں تمسے پھر کہتی ہوں کہ آدھی بات کسیکو سامنے تمہاری زبان سے نہ نکلنے پائے"

محمدی بیگم "ہے ہے آپ کیسی باتیں کرتی ہیں میری کیا مجال جو ایک حرف بھی کبھی زبان سے نکالوں - رہیں وہ باتیں جنکا تذکرہ میں نے اس سے پہلے ہی کیا تھا وہ بالکل سچی تھیں ذرا جھوٹ نہیں وہ ہی ایک روز میں پیام ......" محمدی بیگم ابھی اسیقدر کہنے پائی تھی کہ دفعۃً اسنے اپنی چلتی ہوئی زبان دانت کے نیچے داب لی اتنا تو کہا کہ بیگم صاحب آتی ہیں اور خاموش ہوگئی - بیگم صاحب نے قریب آکر محمدی بیگم سے کہا "بیٹی جاؤ مرزا جی پکار رہے ہیں - گاڑی والا جلدی کر رہا ہے - تم اسیطرح روز چلی آیا کرو - تمہارے آنے سے تمہاری بہن (سرور جان کی طرف اشارہ کر کے) کی طبیعت بہل جاتی ہے"

محمدی بیگم "بہت اچھا - میرا دل تو خود ہی بغیر انکے ملے نہیں مانتا - کیا کروں مکان ذرا دور ہوگیا ہے - اچھا میں (اچھا میں) اب بندگی عرض کرتی ہوں خدا نے چاہا تو پھر حاضر ہونگی"

اور اسقدر کہنے کے بعد یہ اٹھکھڑی ہوئی - سرور جان نے اسکو دروازہ تک پہونچا کر رخصت کیا اور پھر اپنے پلنگ پر لیٹ کر اسطرح اپنے دل ہی دل میں باتیں کرنے لگی "اہا آج مجکو معلوم ہوا کہ میری الجھن - میری طبیعت کا اضمحلال اور یہ ہر وقت کی میری بےچینی بلا وجہ نہ تھی میں کہتی تھی کہ یہ انکا خیال بار بار میرے پاس کیوں آتا ہے - یہ وجہ تھی! میرا خیال تھا کہ انہوں نے مجھپر جادو کیا مگر میں اس سے واقف نہ تھی کہ خود میں نے ان پر جادو کیا ہے - ہائے میں نے تو انکو آنکھ بھر کر دیکھا بھی نہ تھا! اور لطف یہ کہ مجکو خبر تک نہ ہوئی (بہت حیرت کے لہجے میں) اسد پھر وہ کیوں بیہوش ہوگئے اور ایک مرتبہ نہیں دو دو مرتبہ - اور کتنی دور سے!"

ان خیالات کے آتے ہی سرور جان بیطرح شرما جاتی ہے - خودبخود آنکھیں جھپ جاتی ہیں اور پھر غرور حسن سے ایک انگڑائی لیکر اپنے دل سے کہتی ہے "لیکن میری کمبخت صورت کے

دیکھنے سے اپنے بیہوش ہونے کا حال جب تک انہون نے اپنی زبان سے نکہا ہوگا کسی غیر کو
یہ حال کسطرح معلوم ہوا ہوگا! ہاے مین اسدن کے لیے زندہ نہ رہی ہوتی - کیسی میری
بدنامی ہوئی کیسی رسوائی ہوئی - نہ معلوم کس کس سے انہون نے کہا ہوگا کسنے کسنے سنا ہوگا
جب تو محمدی بیگم کے کانون تک یہ خبر پہونچی - ہائے مین تو بیموت مرگئی - خدا کی قسم انکی اس
حرکت سے میرا جی برا ہوگیا - ایسا ہی کس کام کا آدمی جسکو کسی دوسرے کی رسوائی کا بہی
خیال نہ ہو - واہ اون سے کس نے کہا تہا کہ خواہ مخواہ کے لیے وہ میری صورت دیکھیں -
بیہوش ہون اور مجکو بدنام کرتے پہرین - واہ اچھے آئے محمدی بیگم سے مین یہ پوچہنا ہی بہول گئی
کہ اسنے یہ سنا کس سے (تہوڑی دیر غور کرنے کے بعد) کیا عجب ہے کہ میرے کانون تک پہونچا
نیکے لیے انہون نے یہ حال محمدی بیگم سے بیان کیا ہو! لیکن ایسی حالت مین محمدی بیگم اس
قابل نہین کہ مین اپنے دل کا حال اسپر ظاہر کرون - وہ بار بار میرے چہرے کی طرف بہت غور
سے دیکھتی ضرور تہی - اور یہ کیا ضروری بات ہے کہ انہون نے کہا ہو۔ یا ایسا ہوا ہی ہو ممکن
ہے کہ اسنے اپنے دل سے یہ فقرے گڑہ لیے ہون (خود ہی) لیکن اسکی اصلیت تو کچہہ نکچہہ
ضرور معلوم ہوتی ہے ورنہ اسکا خیال اسطرح میرے پیچہے نہ پڑتا کوئی دم تو اس سے نجات ملتی
مین دیکھتی ہون جب سے محمدی بیگم نے انکے غش کہانے کا تفصیلی حال بیان کیا ہی اسوقت سی
میرے دل کی عجیب حالت ہے رہ رہ کر دل پر کچہہ چوٹ سی لگتی ہے - طبیعت بیچین ہوئی جاتی ہی
کچہہ غبار سا اوٹہہ کر سینہ اور دماغ مین پہیل جاتا ہی اور بے اختیار ہو کر یہ جی چاہتا ہے کہ
چیخ چیخ کر رؤن (کروٹ بدلکر) افوہ ایک کروٹ پڑے پڑے پہلو دکہنے لگا - ہان اور اسلام
خالہ کو اس تذکرہ کرنے کی کیا وجہ! مین نہ مانون اگر اسکی کچہہ اصلیت ہی تو ضرور دونون کو انہون
نے ملا لیا ہوگا - آج یہ بہت اچہی خبر سُنی کہ امان جان نے وردی میجر کو جواب دیدیا کہ اس لڑکی کی
صورت سے مجکو نفرت تہی یہ نہایت ہی اچہا ہوا - محمدی بیگم سے مین یہ کہنا بہول گئی غالباً اسنے بہی
سنا ہوگا - سر درد جان اٹ سور ہو دیکہو بہت رات آئی ہے - (تہوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد)
ہان اور محمدی بیگم یہ کیا کہتی تہی "دو ایک بار دو زمین بیام" پورا جملہ کہنے بہی نہ پائی کہ امانجان آگئین
غالباً انہیں کو کہتی ہوگی" اور اس خیال کے آتے ہی اسکا دل خوشی سے اسکے پہلو مین اچہل پڑتا
ہے - بے اختیار اسکے پیاری ہونٹون پر تبسم کی کیفیت اٹہلاتی آتی ہی اور یہ اسکو فوراً اپنے
دانتون سے داب لیتی ہے گویا اسکی نیچرل حیا دوڑ کر اسکو منع کرتی ہی کہ خبردار خبردار ایسی بات

زبان پر لانا چاہتی ہیں - خاموش ہوکر پھر یہ اپنے اسی خیالی سلسلے کو اسطرح چھیڑ دیتی ہے ہرچند ہیں تو سنتی ہوں وہ سید ہیں تو بس معلوم ایکن کوئی کہتا تھا کہ شاید مجھی جان شگفتہ جان ہی کے لیے انکو بہت پسند کرتی ہیں - پھر یہ کیسی بات - اونہہ ہوگا مگر ہمیں کوئی شک نہیں کہ اگر ایسا ہو اتو شگفتہ کے خوش قسمت ہونے میں بھی شک نہیں ایک خوش قسمت اور ایک بہت ہی خوش قسمت ہے

یلی شب کی سیاہ سیاہ اور لانبی لانبی زلفیں بڑھتے بڑھتے اب نصف کمر تک آپہونچ گئی تھیں اسکے بختہ رنگ کا سیہ تاب عکس دنیا کی ہر چیز پر اسطرح پڑ رہا تھا کہ جسطرف آنکھ اٹھا کر دیکھیے بس وہی نظر آتا تھا اور کچھ نہیں - اسکی بھیانک صورت دیکھ دیکھکر سب دم بخود دبکے چاروں طرف سناٹا پھیلا ہوا تھا اور اگر کسی وقت اس عالم خاموشاں میں کوئی آواز اسکے کانوں میں آجاتی تھی تو وہ انہیں جھینگروں کی آواز ہوتی تھی جو اور بھی اسکے ننھے سے کلیجہ کو ہلا دیتی تھی جنکو سنتے سنتے خوف کے مارے اسنے اپنی آنکھیں بند کرلیں - منہ چھپا لیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد یہ دیکھا گیا کہ اس بیچاری کی حالت دیکھتے دیکھتے نیند کو بھی اسپر ترس آگیا اور پھر یہ بیخبر ہوکر سوگئی -

گیارھواں باب

کینہ

آپ سے قول کے سچے کیا خوب
وعدہ کیا اور وفا ہوگیا

اِس امر کو ہم پہلے دکھا چکے ہیں کہ صوبہ دار موسیٰ خان کسی سرکاری اور ضروری کام کے لئے فرخ آباد گئے تھے گو انکو یہاں اپنے اہل وعیال کی طرف سے اپنے بھائی راز محمد خان کے موجود ہونے کی وجہ سے ہر طرح کا اطمینان تھا تاہم باقتضائے محبت کبھی کبھی انکو تشویش ہو جاتی تھی اور اِس امر کی بہت کوشش کر رہے تھے کہ کسی طرح سے فارغ ہوکر اپنے گھر کو پہونچیں - اب ان کو اس کام سے فرصت بھی ہو چلی تھی اور وہ چار روز میں وہاں سے روانہ ہونے والے تھے -

ایک روز عالم تنہائی مین یہ خاموش بیٹھے تھے دل اہل و عیال مین لگا تہا اور انکی یاد آ آ کر ان کو بیچین کر رہی تھی کہ چٹھی رسان نے حاضر ہو کر ایک خط اِن کو دیا - اس خط کے دیکھتے ہی فوراً انکی وحشت رفع ہو گئی جو بے اطمینانی ابہی انکے چہرہ پر برس رہی تھی وہ اسیطرح کافور ہو گئی جس طرح آج کل برسات مین ابر کے ٹکڑے کو دیکھا ہوگا جسکو ہوا کے تیز جھونکے بہت تیزی کے ساتھ اُڑائے لیے جاتے ہون - جلدی جلدی لفافہ چاک کیا گیا اور بہت شوق کے ساتھ جلد جلد پڑہنے لگے - لیکن یہ عجیب بات تھی کہ انکی شوق بہری نظر اب ایک حیرت زدہ نظر بنگئی تھی - آنکھین معمول سے زیادہ پہیلی جاتی تہین اور پلکون کے اوپر کہیچ جانے کی وجہ سے جو شکنین پیدا ہو رہی تہین وہ پیشانی تک یکے بعد دیگرے لہرین پیدا کرتی چلی جاتی تہین - خط کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک مرتبہ بہت ہی پُر حیرت لہجے مین "ہائین" کا کلمہ انکی زبان سے نکلا اور اسیکے ساتھ یہ دیکھا گیا کہ انکی حیرت زدہ آنکھون مین آنسو بہر آئے اور یہ اس خط کو آنکھون کے سامنے سے علیحدہ کرکے بیطرح سکوت مین آگئے یہ خط انکے بہائی راز محمد خان کا ہے جسمین انہون نے اپنی اور انکی بیوی کی شکر رنجی ہو جانے اور دوسرے گہر مین اپنے اوٹہہ جانے کا واقعہ مختصر طور پر لکہا تہا ان دونون بہائیون مین چونکہ بہت ہی خلوص تہا اور اسیکے ساتھ انکی اسقدر زندگی مین یہ پہلا ہی مرتبہ تہا کہ علیحدگی پیدا ہوئی ہو اسوجہ سے موسٰی خان کے دل کو اِس خبر سے سخت صدمہ پہونچا - بہت دیر تک بیخودی کے عالم مین یہ چپ بیٹھے رہے اور پہر اسطرح اپنے دل سے کہنے لگے "یہ بڑا غضب ہو گیا اور نہین معلوم کیون - کوئی بات ذہن مین نہین آتی - راز محمد خان نے کوئی صاف وجہ نہین لکہی باتون باتون مین ایسی شکر رنجی ہو جانے کا سبب ! اگو انہون نے میری بیوی کی شکایت نہین لکہی ہے - مگر مین خیال کرتا ہون عجب نہین جو انہین کی زبان سے کوئی سخت بات نکل گئی ہو - اِن سے غصہ مطلق ضبط نہین ہوتا خدا نخواستہ میرے خیال کے موافق اگر ایسا ہی ہوا تو مجکو اپنی بیوی کی طرف سے سخت رنج ہوگا - یہ کمبخت عورتین آپس مین لڑ بہڑ کر پہر ایک ہو جاتی ہین مگر اسکا بُرا اثر ہمیشہ کے لئے مردون پر پڑ جاتا ہے - میرا بہائی راز محمد بہت سلیم الطبع اور متحمل مزاج آدمی ہے اسکی طرف سے کبہی زیادتی نہ ہوگی اور دیکہئے نا اسکی تحریر ہی سے کسقدر رنج اور صدمے کی بو آتی ہے اب مین آگرہ پہونچون تو تفصیلی حالات معلوم ہون خدا جانے کیا کیا واقعات پیش آئے ہونگے جو یہان تک نوبت پہونچی میری روانگی کے وقت تک تو سب آپس مین ہنسی خوشی سے رہتے تھے میری چارون کی عدم موجودگی مین اسقدر بے لطفی ہو گئی اللہ اکبر - اور اگر مین وہان موجود ہوتا تو شاید ایسی نوبت

بھی نہ آتی ۔ لیکن راز محمد سے تعجب ہے کہ اُنہون نے اسکی اصلاح مین کچھہ بھی کوشش نہ کی ۔ اصل یہ ہے کہ وہ آدمی بہت سیدھے ہین ضرورت سے زیادہ اور ہماری بھاوج صاحبہ کہ مین کہنے ہین ۔ بس انہون نے ان بیچارے کو مجبور کردیا ہوگا ۔ لیکن اب ایسا بھی سیدھا پن کس کام کا کہ گھر بگڑ جائے ۔ لوگ ہنسین اور انکے آنکھہ کان ہون ۔ اور پھر یہ تو دیکھیے کہ میرے بال بچون کو تنہا چھوڑ کر دوسرے گھر مین جا رہے ۔ اون لوگون کی تنہائی اور بیکسی کا بھی مطلق خیال نہ آیا ۔ مین وہان پہونچ جاتا اوسیوقت بندۂ خدا نے گھر چھوڑا ہوتا ۔"

یہ باتین اپنے دل سے ہو ہی رہی تہین اور انکے اوس چہرے پر جسپر حسرت اور افسوس کا پودر پہرا ہوا تہا جواب بالکل زرد پڑ گیا تہا جسکی زردی بھی سپیدی سے رنگ بدل چلی تہی ۔ اسپر معمولی سرخی کی لہرین آنا شروع ہوگئیں تہین پیشانی پر بل پڑنے لگے تہے ۔ آنکھون مین سرخ سرخ ڈورے اُبھر آئے تھے اور آنکھون کی سپیدی مین معمول سے زیادہ چمک پیدا ہوگئی تہی ۔ موسیٰ خان نے پھر ایک مرتبہ اس خط پر ایک سرسری نظر ڈالی اور پھر وہی خیالات آ آ کر جمع ہوگئے جو اس سے پہلے تہے ۔ الغرض یہ رات موسیٰ خان پر نہایت بے چینی ۔ اضطراب اور کرب سے گذری ۔ بیچارے غم کے مارے نہ تو کچھہ کہایا نہ پیا اور نہ اسکی آنکھون کو ایک منٹ بھی میٹھی نیند سونا نصیب ہوا ۔ صبح ہوتے ہی اسنے اِن سرکاری کامون کے انجام دینے مین جنکے لیے وہ یہان آیا تہا اور جو اب بالکل ختم کے قریب ہی تھے بہت عجلت بھری کوششون سے کام لیا ۔ ابھی پھر دن بھی نہ آیا تہا کہ پوسٹ مین ڈاک لیکر آیا جسمین ایک خط انکے گھر کا بھی تہا اس خط کو لیکر جلدی سے اوسکو پڑہنا شروع کیا ۔ ایک ایک حرف آنکھون مین کھٹکنے لگا الفاظ تیر و نشتر بنکر کلیجہ مین اوتر گئے ۔ قلب سے شعلے اُٹھنے لگے آنکھون سے دہوان نکلنے لگا اور پھر وہ اسطرح کہنے لگا دیکھا آپ نے یہ وجہ تہی یہ دفعتہً ایسا ہو جانا بغیر کسی قوی وجہ کے ہو نہین سکتا تہا ۔ تو یہ سب کچھہ میر حسن علی کے لیے ہوا ہے ! جسدن مین فرخ آباد آتا تہا اوسدن وہ تشریف لائے تہے اور جسوقت انکو غش آیا تہا اسوقت سب عورتین دروازے پر کھڑی تہین بیشک انکی صورت شکل دیکھنے والی آنکھون کو بیطرح گردیدہ کر لینے والی ہے ۔ لیکن اوسدن اونہون نے سردار جان اور شگفتہ جان دونون کو دیکھا ہے سردار جان کے مقابلہ مین شگفتہ جان پر کسی کی نظر نہین پڑ سکتی ۔ لیکن محمد اکبر نے ماتھا یہ اچھا نہین کیا کہ [illegible] عزیز احمد خان کو بیٹا اور انکاری خط لکھہ بھیجا ۔ میرا ... مین آ گیا ... پوچھون تو یہ سب حالات تفصیل کے ساتھہ معلوم ہون ۔"

اس خط سے انکا وہ اضطراب جو پہلے خط سے پیدا ہوا تھا اب اور بھی ترقی کر گیا تھا - وہ ہی ایک روز مین سرکاری کام سے فرصت حاصل کی اور آگرہ کو روانہ ہو گئے -

مکان پر پہونچنے کے بعد جب انکو کل واقعات تفصیلی طور پر معلوم ہوئے تو انکے افسوس اور صدمہ کی کوئی انتہا نہ تھی لیکن انکی عدم موجودگی کے زمانہ مین راز محمد خان کے ہر وقت کی خبر گیری اور انکی آمد و رفت باقی رکھنے کے حالات معلوم ہونے سے ایک گونہ انکے دل مین جگہ ہو گئی - دونون بھائی آپس مین ملے بھی - معمولی طور پر کچھہ شکوے شکایت بھی ہوئے کسیقدر آمد و رفت بھی ہوئی مگر دل کی گرہ کچھہ ایسی پڑ گئی تھی کہ نہ کھلنا تھی نہ کھلی -

شگفتہ جان کا معاملہ انکے لیے بہت نازک تھا اس لیے کہ انکی بیوی کی دلی خواہش میر حسن علی کو داماد بنانے کی تھی جسمین وہ حوالدارنی کو حارج اور دراندازِ خیال کرتی تھین جب صوبیدارنی نے انکو ہر طرح مجبور کیا تو انہون نے ڈاکٹر محمد رضا خان کے ذریعہ سے اس معاملہ مین تحریک شروع کی جسکا مختصر حال ناظرین کو پہلے معلوم ہو چکا ہے -

ایک روز پہر دن چڑھ آیا تھا - آفتاب تیزی کے ساتھہ چمک رہا تھا - اسکے چہرے کی تمتماہٹ - چڑھی ہوئی تیوری - اسکی اڑی ترچھی کرنون کو دیکھہ دیکھکر اس کمہلائے ہوئے سبزے کا رنگ اڑا چلا تھا جسپر ابھی اس سے پہلے شبنم کے آبدار قطرون نے سپید موتی بکھیر دیے تھے - وہ پھول کمہلا چلے تھے جنکو خوشگوار نسیم کے دلاویز جھکوں نے صبح کے وقت بوسہ بازی کے مارے پریشان کر دیا تھا اور صوبیدار صاحب زنانے مکان مین اپنی بیوی کے پاس بیٹھے اسطرح باتین کر رہے تھے "سے تو راز محمد بھائی بہت تپاک سے ملتے ہین اور جو کچھہ ان سے بدگمانیان ہو گئین ان پر وہ نہایت افسوس ظاہر کرتے تھے - اندر بھی مین گیا تھا انکی بیوی بہت خاطر مدارات سے پیش آئی تھین - بظاہر کسی قسم کا رنج بھی نہین معلوم ہوتا تھا اب دل کا حال خدا کو معلوم ہو گا - تمہارے ساتھہ کسطرح پیش آئی تھین ؟"

صوبیدارنی - ہان ظاہر مین تو خاطر تواضع بہت تھی مجکو اسوقت کے آنے سے روکتی بھی رہین مگر ان کا دل ہرگز صاف نہین معلوم ہوتا تھا "

صوبیدار صاحب " خیر صاف ہو یا نہو لیکن مصلحت وقت یہی ہے کہ تم اکثر داتی جاتی ہو - انکے گھر آتی جاتی بھی رہو - تمہاری خواہش پوری ہونے کی اگر کوئی صورت تھی تو بس یہی - محمد اکبر کی نسبت سردار جان کے ساتھہ اگر انہون نے منظور کر لی تو پھر کیا ہے

تم اپنی کل امیدون مین کامیاب ہوسکتی ہو"

صوبیدارنی "خیر اب تو جو کچھہ ہوگیا ہوگیا اسکا چارہ کار ہی کیا ہے۔ اور سچ پوچھیے تو مین یہ جانتی ہی کب تہی کہ مجکو ایسا موقع ملے گا۔ میرے تو وہم و گمان مین بہی یہ بات نہ تہی سرور جان کے لیے تو وردی میجر کے یہان سے پیام آیا تہا۔ لیکن یہ آپ خوب سوچے۔ یہ طریقہ بہت اچہا ہے۔ رقعہ کا جواب ابہی نہین آیا؟"

صوبیدار صاحب "نہین ابہی نہین بہائی راز محمد خان کے پاس اوسی رقعہ کے جواب کے لئے آج آدمی پہر بہیجا ہے ابہی آیا نہین۔ یہ تدبیر بظاہر تو ضرور اچہی معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ چل جائے مگر جب اونہون نے وردی میجر صاحب کو صاف جواب دیدیا تو مجکو اپنی نسبت بہت کم امید ہوتی ہے۔ اور اسطرح انکے نسبت چہڑا لینے سے بہی مین خیال کرتا ہون کہ ضرور حسن علی کی فکر مین ہین ورنہ ایسے بڑے گہرانے سے نسبت چہڑا لینا اسکی آخر علت غائی کیا ہے؟"

صوبیدارنی "ہان ضرور یہی بات ہے۔ پہر تم نے اسکا کوئی بند و بست بہی کیا؟"

صوبیدار صاحب "ہان مین نے دس روز ڈاکٹر محمد رضا خان سے اسکا تذکرہ کیا تہا غالباً وہ اس معاملہ مین اپنے طور پر کچھہ تحریک کردین گے۔ اس مابین مین چند مرتبہ اون سے ملاقات بہی ہوئی مگر انکے بیان سے معلوم ہوا کہ ابہی میجر صاحب نے انکو کوئی صاف جواب نہین دیا۔ کل کی ملاقات مین اونہون نے مجہسے اس امر کا وعدہ کیا تہا کہ آج اس معاملہ کو ضرور چہیڑین گے"

صوبیدارنی "خدا کرے وہ مان لین اور پیام بہیجین۔ پہر مین حوالدارنی کو جہک کر سلام کرونگی"

صوبیدار صاحب "ابہی ایسی باتین۔ زبان سے نہین نکالنا چاہیئے خدا جانے کیا اتفاق پیش آئے۔ مگر یہ کیا بات ہے کہ سرور جان کو اب کی مرتبہ مین نے انتہا سے زیادہ نحیف و زار پایا؟"

صوبیدارنی (لاپروائی کے لہجے مین) "ہوگی کوئی وجہ۔ مین اپنی زبان سے کیسی کی بہو بیٹی کی نسبت کوئی برا کلمہ کیون نکالون"

صوبیدار صاحب "آخر کچھہ معلوم تو ہو!" صوبیدار صاحب کی زبان سے یہ جملہ ابہی اسیقدر نکلا تہا کہ ایک ماما نے حاضر ہو کر عرض کیا "حضور ڈاکٹر صاحب آئے ہین"

صوبیدار صاحب (اوسی ماما سے) کون ڈاکٹر صاحب؟ (خود ہی) محمد رضا خانصاحب!"

ماما "حضور نام تو مین جانتی نہین وہی ہین وہی جو اکثر آپ کے پاس آتے ہین نا مسلمان ہین"

صوبیدار صاحب "ہان ہان وہی ہین (اپنی بیوی سے) معلوم ہوتا ہے کوئی اچھی خبر لائے ہین" اور یہ کہتے ہوئے باہر چلے گئے اسوقت انکا یہ خیال واقعی صحیح نکلا یہ آنے والے ڈاکٹر محمد رضا خان تھے بہت تپاک سے یہ دونون صاحب ملے معمولی مزاج پرسی کے بعد صوبیدار صاحب اس طرح پوچھنے لگے "خیر ہے دہوپ مین آپ نے کیسی تکلیف فرمائی"

ڈاکٹر صاحب "ہان واقعی اسوقت آفتاب کی حرارت نے بیتاب کر دیا ایک ضرورت سے اسطرف اسوقت آنا ہوا تھا مین نے خیال کیا کہ آج آپ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا ملتا چلون"

صوبیدار صاحب "آپ کی عنایت و مہربانی (بلند آواز سے) کوئی ہے حقہ پان لاؤ (ڈاکٹر صاحب سے) کہیے آجکل آب وہوا تو یہان کی اچھی ہے؟"

ڈاکٹر صاحب "جی ہان خدا کے فضل سے بہت اچھی - کسی قسم کی دقت نہین"

صوبیدار صاحب "الحمد للہ - ہان فرمائیے میر حسن علی صاحب سے ملاقات ہوئی تھی کچھ تذکرہ آیا تھا؟"

ڈاکٹر صاحب "جی ہان آج صبح مین ادن سے ملا تھا - انکی طبیعت آجکل کچھ اچھی نہین اختلاج قلب نے انکو پریشان کر رکھا ہے - گو موقع نہ تھا مگر مناسب طریقے پر آج مین نے اس تذکرہ کو بھی چھیڑا تھا مگر قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید وہ بلا رضامندی اپنے بزرگون کے ایسا کرنا پسند نہین کرتے - ورنہ آخر اسکے سعی کیا کہ کئی مرتبہ مین ذکر کر کے اپنے سامنے چھیڑ چکا ہون لیکن وہ اپنا مافی الضمیر کسیطرح ظاہر ہی نہین کرتے - صاف صاف کہنے کا موقع نہین آپ خود ہی خیال فرمائیے نا"

ڈاکٹر صاحب یہ باتین کر رہے تھے اور صوبیدار صاحب کے چہرہ کا رنگ بہت جلد جلد بدل رہا تھا انکے قلب کی حرکت بالکل سکنڈ کی سوئی کی حرکت سے مشابہ تھی - ڈاکٹر صاحب کی تقریر ختم ہوتے ہی ہوتے صوبیدار صاحب کی امیدون کا خاتمہ ہوگیا - چہرہ پر اُداسی چھاگئی اور قریب ہی تھا کہ انکے چہرے کے تغیرات انکے دلی راز کا حال فاش کر دین کہ پھر سنبھل گئے اور ڈاکٹر صاحب سے مخاطب ہو کر اپنے بے موقع سکوت کا اسطرح دفعیہ کیا "انکو ایسی خواہش ہی کیسی ہے - خدا جانے کیا بات تھی کہ بیسبیل تذکرہ اوسدن میری زبان سے وہ بات نکل گئی تھی - استغفر اللہ - ہان یہ تو فرمائیے مین سنتا ہون کہ حوالدار صاحب کی لڑکی کے لیے پیام بھیجا ہے!"

ڈاکٹر صاحب (حیرت زدہ اپنے دل مین) ہائین یہ انکو کسطرح معلوم ہوگیا! (صوبیدار صاحب سے مخاطب ہوکر) شاید مین نے ایسا نہین سنا - اور نہ خود میر صاحب ہی نے اس قسم کا کوئی تذکرہ مجھسے کیا (نہایت حیرت کے لہجے مین) کیا آپ نے معتبر ذریعہ سے اس خبر کو سنا ہے؟؟"

صوبیدار صاحب "ہان ہان کوئی کہتا ضرور تہا مگر مجھکو یاد نہین "

ڈاکٹر صاحب "شاید ایسا ہی ہو مگر عقل باور نہین کرتی - وہ سید جوالدار صاحب پٹھان - اور خود جوالدار صاحب ہی کیون ایسی نسبت کو جائز رکھنے لگے تو لا محالہ خبر غلط ہوگی - (اپنے دل مین) مگر یہ برا ہوا جو ان کے کانون تک یہ خبر پہونچ گئی!"

صوبیدار صاحب - شاید ایسا ہی ہو (اپنے دل مین) انکی تو بہت تشفی ہوگئی ہے - اگر اس خبر کی کچھہ اصلیت ہوتی تو یہ ممکن ہی نہ تہا کہ انکو معلوم ہوتا - خدا کرے غلط ہو "

ڈاکٹر صاحب "اچھا تخفیف تصدیع اب آپ بہی آرام فرمائیے مین ہمکو اب جانا ہوگا" اور اسقدر کہنے کے بعد ڈاکٹر صاحب یہان سے رخصت ہوکر چلے جاتے ہین - ڈاکٹر صاحب کے چلے جانے کے بعد انکا وہ دلی صدمہ کہ کل کہیلا جو اتک افشاے راز کے اندیشہ سے دلپر بہت جبر کئے چپ بیٹھا تہا - ناکامی کی دل افسردہ کرنے والی خبر بطرح کانون کے پردون مین گونجنے لگی اور اسکی چوٹ رہ رہکر دلپر لگنے لگی - دماغ چکر کہانے لگا اور یہ دونون ہاتھون سے اپنا سر تہام کر رہگئے دیر تک یہ اسی سناٹے مین دہیان خاموش بیٹھے رہے مگر جب دل کی الجھن اور بہی انکو پریشان کرنے لگی اور اندر سے طلبی کے بار بار کے تقاضے کے انکو بطرح مجبور کر دیا تو یہ زنانے مین چلے گئے اور بیوی سے نہایت ہی پر افسوس لہجے مین اس واقعہ کو اسطرح بیان کیا جسطرح ابہی ابہی ڈاکٹر صاحب سے سنکر آئے تہے بیوی کے ہاتہ کے توطے اڑگئے حسرت و ناکامی کی آنکہین پہیلین - رنج و غم کا ابر اٹہا اور انفعال و شرمندگی کا موسلا دہار بارش برسنے لگا - غرضکہ خوشی کی وہ عالیشان عمارت جو امید کے ہاتہون اونچی ہوتی جاتی تہی یکبارگی مسمار ہوکر بیٹھہ گئی بیوی کی اس اضطرابی حالت نے صوبیدار صاحب کے دلپر ایک خاص اثر پیدا کیا اور وہ دلدہی اور تسلی کے طور پر اسطرح کہنے لگے "تو تمکو اسکا اسقدر غم ہی کیا اور کیون امیر حسن جیسے مین ایسے کیا سرخاب کے پر لگے ہین لاحول ولا قوۃ - اسکا خیال ہی کیا! اور ابہی تو انہون نے صاف جواب ہی نہین دیا ہے - ڈاکٹر صاحب تو یہ کہتے تہے کہ انکا ارادہ اپنے وطن ہی مین عقد کرنیکا معلوم ہوتا ہے اچھا کچھہ نہ سہی اس ... ... تو خوب اطمینان ہوتا ہے

کہ اگر میر صاحب ہمارے لیئے نہیں ہین تو راز محمد خان کے لیے بھی نہین ہین "

صوبیدارنی - اب اسکا کسیکو کیا علم !"

صوبیدار صاحب وہ نہین ہین نے تو یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا انکا ارادہ سرور جان کے ساتھ عقد کرنیکا ہے جسکا جواب ڈاکٹر صاحب نے بہت صاف اور اطمینان دلانیوالے الفاظ مین دیا تھا کہ نہین ایسا نہین ہے اور یہ ممکن نہین کہ اسکا کچھ تعلق وابستہ ہو تا اور انکو اسکا علم نہ ہوتا

یہی باتین ہو رہی تھین کہ ایک عورت اس گھر مین آتی ہوئی نظر آئی اور اسکی صورت دیکھتے ہی ان دونون کے چہرون پر امید و بیم کی ایک کیفیت طاری ہو گئی - بہت شوق اور انتظار کے ساتھ اس آنے والی عورت کی طرف یہ دونون دیکھنے لگے - یہ عورت جسقدر قریب آتی جاتی تھی اوسی قدر انکے دلون کی حرکت تیز ہوتی جاتی تھی اور انکے چہرہ کا رنگ نہایت ہی تیزی کے ساتھ بدل رہا تھا - یہ آنے والی عورت ابھی دس پندرہ قدم کے فاصلہ ہی سے تھی کہ صوبیدارنی سے ضبط نہو سکا اور وہ اسطرح اس آنے والی عورت سے پوچھنے لگین وہ کہو کیا خبر لائین! کچھہ جواب دیا؟"

اور اسقدر کہنے کے بعد ان دونون کی آنکھین اس عورت کے چہرے کیطرف بڑے غور سے دیکھنے لگین اور اسیکے ساتھ انکی قوت سامعہ کان کے پردون سے باہر نکلکر ہمہ تن گوش ہو کر رہگئی اس عورت نے بجائے اسکے کہ جواب مین کچھہ کہتی اپنی بند مٹھی کھولکر دکھائی جسمین کاغذ کا ایک پرچہ تھا اور صوبیدار صاحب نے اٹھکر جلدی سے وہ پرچہ اٹھا لیا - یہ عورت آج صبح ہی کو یہان سے شادی کا رقعہ حوالدار صاحب کے یہان لیکر گئی تھی اور اسکے جواب کا نہایت ہی شوق کے ساتھ انتظار ہو رہا تھا - اس جوابی رقعہ کے کاغذ کی سپیدی صوبیدار صاحب کی آنکھون کے ساتھ اسوقت اسی قسم کی تیز روشنی پیدا کر رہی تھی جو طبی اصول کے موافق یا تراق چیزین برف کے سپید سپید ڈھیر نور نظر کے خیرہ کرنے مین رکھتے ہین - اس رقعہ کے سیاہ سیاہ نقوش اسوقت طبیعات کے اس مسئلہ کو اچھی طرح ثابت کر رہے تھے کہ سیاہ رنگ مین بجلی کے جذب کر لینے کی کسقدر کشش ہے - اسلیئے صوبیدار صاحب کے جسم کی برقی قوت جسم کی اندرونی سطح سے نکلکر بالکل باہر آگئی تھی اور اسوقت انکی بجنسہ وہی حالت تھی جو اس شخص کی ہوتی ہے جسکے بجلی لگ گئی ہو - طبیعت مین بالکل جمود تھا - دماغ مین سکتہ - آنکھون مین شخوص - ہاتھ تھرتھرا رہے تھے اور وہ جوابی خط انکے ہاتھ سے چھوٹکر نیچے گر پڑا تھا - انکی بیوی انکی حالت دیکھکر

گھبرا گئیں اور نہایت پریشانی کے عالم میں اسطرح کہنے لگیں "ہے ہے خیر ہے! یہ آپکو ہو کیا گیا ہے کہئے تو اسمیں لکھا کیا ہے؟"

صوبیدار صاحب (اپنے ہوش حواس بجا کرنے کے بعد) گھبراؤ نہیں میں اچھا ہوں اس خط کو دیکھکر میری یہ حالت ہو گئی تھی نامنظور!" گو اس نامنظوری کا جملہ سنکر صوبیدارنی کا بھی کلیجہ منہ کو آگیا تھا۔ دل سینہ کے اندر بیطرح گھبرا رہا تھا۔ انکی دلی منصوبے اور خیالی امیدیں بیکسی کے عالم میں جان توڑ رہی تھیں مگر تاہم انہوں نے اپنے خاوند کی اس خراب حالت کو دیکھکر اپنی بگڑی ہوئی طبیعت کو زبردستی سنبھالا اور اسطرح کہنے لگیں "معاذ اللہ آپ نے تو اسوقت مجکو گھبرا ہی دیا تھا توبہ (انکی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد) تو بالکل منظور نہیں۔ صاف جواب!"

صوبیدار صاحب "بالکل انکار۔ بھائی سے مجکو ایسی امید نہ تھی۔ اور کوئی وجہ بھی نہیں معلوم ہوتی (آنے والی عورت سے مخاطب ہو کر) اور کچھ کہتے تھے؟"

وہی عورت "حضور کہتے کیا تھے۔ اصل یہ ہے کہ بیگم صاحبہ کو یہ کسطرح منظور نہیں۔ خدا جانے چپکے چپکے غصہ میں وہ کیا کیا کہہ رہی تھیں میں دور تھی کچھ اچھی طرح سن نہیں پایا (دم بھر چپ رہنے کے بعد) میں تو سنتی ہوں انکے ہاں اونکا پیام آیا ہے جو اس رجمنٹ میں بہت خوبصورت سے ہیں بھلا سا نام تھا!"

صوبیدارنی (جلدی سے) میر حسن علی تو نہیں!"

وہی عورت "جی ہاں یہی نام ہے یہی نام"

صوبیدار صاحب "تمنے کس سے سنا؟ کون کہتا تھا؟"

وہی عورت "انہیں کی ماما وغیرہ آپس میں اسقسم کی باتیں کرتی تھیں میں نے بھی کچھ ایسا ہی سنا تھا"

صوبیدار صاحب "ہوں (اپنے دل میں) تو یہ کہئے وہاں معاملہ طے ہے! (اسی عورت سے) اچھا تم جاؤ"

اس عورت کے چلے جانے کے بعد میاں نہایت ہی قابل افسوس سناٹا پیدا ہو گیا میاں بیوی کے چہرے کا رنگ ایک فوری تغیر کے ساتھ پھیکا پڑ گیا اور اداسی چھا گئی اور آنکھوں کی چمک اسی طرح کم ہو گئی جسطرح صبح ہوتے ہی رہتے سہتے تارون کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگتی ہیں انکی نگاہیں بے اختیار زمین میں گڑی جاتی تھیں اور بے ٹھنڈی ٹھنڈی سرد سرد سانسیں لیکر صوبیدارنی صاحبہ اسطرح کہہ رہی تھیں "آپنے دیکھا! بات تو یہ تھی پھر بھلا یہاں کا پیام کسطرح

منظور کیا جاتا - وہ صوبیدارنی بندی اسی فکر مین تو تہی - اسی لیے تو وہ مجھسے لڑی تہی - اس لیے تو وہ گہر سے نکلی تہی - مین تو اسکی اسیدن کی نگاہین دیکہتے ہی جسدن اوس سید کو غش آیا تہا تاڑ گئی تہی کہ وہ اسیر بیطرح مرمٹی ہے اور دیکہو تو آہستہ آہستہ اسنے ساری فکرین کیسی کرلین اور کسی کو کانون کان بہی خبر نہ ہوئی "

صوبیدار صاحب "جی اور کیا! وہ بہت ہوشیار عورت ہے (حسرت کے لہجہ مین) پہر اب کیا ہو سکتا ہے - مجبوری ہے اب خاموش ہو رہنا چاہیئے "

صوبیدارنی "ہان پہر اور کیا! (اپنے دل مین) مگر مجھسے تو نچلا بیٹہا نہ جائیگا - میری غیور آنکہین کسی طرح نہین دیکہہ سکتین کہ حوالدارنی میرے مقابلہ مین اسطرح بازی لیجائے - ہائے حوالدارنی تو نے مجہے جلا بہن دیا - اور پہر انتہائی درجہ کی الجہن کے نشانات اسکے اوس اوداس چہرے پر نمودار ہوگئے جو اب بالکل سپید پڑ گیا تہا - اسکی آنکہونکی چمک اب کم ہوگئی تہی اور پتلیون کی گردش مین بے انتہا کمی - حسد اور کینہ کی وہ آگ جو خود اوسی انسان کو جلا کر جلا کر خاک سیاہ کردیتی ہے اب اسکے کانون مین لگی ہوئی تہی ارمان و تمنا پہنک رہے تہے اور آرزو اور امیدین اس مین جل بہن رہی تہین - تہوڑی دیر تو یہ اسی رنج و غم مین بیٹہی رہین پہر نہ معلوم کہ دفعتہً ایسی کیا بات انکے ذہن مین آئی کہ انہون نے صوبیدار صاحب سے تہوڑی دیر کیلئے ... سے ... جانیکے لئے اجازت لی اور سوار ہو گئین -

اے کینہ [illegible] ... ہوئے شرارہ ... تہا تا تم مین کسقدر قوت ہے اگر تم ... سے جس سے ہوا مشین کے انجن چلتے ہین اپنی طاقت زیادہ دکہا سکتے ہو - ہان ... کمزوریانی کی قوت ہے اور تم مین خون کی قوت - خون کی قوت اور ارمان آرزون کے جلنے کی طاقت جو آدمی کی جان تک لے لیتے ہین - صوبیدارنی اوسی زور مین بہری وردی میجر کے مکان پر پہونچین اور معمولی باتون کے بعد کچہ عرصہ تک ادہر اودہر کے تذکرے رہے اور پہر اسکے بعد صوبیدارنی نے اپنے دل کے بہرے ہوئے بخارات کو بیطرح نکالنا شروع کیا - وردی میجر کی بیوی کے روبرو انہون نے اس امر کی اصلی وجہ کہ سرو جہان کی نسبت انکے بیٹے غلام سرور سے کیون چہوٹ گئی بہت زور کے ساتہ بہی بیان کی کہ حوالدارنی کا دلی رجحان سید حسن علی کے ساتہ نسبت کرنے کا تہا ورنہ یہ عرصہ کی نسبت اسطرح دفعتہً اور وہ بہی بلاوجہ کبہی چہٹائی نہ جاتی - اسیکے ساتہ انہون نے

وردی میجر کی بیوی کے مزاج مین برہمی پیدا کرنے کے لئے بہت سے اور فقرے بھی اپنی طرف سے بٹے اور اسطرح کینہ و فساد کے ڈھونڈ مارا بخزدن سے اپنے سینہ کو کسیقدر ہلکا کیا ۔

بارھوان باب

استقلال

قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ
انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ

استقلال اگر چہ دنیا سے عموماً مفقود ہے لیکن پھر بھی اسکا اگر کہین پتہ چلتا ہے تو انہین شوریدہ سر عشاق کے دل مین جنکی کسی بات کا کچھ ٹھکانا ہی نہین اور اگر ہے تو بس انکی ایک آئی ہوئی طبیعت کا ۔ جسپر آگئی اب ہٹنے کا نام ہی نہین لیتی انکے استقلال کا آپنے اثر بھی دیکھا ؟ وہ تلون طبع حسین جنکی تشبیہ اس عالم مثال مین زمانہ کی نیرنگی سے دیجاتی ہے بالآخر اپنے چاہنے والون کو چاہنے ہی لگتے ہین ۔ رات کی خنکی جب استقلال کے ساتھ رات بھر اپنا اثر کرتی رہتی ہے تو اسکا اثر آپ نے صبح کے وقت پایا ہوگا اور دن کی گرمی کا اثر دوپہر اور شام کو ۔ دنیا کے بڑے بڑے لائق بڑے بڑے فلاسفر جنپر ایک زمانہ آج تک فخر کر رہا ہے کچھ غیر معمولی ذکاوت نہین رکھتے تھے بلکہ جس چیز نے اونکو دنیا کے عجائبات مین بنظیر بنادیا تھا وہ یہی استقلال تھا ۔ وہ جس کام کی طرف جھکے آئی ہوئی طبیعت کے ساتھ اسکو نہایت تک پہونچا دیا ۔ استقلال کے ساتھ کسی امر پر قائم رہنا غیر ممکن کو ممکن او قوع بنا دیتا ہے ۔

حسو بیدارنی کے ہونے ہوئے افسون اور سرور جان کے ساتھ میر حسن علیصاحب کی نسبت ٹھہر جانے کی خبر نے وردی میجر صاحب اور انکی بیوی کے دل مین اور دل کے ساتھ عزیزین ایک ایسے شورش پیدا کردی تھی کہ خدا کی پناہ ۔ اس رجمنٹ مین چونکہ اکثر کابلی جوان تھے اور جوشیلی طبیعت والے تیز مزاج آدمی کو بلو دنیا کوئی بڑی بات نہین ۔ اسوجہ سے یہ کابلی وردی

میجر صاحب کی تحریک اور اشارے اور نیز کچھہ اپنی خلقی جہالت سے اس امر پر کہ دلاسی پٹھان کی بیٹی کا پیوند ایک ہندی جوان کے ساتھہ ہو بیطرح بگڑ بیٹھے اور ساری رجمنٹ مین بہت حیرت اور تعجب اور افسوس کے ساتھہ یہہ تذکرے اور چرچے پہیل گئے اور اسکے ساتھہ اسکی مخالفت پر بہت جوش و خروش کے ساتھہ کابلی پٹہانون مین اتفاق ہو گیا۔ انہین ننھی ننھی بوندیون کو جو آسمان سے قطرہ قطرہ ہو کر لگاتار گرتی ہین آپنے دیکہا ہوگا کہ انہون نے گڈھے۔ جہیل۔ تالاب اور بڑے بڑے دریاؤن کو اپنی اتفاقی قوت سے بہر دیا ہوگا ان آفتابی کرنون کی غیر معمولی قوت کو بہی آپ نے دیکہا ہوگا کہ یورپی لیڈیز کے سنہرے نازک بالون سے مشابہ ہوتی ہین کہ وہ دنیا مین کس رجہ حرارت پہونچاتی رہتی ہین۔
بہاپ کے ان بے حقیقت ذرون کا زور انجنون مین آپنے دیکہا ہوگا جو اپنی یکجائی قوت سے بڑی بڑی مشینون کو بہت تیزی کے ساتھہ حرکت دیتے ہین۔ یہی اتفاقی قوت اس رجمنٹ کے کابلی جوانون مین بہی اسوقت بہت زور و شور پر تہی۔ حوالدار صاحب پر بہی چارون طرف سے دباؤ پڑ رہی تہی اور حوالداری پر آوازے کسے جاتے تھے یہ سب کچھہ ہو رہا تہا مگر اس رمان زدہ دلکی کسیکو خبر نہ تہی جسکے امید کے کہلے ہوئے تختہ کے لئے یہہ خبر باد صرصر سے کم اثر نہ رکہتی تہی آہ یہہ خبر سنتے ہی میر حسن علی کے دلپر ایک چوٹ سی لگی دنیا آنکہون مین سیاہ ہو گئی اور امید و بیم کا ایک ناپیدا کنار دریا بہت زور کے ساتھہ انکی آنکہون کے سامنے لہرین لینے لگا اور انکی ہمدرد و احباب کی طبیعتون مین بہی انتشار پیدا ہو گیا۔
خیر اب انکو ہم اسی حال مین چہوڑ کر پیاری سرور جان کی حالت دیکہتے ہین کہ اسکے ننہے اور نازک دل پر اس خبر نے کیا اثر کیا۔
شام کا دہندلکا ہے زمین چکر کہاتے کہاتے۔ آسمان گردش کرتے کرتے روز روشن سے شب تار بن گیا ہے مگر واہ رے استقلال کہ پیر فلک نے باوجود سن و سال اپنی جہکی ہوئی کمر ابتک سیدہی نہین کی ہے وہی دم خم ہین۔ وہی آن بان اور وہی قیامت خیز رفتار اور جور و ستم۔ سرور جان اپنے آرام کے کمرے مین چپ غمگین بیٹہی ہے۔ اداسی کا پوڈر اسکے پیارے پیارے چہرہ پر پہرا ہوا ہے جسکے دکہانے کے لئے ایک روشن شمع اپنے حسن عالم سوز کی اوٹہتی ہوئی لو کے اشارے کر رہی ہے۔ سرور جان کا سر نیچے جہکا ہوا ہے اور یہہ باتین اپنے دل سے کہہ رہی ہین۔"

ہاے آج میری طبیعت کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ خواہمخواہ کے لئے بس یہی دل چاہتا ہے کہ چیخ چیخ کر رو دُون - رہ رہکر دل کو سنبھالتی ہون مگر بگڑا ہی جاتا ہے - آنسو بہت روکتی ہون مگر نکلے ہی پڑتے ہین آخر یہہ بات کیا ہے ابا جان اور امان جان بہی آج بہت پریشان و متردد معلوم ہوتے ہین - خلاف معمول کئی مرتبہ آج اندر بہی آئے اور بہت دیر تک ابا جان اور اماجان مین باتین بہی ہوتی ہین - اور یہ عجیب بات ہے کہ بار بار ابا جان باہر بلائے جاتے ہین اسپر یہ اور طرہ ہے کہ ابا جان اور اماںجان آج جب مجکو آس پاس سے نکلتے یا آتے جاتے دیکھہ لیتے ہین تو فوراً خاموش ہو جاتے ہین - آخر یہہ کیون؟ کوئی نہ کوئی بات ہے ضرور اور عجب نہین جو میرے ہی متعلق ہو - خداوندا ایسی کیا بات ہے" سرور جہان اپنے دل سے اسی قسم کی باتین کر رہی تہی کہ محمدی بیگم نے آکر سلام کیا اور سرور جہان اسکو دیکھتے ہی خوشی سے اچہل پڑی - بڑے تپاک سے اپنے پاس بٹھایا - مزاج پرسی کی اور پہر خاموش ہو کر اسطرح اپنے دل سے کہنے لگی "بہت اچہا ہوا جو اسوقت یہ آگئی اس سے ذرا دل بہل جائیگا (محمدی بیگم سے مخاطب ہو کر) آج تو تمہارے آنیکی کچھہ خبر بہی نہ تہی مگر میرا دل اسوقت تمکو یاد کر رہا تہا خوب ہوا جو آگئین تنہا آئی ہو یا خالہ جان بہی آئی ہین؟"

محمدی بیگم "نہین تنہا تو نہین - اماںجان بہی آئی ہین آپ نے دیکھا نہین وہ کیا بیگم صاحب کے پاس بیٹہی باتین کر رہی ہین (نہایت تعجب کے لہجے مین) ہان بہن تمنے کچھہ اور بہی سنا؟"

سرور جہان (حیرت زدہ گبراہٹ مین) کیا! - مجکو خبر نہین - خیر ہے! کچھہ کہو تو سہی خدا کے لئے جلدی کہو میرا کلیجہ منہہ کو آیا جاتا ہے"

محمدی بیگم "کیا کہون - پیاری بہن غضب ہو گیا! وہ جو وردی میجر صاحب کے لڑکے تمہارے ساتھہ منگنی ٹہہری تہی نا!"

سرور جہان (جہنجلا کر شرمائی ہوئی) تو کچھہ کہو گی بہی کہ نہین"

محمدی بیگم "کیا کہون سنتی ہون کہ ایسے بگڑے ہین کہ الٰہی توبہ کہین یہ خبر جو اڑین ملکئی کہ میر حسن علی کے ساتہہ شادی ہوگی تو اب جو الدار صاحب پر در پردہ یہہ زور ڈالے جاتے ہین کہ ایسا نہ کرین - جتنے کابلی لوگ اس رجمنٹ مین ہین وہ سب دشمن ہو گئے ہین اور کوئی جوان ہماری کمپنی کا اس امر پر راضی نہین ہے کہ ایسا ہو"

یہ باتین ستم ڈہائی ہوئی سرور جہان کے کانون مین پہونچ رہی تہین - اسکی قوت سامعہ حیرت زدہ

اسکے کان کے پردے پاس کہڑی تہی - دل اور نیز دماغی قوتون مین ہلچل پڑی تہی - اسکی طبیعت نڈہال تہی - حواسون مین اختلال تہا اور یہ بگڑا ہوا رنگ دیکہکر اسکا کلیجہ اسکی مزاج پرسی کیلئے بار بار اسکے مُنہ تک آرہا تہا - محمدی بیگم کی تقریر ختم ہوتے ہی اسنے کچھ عجیب وحشت کے عالم مین حیرت زدہ کہا " یہہ کب ! "

محمدی بیگم " سچ ہے کیا کہون - آج ہی کل کا تو یہ واقعہ ہے "

سرورجہان (اپنے دل مین) یہہ کہئے - یہ بات تہی - مین کہتی تہی کہ آج خلاف معمول یہ ابا جان بار بار گہر مین کیسے آتے ہین - جب جب یہہ کیا باتین ہوتی ہین - اور انکے انتشار اور پریشانی کی کیا وجہ ہے - [illegible] ہوا یہہ سبب تہا لیکن یہ تو غضب ہی ہوگیا - ہائے [illegible] اب کیا ہوگا [illegible] پہر جب کو یہ کیا پڑی تہی - ہان ہان اسکے لڑکی کی منگنی [illegible] ہے [illegible] (بہت بہچینی کے ساتھ محمدی بیگم سے) بہن [illegible]

محمدی بیگم - بہن کیا بتاؤن [illegible] سے تو ذہن مین اب کوئی بات نہین آتی گہبرائے [illegible] خدا [illegible] کا سبب ہے "

سرورجہان (اپنے [illegible]) نہین معلوم اِن بیچارے کا کیا حال ہوگا یہ بات کسی سے بہی نہ ہوگی (محمدی بیگم سے) انکو بہی اسکی خبر ہے ؟ "

محمدی بیگم - ہان ہان کیون نہین - کیا بتاؤن [illegible] انکی کیا کیفیت ہے - کچھ پوچھئے نہین خدا [illegible] جانتے [illegible] اپنا رحم کرے "

سرورجہان نے آخر اماجان اور اباجان کی اب رائے کیا ہے - کچھ معلوم ہوا لیکن یہہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ تلون مزاجی اچھی نہین - آج اسکا کہا مان لیا کل دوسرے کا اور پرسون تیسرے کا - سچ کہتی ہون یہ طریقے کچھ اچھے نہین سرورجہان کمبخت کی جان کا خون کرنا ہے " اور یہہ باتین کرتے ہی کرتے یہہ دیکہا گیا کہ اسکی ان بڑی بڑی آنکہون مین جنمین گلابی گلابی ڈورے اپنی مستانہ ادائین دکہانے کے لئے ہر دم موجود رہتے تھے انہین مین غیر معمولی سرخی پیدا ہوگئی تہی اور اسکا اُڑتے ہوئے سرخ رنگ کا عکس اسکے رخسارون کی صاف و شفاف جلد پر گرکر اسکے چہرہ پر وہی تمتماہٹ پیدا کررہا تہا جو طیش اور غصہ مین ان زہرہ جبینون کے گورے گورے گالون پر دیکہنے والون نے دیکہا ہوگا - وہ اب اپنا سر جہکائے چپ بیٹہی تہی اور اسکے چہرہ کے

اُتار چڑھاؤ کے اسوقت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت غور اور حسرت کے ساتھ اپنی تقدیر ی سرنوشت کو پڑھنا چاہتی ہے اور واقعی اسکے نازک دل کے لئے یہ بہت ہی نازک وقت تھا۔ اسنے ایک ٹھنڈی سانس لیکر محمدی بیگم سے کہا "آخر ابا جان اور اماں کا منشا بھی کچھ معلوم ہوا ؟"

محمدی بیگم "ابھی مین کچھ نہیں کہہ سکتی۔ بیگم صاحب کو بندگی کرنے کے بعد فوراً ہی تمہارے پاس چلی آئی۔ اماں جان سے اس معاملہ مین ضرور باتین ہوتی ہونگی اون سے سب حال معلوم ہو جائے گا۔ آپ اطمینان رکھیں"

سرور جان (اپنے دل مین) "خدا جانے کب معلوم ہوگا۔ یہان جان پر بنی ہے۔ اف اف کلیجہ منہ کو آیا جاتا ہے (محمدی بیگم سے) تم اونھین کے پاس اسوقت ٹھہر کیون نہ گئین" اور اسقدر اشارہ پاتے ہی محمدی بیگم یہان سے اُٹھکر اسطرف چلی جہان اسکی مان اور سرور جان کی والدہ دونون بیٹھی آہستہ آہستہ آپس مین باتین کر رہی تھین۔

محمدی بیگم جسوقت یہان پہونچی ہے اسوقت سرور جان کی والدہ کی زبان سے یہ جملہ کسی قدر رنجیش کے لہجے مین نکل رہا تھا "کسکی مجال" مگر محمدی بیگم کو اسطرف آتے دیکھکر فوراً انہون نے اپنی تقریر کا رخ بدل دیا اور اسطرح اسلامن سے کہنے لگین "ہان تو ستار بیگ کے ختنہ کی خوشی کب ہوئی"

اسلامن (خوشی کے لہجے مین) "یہی اگلی جمعہ کے روز۔ مگر دیکھیے آپ اور سرور جان ضرور اس تقریب مین شریک ہون۔ ورنہ خدا کی قسم مجکو بڑا رنج ہوگا"

بیگم صاحب "ہان ہان مین ضرور شریک ہونگی۔ خدا وہ گھڑی لائے"

اسلامن "نہیں تنہا ایک آپ ہی نہیں۔ سرور جان بھی ضرور آئین"

بیگم صاحب "اچھا اچھا دیکھا جائے گا"

اب محمدی بیگم اسکے پاس پہونچ گئی تھی اور یہ جملہ اسکی زبان سے ادا ہو رہا تھا "اماں جان چلیئے اب تو دیر ہو گئی"

اسلامن (محمدی بیگم کی والدہ) "نہ معلوم اسکو اسقدر جلدی کیون پڑ گئی ہے۔ جا ابھی نہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد چلین گے" اور محمدی بیگم کو مجبور ہوکر وہان سے پلٹنا پڑا محمدی بیگم کے چلے جانے کے بعد سرور جان کی والدہ اسلامن سے اسطرح کہنے لگین "

صوبیدارنی ہون یا صوبیدار - وردی میجر ہون یا اونکی بیوی ہون ادہر کی دنیا ادہر ہوجاے مگر مین تو اب اپنی رائے سے نہ پہرون گی - میر حسن علی کو چاہیے ہو یا نہ ہو مگر یہ تو اب ہو ہی نہین سکتا کہ سرور جان وردی میجر یا صوبیدار کے بیٹے کو نصیب ہو - منہ دہو رکہین - افوہ دیکہو تو کیسا الٹا کرتا ہے - کیسے کیسے زور ڈالے جاتے ہین اور عجب نہین جو ان لوگون نے میر حسن علی کو بہی ورغلایا ہو "

اسلام النسا "بوبو یہیں حضور میر صاحب ان لوگون کے دم مین آنیوالے نہین وہ بڑے وضعدار ہین - کبہی اپنے قول سے نہ پہرین گے - خدانخواستہ چاہے آئین انکی نوکری جاتی رہے یا دشمنون کی جان - وہ ایسے نہین ہین آپ اس سے اطمینان رکہیے - ؟ "

محمدی بیگم جب یہان سے پلٹکر پہر سرور جان کے پاس گئی ہے تو اسنے دیکہا کہ سرور جان اپنے کمرہ مین کچہ عجب بیچینی کے ساتہ ٹہل رہی ہے ٹہنڈی ٹہنڈی سانسین بار بار مزاج پرسی کے لئے اسکے منہ تک آتی ہین اور اسکے لب نازک کو اسطرح حرکت ہو کر رہجاتی ہے جسطرح ہوا کے ذرا سے جہونکے سے گلاب کی ادہ کہلی پتیان ہلنے لگتی ہین - آنکہون مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے ہین اور بہت گہبراہٹ کے ساتہ محمدی بیگم کے آنے کا انتظار کر رہی ہے محمدی بیگم کو وہ اپنی طرف آتے دیکہکر ٹہلنے سے یکبارگی رک گئی اور جب محمدی بیگم اسکے پاس بالکل پہونچ گئی تو یہ گہبراہٹ کے لہجے مین اسطرح پر پوچہنے لگی "کیون بلقیس کسطرح آئیین "

محمدی بیگم - کیا کرون بہن امان جان نے وہان دم بہر ٹہرنے بہی نہین دیا - کچہ اسی قسم کی باتین اسوقت (ہو تو ضرور رہی تہین مگر بیگم صاحب مجکو آتے دیکہکر ستار بیگ بیانی کے ختنہ کی تقریب کی باتین کرنے لگین (محبت و شفقت کے لہجے مین) دیکہو بہن آنا ضرور "

سرور جان "تمہاری بہی عجیب باتین ہین - خدا جانے میرے دل پر تو کیا کچہ گذر رہا ہے اور تمکو اپنے ہان کے جلسہ کی خوشی پڑی ہے ! "

محمدی بیگم (ہنسکر) تو اسقدر پریشانی کا کون موقع ہے - مین تو جانتی ہون کہ آپکی امی جان اپنی پہلی راے پر بہت استقلال کے ساتہ قائم ہین اس لئے کہ ابہی جب مین گئی تہی اور انہون نے مجکو دیکہا تہا تو بہت غصہ مین امان جان سے یہ کہہ رہی تہین کہ "کسکی مجال ...." اور محل و موقع کے اعتبار سے مین کہہ سکتی ہون کہ اس سے مراد غالباً دراندازون کی دراندازی ہو گی "

سرور جہان (مایوسانہ لہجہ میں) اب اسکی کیونکر خبر [illegible] خصوصاً ایسی حالت میں کہ [illegible]
تھے انکی زبان سے اور کوئی کلمہ نہ نکلا۔ ہان سرور جہان کی زبان سے یہ جملہ نکل تو [illegible]
مگر اضطراب۔ انتشار۔ حسرت اور افسوس کے مختلف آثار بھی اسکے چہرے پر پائے جاتے تھے
لیکن اسکے ساتھ اب اگلا سا اضطراب نہ تھا بلکہ محمودی بیگم کی تقریر سے ایک گونہ اطمینان
سا انکے دل مین پیدا ہو گیا تھا جسکی کچھ کچھ جھلکیان اسکے چہرہ کی صاف و شفاف [illegible] کے
نیچے معلوم ہوتی تھین۔ گویا اسکا [illegible] کہتے [illegible] کچھ کچھ تائید
کر رہا تھا اور سچی بات تو یہ تھی کہ اسکا [illegible] کی اچھائی برائی
کا نقش و نگار بنا ہی [illegible] دنیا کی بد [illegible]
تجربہ کار بنا یا تھا۔

سرور جہان ابھی اپنے انہین خیالات مین غلطان پیچان تھی کہ [illegible] نے اپنی بیٹی محمودی بیگم کو
گھر چلنے کے لیے پکارا اور پھر قریب آکر سرور جہان کو [illegible] محبت بھری نظر اور تسلی بخش [illegible] ہونٹون
سے دیکھا کہ سرور جہان نے [illegible] جھکا لیا اور پھر دونون [illegible] رخصت ہو کر اپنے گھر چلی گئین۔

تیرھوان باب

مغائرت

خلوت از اغیار باید نے ز یار
پوستین بہر دے آمد نے بہار

محبت کا وہ مضبوط رشتہ جو روحانیون مین روز ازل سے پیدا کر دیا گیا ہے۔ جو دو دلونکو ملے رکھنے کے لئے خدا کی طرف سے ریشم کی ایک قدرتی مضبوط بندش ہے گو بظاہر دیکھنے مین فولاد کی زنجیر معلوم ہوتی ہے یا پتھر کی لکیر۔ اور اسمین کوئی شک بھی نہین کہ یہ صحیح بھی ضرور ہے وہ رہے بھی ویسا ہی جیسا کہ لوگ اسکو خیال کرتے ہین۔ وہ زنجیر ہے مگر ریشم کی۔ پتھر کی نہین۔ پتھر ہین مگر ہیرا اور سنگ خارا نہین۔ گرا اور ٹوٹا۔ ذرا ٹھیس لگی اور چکنا چور مغائرت کے خیال ہی سے خود بخود اسکی قدرتی بندش سست پڑ جاتی ہے اور وہ لوہے کی مضبوط زنجیر کچے دھاگے کیطرح دم بھر مین ٹوٹ جاتی ہے وہ سنہرا آفتاب عالمتاب جسنے تمام دن دنیا کو منور کر رکھا تھا بالآخر اپنی

دارف سے اہل دنیا کا پھرا ہوا رخ بدلی ہوئی نظر ہر شئے کا پھرا ہوا سایہ دیکھتے دیکھتے ضبط نہ رہسکا اور گوشہ مغرب میں منہ چھپا کر کسی دوسری دنیا کے روشن کرنے کے لئے چل ہی دیا رات ہوگئی پھیلی ہوئی تاریکی کا تیرہ و تار منظر دیکھکر عرشیون نے تو کواکب کی قدرتی کنول روشن کردئے مین اور دنیا والون نے لیمپ چراغ - مگر انکی جھلملاتی ہوئی شعاعون اور تلملاتی ہوئی کرنون کے دیکھنے سے ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ بھی اہل دنیا کی سیہ کاریان رات بھر دیکھکر غالباً صبح ہوتے ہی نظرون سے اوجھل ہوجائینگے - ہائے بیچینی بھی کیا بری چیز ہے شمع کی اُٹھتی ہوئی لو اور تار دن سے نکلتی ہوئی شعاع میں کیسی بیچینی اور اضطراب کا عالم نکل رہا ہے - زیادہ دیکھئے تو وہ کون بیچینی کے ساتھ ٹہل رہا ہے سکوات کی تاریکی اپنے دامن میں چھپائے ہوئے ہے - لو ٹہلتا ہی گیا وہ پلنگ پر بیٹھ گیا اور کراہ کی ایک نرم آواز کے ساتھ دونون ہاتھون سے سر تھام لیا - تھوڑی دیر تک اسکے منہ پر پھر خاموشی لگی اور پھر چند لمحے کے بعد وہ اضطراب سے دل سے کہنے لگا کیا واقعی تھکو اگی بدقسمتی سے اب اس امر کا یقین بھی کرلینا چاہئے (خود ہی ہان اور کیا نہین آپ کچھ قصاب بھی ہے - بھلا اسقدر جوانون کے سامنے پورے رجمنٹ کے مقابلے مین ایک تنہا مین پیش لیجا سکتا ہون (آپ ہی آپ) تو کیا ایسا ضرور ہوگا (بہت ہی حسرت کے لہجے مین) اگر ہوگا بھی تو میرے بعد - میری زندگی مین تو ایسا ہو نہین سکتا - استغفراللہ آہ پیاری سرور جان کیا تو میرے لئے نہین ہے - آہ کیا تو میری جان کی مالک بنکر میری قسمت کی مالک نہین ہوسکتی - اے امید اگر ایسا ہے تو پھر مین کیون زندہ رہون - مجھکو موت کیون نہین آجاتی - اے حسن کی دیوی کچھ تجھکو بھی خبر ہے - تیرے عاشق کی بربادی کے لئے کیا کیا سامان ہورہے ہین - آہ سب لوگ مخالفت پہ آمادہ ہین - تیرے والدین پر بھی زور ڈالے جاتے ہین اور وہ نسبت جو حسن و عشق کے جذبات نے پیدا کی تھی اب وہی رشک و کینہ کے ناپاک ہاتھون سے بہت زبردستی کے ساتھ توڑی جاتی ہے - زبان سے اس جملے کے نکلتے ہی اس مین ایک نیا جوش پیدا ہوجاتا ہے اور رہا سہا ایک جھلملاتی ہوئی شمع کا نورانی عکس اسکے چہرے پر گر کر اسکے چہرے کے تغیرات دکھانیکے ساتھ یہ بھی بتادیتی ہے کہ حضرت میر حسن علی ہین اور انہین کا یہ مکان ہے یہ جس بیتابی کے ساتھ اسوقت اپنے پلنگ سے اُٹھے تھے وہ بہت ہی افسوس کے قابل تھی -

انہین کو بی بھلی دعائیں اور بارگاہ صمدیت مین ایک دردمند شخص کے اٹھنے والے ہاتھوا ایم عرش کی زنجیر ہلا آتے ہو زرا اس بیچارے کی بھی خبر لینا -

ہمارا شوریدہ سر دوست حسن علی اسیطرح ٹہل رہا تہا۔ اسکی پر نم آنکہین ایک حسرت کے ساتہہ زمین سے اُٹہکر آسمان کا منہ دیکہہ لیتی ہین۔ اسکا دل اسکے سینے کے اندر رو رہا تہا کہ دروازہ کی زنجیر کہٹکی اور ایک عورت اندر داخل ہوئی جسکو ایک سپید چادر سر سے پانک اپنے دامن مین چہپائے تہے۔ اسکے چہرے سے نقاب کے ہٹتے ہی جس کا چہرہ نظر آیا وہ محمدی بیگم کی مان اسلامن تہی۔ میر حسن علی نے جس نظر سے اسکی طرف دیکہا اور جس اطمینان کے ساتہہ اسوقت اس سے باتین ہوئین اوس سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ ان کی اسوقت کی یہ ملاقات کچہہ اتفاقی نہین ہے اور نہ کچہہ زیادہ دنون کے بعد یہ ملاقات ہوئی ہے۔ اسلامن کے اسوقت تنہا یہان آنے اور اس سے پہلے کے واقعات پر غور کرنے سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ ان مین بہت خلوص اور خصوصیت کے ساتہہ بے تکلفانہ مراسم ہین۔ ورنہ اسوقت اسکا تنہا آنا کیا معنی!

اسلامن کے آتے ہی میر حسن علی کے وہ اوٹہنے والے قدم جو ابہی ٹہلنے مین مصروف تہے یکبارگی رک گئے اور یہ ٹہٹک کر اسطرح کہنے لگے "اسلامن خالہ آخر آپ کیا کر رہی ہین۔ میرا کام تمام ہوا جاتا ہے۔ نت نئی متوحش خبرین۔ جدائی کے صدمہ منہ لگاکے میرا خون چوسے لیتے ہین میری قوت سلب کئے لیتی ہین اور شاید اب وہ وقت بہت ہی قریب آگیا ہے کہ مین جامۂ انسانیت سے گذر جاؤن"

اسلامن (ہنسکر) آخر یہ کیون اکس بات کا غم۔ خدا کا شکر ادا کیجئے کہ جو مشکلین پڑتی جاتی ہین وہ اسکے فضل سے آسان ہی ہوتی جاتی ہین اور آپ جانتے کیا ہین! ۔ ابہی وردی میجر اور صوبیدارنی نے اس معاملہ کو جیسا الجہا دیا تہا جیسی گتہیان ڈالدی تہین اسکو آپ خوب جانتے ہونگے ایمان کی تو یہ ہے کہ حوالدارنی بیگم اگر اس معاملہ مین اسقدر مستقل مزاج نہوتین تو کیا آپ کی یہ نسبت قائم بہی رہ سکتی تہی! خدا کی قسم جہانتک مین نے سنا ہے مین کہسکتی ہون کہ حوالدار صاحب کی رائے بدل گئی تہی"

میر صاحب "ہان ہان یہ سچ ہے۔ بیشک اس موقع پر بیگم صاحب نے بہت استقلال سے کام لیا۔ سچ تو یہ ہے کہ مجکو اپنی بدقسمتی سے قطعی ناامیدی ہوگئی تہی کہ تمنے آکر خوشخبری سنائی۔ اسلامن خالہ ایمان کی یہ ہے کہ مرتے دم تک

مین آپکے ان احسانات سے سبکدوش نہین ہو سکتا خدا ہمیشہ آپ کو زندہ و سلامت رکھے"
اسلامن "ہے ہے - یہ کیا کہتے ہو - بھلا یہ بھی کوئی احسان ہے مجکو تو خوشی اسوقت ہوگی جسوقت سرور جان کے اور تمہارے سر شادی کا سہرا بندہے گا - اچھا اب مین جاتی ہون - مہمان لوگ چلے آرہے ہین سب کام پڑا ہے - خدا کرے کہ ستار بیگ کا یہ کام بخیر و عافیت ہوجائے تو اطمینان ہو (میر صاحب سے مخاطب ہوکر) تمنے تو سب انتظامات محفل وغیرہ کے کر لئے ہین ؟"
میر صاحب "ہان ہان سب انتظامات ہوگئے ہین بہت اچھی طرح اس سے آپ اطمینان رکھئے - بس اب صبح سے مین آپ ہی کے ہان ہونگا اور خدا نے چاہا تو ستار بھائی کی تقریب بہت حسن و خوبی کے ساتھ انجام پائے گی"
یہ باتین ہو رہی تہین کہ پہر زنجیر کہٹکی اور حضرت رفیق تشریف لائے معمولی باتون کے بعد رفیق نے میر صاحب سے مخاطب ہوکر کہا - "کہئے اب تو میدان مار لیا - خوش ہوے ؟"
میر صاحب "ہان کیون نہین - خدا کی کس کس عنایت کا شکر یہ ادا کیا جائے - رہی پوری خوشی - دیکھئے وہ کب نصیب ہوتی ہے"
رفیق (ہنسکر) "اللہ ری عجلت - ارے شوق! بی اسلامن سے بڑہکر آپکو اس امر مین کون مدد دے سکتا ہے"
میر صاحب (بہت جوش کے ساتھ) "اسمین کیا شک - اس معاملہ مین جسقدر مین اونکا ممنون منت بن چکا ہون - کسیکا نہین"
اسلامن "ہے ہے توبہ - اللہ اللہ کرو - یہ بھی کون احسان تہا"
اور اسقدر کہنے کے بعد اسلامن نے جہک کر اسکے کانون مین کوئی بات کہی جسکی خبر رفیق تو رفیق اسوقت کی چلتی ہوئی ہوا کو بھی نہ ہوئی - اب رات پہر پہر آگئی تہی اور اسوقت کی اعتدالی خنکی دیکہہ دیکہکر ہوا کے جہونکے خوشی مین بن بنکر سنبھل سنبھلکر بڑی تیزی کے ساتھ اسطرح سن سن چل رہے تہے جسطرح آسمان پر ابر چہایا دیکہکر مور کی صدائین تیزی کے ساتھ جنگل مین گونج اٹہتی ہین - وہ نورانی شمع جو ابہی اس گہر کو منور کئے ہوئے تہی زیادہ دیر تک ہوا کی ان مست دہاڑیون کی تاب نہ لاسکی اور پہر اس گہر مین وہی تاریکی ہی تاریکی چارون طرف نظر آتی تہی کیونکہ یہ وقت مقتضی تہا - گو روشنی کا بیان یہ فوراً ہی سامان

ہونے لگا مگر اس مین شک نہین کہ اسوقت میر صاحب کے چہرے کے فوری تغیرات تہوڑی
دیر کے لئے ہماری نظر سے بالکل مخفی رہگئے اور اسوجہ سے ہم کچہہ نہین کہسکتے کہ اسلامن نے
میر صاحب کے کان مین اسوقت کیا کہا کیا نہین اور دفعتہً تاریکی پہیل جانے اور پہر فوراً
ہی روشنی کے انتظام کرنے کی طرف خیالات کچہہ ایسے متوجہ رہے کہ رفیق نے بہی اس
امر کے متعلق کچہہ نہ پوچہا یا شاید اسکے سکوت کی کوئی اور وجہ ہو۔ مگر نہین اسکا یہ سکوت
اسوقت معمولی نہین تہا اسلئے کہ روشن ہو جانے والی لیمپ کی تڑپتی ہوئی کرنین اسکے
چہرے پر تڑپ تڑپ کر بتا رہی تہین کہ اسوقت اسکے چہرے پر بلا کا تغیر ہے ۔ بگڑ بگڑ کر
اسکی پیشانی کی بننے والی شکنین اسکے سر کے بالون تک پہونچ پہونچکر اس امر کی خبر دے
رہی تہین کہ اسکی دماغی قوتین بہی اسوقت اپنی گذرگاہون مین اسیطرح پیچ و تاب کہا رہی تہین
اس سکوت کو جس چیز نے برطرف کیا وہ اسلامن کا جانا تہا ۔ گاڑی باہر کہڑی تہی ۔ میر صاحب
اور رفیق دونون دروازہ تک اسلامن کو رخصت کرنے کے لئے آئے اور جب یہ گاڑی یہانسے
چلی گئی تو رفیق نے بہی اپنے کسی دوست کے گہر جانے کی لئے میر صاحب سے اجازت چاہی ۔
ہمارے میر صاحب اپنے خیالات مین اسوقت کچہہ ایسے الجہے ہوئے تھے کہ رفیق کو بیوقت اور
خلاف معمول اسوقت جانے سے روکا بہی نہین اور وہ انسے یہ انسے خدا حافظ کہتے ہوئے
رخصت ہو گئے ۔ رفیق جسوقت یہان سے چلا ہے اسوقت اسکی رفتار بالکل غیر منتظم طریقے
پر تہی ۔ چلتا تہا اور پہر رک جاتا تہا ۔ چار قدم تیز چلتا تہا تو دو قدم آہستہ ۔ بہر حال اسکی
یہ حالت دیکہنے سے ایسا خیال کیا جاتا تہا کہ اسکے اعضا کی طرح اسکے اندرونی قوتین بہی
اسوقت اسکے قابو مین نہین ہین ۔ چلتے چلتے اسنے ایک ٹہنڈی سانس لی اور پہر آپ ہی آپ
اسطرح اپنے دل سے کہنے لگا "آپ نے دیکہا ! اب کہئے کسکے ساتہہ کوئی حق دوستی ادا کرے ۔
لاحول ولاقوۃ یعنی مجہسے بہی پردہ ! ! تجہسے بہی چہپا کر اب کانون مین باتین ہونے لگین ۔
اور وہ بہی میرے ہی سامنے ۔ اللہ اکبر میری خاموشی کی وجہ بہی دریافت نہین کیگئی ۔
پہوٹے منہ سے یہ بہی نہ نکلا کہ آخر اسوقت خلاف معمول جاتے کیون ہو ۔ مگر اسکے
پوچہنے کی انکو ضرورت ہی کیا تہی ۔ وہ خدا سے چاہتے ہونگے کہ مین جلد یہان سے
دفع ہون ۔ لیکن انکی اس انقلاب طبیعت کی دفعتہً وجہ کیا ؟ میری طرف سے تو ایسی
کوئی بات بہی نہین ہوئی ۔ آج دن مین بہی انکا رخ پہرا ہوا نہ تہا ۔ کچہہ سمجہہ مین نہین آتا ۔

شاید کوئی اتفاقی بات ہو مجکو اسکا چندان خیال نہین چاہیئے - اور کان مین کوئی بات کہی تہی تو اسلامن نے - اسمین کیا خطا! انصاف بہی کوئی چیز ہے - لیکن پہر انہون نے اسلامن کے جانے کے بعد وہ بات مجہسے کہی کیون نہین! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خیر سے مجہسے بہی پردہ ہے - مغائرت ہے - اونہہ ہوا کرے مجکو کیا پروا - لیکن اسقدر مجہسے بہی غلطی ہوئی کہ مین نے خود اونسے اس معمہ کو کیون نہ پوچہہ لیا - (خود ہی) سبحان اللہ یہ بہی آپ نے ایک ہی کہی مان نہ مان مین تیرا مہمان وہ چہپائین اور مین خواہمخواہ کے لئے اونسے پوچہون بہلا یہ بہی کوئی بات ہے مگر چونکہ ساری عمر مین اس بدگمانی کا یہ پہلا ہی موقع ہے جو انہون نے مجکو دیا لہذا مجکو اونسے ایک مرتبہ پوچہہ لینا ضرور ہے تاکہ پہر شکوے شکایات کا موقع نہ رہے - اتنا مین ضرور کہون گا کہ میر صاحب ایسے تہے نہین - اچہا ہے صبح ہونے دیجئے سب یہ حال کہلجائیگا - ستار بیگ کے ختنہ کی کل تقریب ہے دین جبیج وہ بہی ہونگے اسلامن بہی اور مین بہی "! اسی قسم کی باتین کرتا ہوا یہ یکایک ہماری نظر سے اوجہل ہوگیا

چودہوان باب

جوان لڑکی اور غیر کا گہر

ہائے کمنا وہ کسی بت کا دم نظارہ

آنکہ بہرکر ہمین دیکہے تو بس اندہا ہو جائے

لیلی شب کی بڑی بڑی سرمہ آلود آنکہون سے جب قدرتی تاریکی نے نکلکر دونون قطبون پر اپنا قبضہ کر لیا تہا اور اُفق مشرقی کی سیاہی آگرہ کے مغربی افق تک پہونچکر پہیل گئی تہی اسوقت فضائے آسمانی مین یہ معلوم ہوتا تہا کہ زمین کے تاریک کرہ سے نور کے ٹکڑے اوٹہہ اوٹہہ کر نیلے نیلے آسمان کے افشان چنی پیشانی کو اپنی نورانی مشعل سے دکہا رہے ہین - یہ روشنی آگرہ کے ایک خاص مقام سے پہیل رہی ہے جہان اسوقت بہت بڑا مجمع ہے - ناچ رنگ کی صحبت ہے صدہا آدمی جمع ہین - جلسہ ہو رہا ہے - جابجا لالٹینون کی روشنی درمیان [illegible] انون کی قطار اور موقع موقع سے خوشنما لیمپ روشن ہین جنکی روشنی نے اس مقام پر آگ سی لگادی ہے - اس روشنی کا سرخی

مائل عکس بیان سے اُٹھہ اُٹھہ کر آسمان کے نیلے نیلے رنگ کو سپید بنا رہا ہے اور چھٹکے ہوئے تارون کی روشنی بالکل آنکھون سے گری جاتی ہے - جاڑے کے دن اب آخر ہو چکے ہین اور بہار کا وہ دلفریب موسم آگیا ہے جسکے آتے ہی ہر چیز مین ایک قسم کا نیا جوش پیدا ہو جاتا ہے دریاؤن مین مدوجزر - خون مین تلاطم - حسن مین کرشمے حسینون مین ادائین اور عشاق مین سودے کا زور ہوتا ہے - قوت نامیہ کا جوش آجکل ان بے برگ و بار درختون مین دیکھا ہوگا جن مین تحت الثرے تک کا خون کھینچکر درختون کی ننگی شاخون پر لال لال کوپل بنکر نمودار ہو جاتا ہے - اس موسم کا یہ دلفریب اثر جسطرح ہر چیز پر پڑتا ہے اسی طرح دل کی تمناؤن اور دماغ کے خیالون پر بھی پڑتا ہے - بھونرے کی معمولی آواز - بلبل کا ترانہ اور عشاق کے نالون مین اور ہی لے پیدا ہو جاتی ہے - ہان ہان ذرا چپ رہنا کان لگا کر سنو - دیکھو تو یہ کیسی سریلی صدائین آرہی ہین - طبلہ ٹھنک رہا ہے - تار دل کھول کر بول رہے ہین اور بے نظیر ریواڑی والی کا مجرا ہو رہا ہے - پاٹ دار آواز اور اونچی تانین دوش ہوا پر سوار ہو کر کچھ اس اٹھکیلیون سے چارون طرف بہہ رہی ہین کہ بغیر پاؤن کے چلنے والی ہوا تو زمین پر بند ہوگئی ہے اور زہرہ حیرت زدہ اور شوق مین آسمان پر گھڑی کی گھڑی رہ گئی ہے - یہ کیون ؟ یہ سب بہار کے موسم کی عنایتین ہین - وقت کی بات ہے - بس طبیعتون مین جوش ہے کانون مین رس اور آوازون مین لوچ ہے پھر اور کیا چاہیے !-

یہ جلسہ اسی شامیانہ کے نیچے ہو رہا ہے جسکا ذکر ابھی ہم اوپر کر آئے ہین تماشائی چارون طرف سے جوق جوق چلے آتے ہین اور بہت تعظیم و تکریم کے ساتھہ ہاتھون ہاتھہ اس محفل مین بٹھائے جاتے ہین اس شامیانہ کے سامنے مغربی سمت کو کچھہ تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک مکان ہے جسکے دروازہ پر روشنی کی کثرت - عورتون کی آمد و رفت کا اندر لگا ہوا تانتا اور اندر میراثنون کا گانا اپنی زبان حال سے بتا رہا ہے کہ اسی گھر مین کوئی خوشی کی تقریب ہے اور شادی و مسرت کے جسقدر سامان باہر نظر آرہے ہین یہ سب اسی گھر کی بدولت ہین - اس گھر کا دروازہ پورب رخ کا ہے اور دروازہ سے گذرنے کے بعد ہی ایک ڈیوڑھی ملتی ہے اس ڈیوڑھی کی داہنی طرف ایک مختصر کمرہ ہے جسکا ایک دروازہ تو اسی ڈیوڑھی مین لگا ہوا ہے اور دوسرا اندر صحن کی طرف کھلا ہوا ہے - مگر ڈیوڑھی والا چھوٹا دروازہ اسوقت کسیکی خواب آلود آنکھہ کی طرح بند ہے - یہان سے آگے بڑھکر ایک وسیع صحن ملتا ہے اور صحن کے بعد پھر اس مکان کی کل عمارت ہے جسکے وسط مین

ایک شامیانہ نصب ہے حسین عورتون کا اسوقت ہجوم ہے گانا بجانا ہو رہا ہے اور کوئی کسیکی نہین سنتا۔ یہ مکان مرزا حیدر بیگ کا ہے اور انہین کے صاحبزادے ستار بیگ کے ختنہ کی تقریب کا آج دن ہے۔ دیکھئے نا انکی بی بی اسلامن اور انکی بیٹی محمدی بیگم دونون اپنے گھر آنے والے مہمان کی خاطر و مدارات مین کسطرح دل و جان سے مصروف ہین۔ یہان کا اسقدر مختصر حال دکھانے کے بعد ہم پھر باہر چلتے ہین غالباً ہمارے دوست میر حسن علیصاحب بھی یہان ہونگے اب رات تخمیناً پہر بھر آگئی تھی صحبت شباب پر تھی۔ اونچی تانین۔ سُریلی صدائین غضب ڈہا رہی تھین اور ریوڑی کے کی بی نظیر کے بےمثل حُسن اور دلکش صورت کے جلوے اور کرشمے جو ندیدی نگاہون سے باقی بچ رہے تھے اب وہ نور کے گلے سے نکل نکلکر تیر دلدوز بنے ہوے کانون کی راہ سے چلبلی طبیعت والون کے کلیجے مین اوتر گئے اور نئی نئی ناجائز خواہشین دلون مین پیدا ہو گئین ایک صاحب سے نہ رہا گیا اور بیخود ہو کر اسطرح فرمانے لگے "کیا گلا پایا ہے۔ واہ۔ گویا ہاتہہ تیم کے پردے بدل رہے ہین"

دوسرے صاحب "سبحان اللہ اور اوسپر یہ پیاری صورت۔ اُف اُف"

تیسرے صاحب "اور ظالم کا تبانا تو دیکھئے۔ اللہ اللہ۔ اور ہائے کن دلکش اداؤن سے سچ کہتا ہون آپ کے سر مبارک کی قسم بس ہر تان پر ادا کے ساتھہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جان کو کوئی کھینچے لیتا ہے" غرضکہ اسی قسم کے جملے ان تماشبینون کی دلی حالت کے ترجمان بنکر انکی زبان سے نکل رہے ہین۔ کوئی للچائی نگاہون سے گھور رہا ہے کوئی ابھی سے ملاقات کی تدبیرین اپنے ذہن مین سوچ رہا ہے اور کسی کا دل اوسکی نگاہون سے وہ وہ بُرے تقاضے کر رہا تھا کہ جن کو دل سے زبان تک لاتے ہوے بھی ہر شریف آدمی اپنی نگاہین نیچی کر لیگا میر حسن علیصاحب اور انکے احباب اس جلسہ کے اہتمام مین مصروف تھے۔ مہمانون کی خاطر اور مدارات ہو رہی تھی۔ علیحدہ ایک طرف کو خیمہ مین وسیع دستارخوان بچھا تہا جسپر مکلف کھانے چنے ہوے تھے اور لوگ کھانے سے فارغ ہو ہو کر جلسہ مین شریک ہوتے جاتے تھے۔ اس سے پہلے والے سین مین ہم میر صاحب اور اونکے دوست رفیق کی ایک اتفاقی تکرار رنجی کا ایک افسوسناک منظر دکھا چکے ہین وہی خیال اسوقت بھی ہمارے دل مین کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا کہ ہماری نظر رفیق پر پڑی جو بہت مستعدی کے ساتھہ میر صاحب کی طرح اسوقت اس جلسہ کے

نظارہ مین مصروف تہا - گو انکی یہ عدیم الفرصتی دیکھکر ہمکو اس امر کی امید نہ تہی کہ ان دونو کی دونان کی کیفیت معلوم ہونے کا اسوقت ہمکو موقع مل سکے گا مگر نہین -

شعر مسیحا انچہ درا و ندمن ست :: اتفاق سے جب ان دونون کا یہان آمنا سامنا ہوجاتا تہا تو انکی نگہت آمیز نگاہین - انکا طرز سخن اور موقع موقع سے مذاق کی باتین دیکھکر اس امر کا کسی قدر اطمینان ہوجاتا تہا کہ دونون کے دل صاف ہین -

دو پہر رات گئے تک یہ جلسہ اوسیطرح شباب پہ تہا مگر جب لیلی شب کی سیاہ اور دراز زلفین بڑہتے بڑہتے کونون تک جا پہونچین تو اسکی سرمہ آلود - آنکہون کا افسون حسینون کی دنبالہ دار آنکہون کا جادو بنکر تماشائیون پہ بیطرح چلنے لگا - خمار بڑہنے لگا - نیند آنکہون مین جگہہ کرنے لگی - جو ذرا ہوشیار تہا اوسنے اپنے گہر کی راہ لی اور جو اچہی طرح ان نشیلی آنکہون کا متوالا ہو رہا تہا وہ یہین جہوم جہوم کر جہان جگہہ پائی پڑ رہا - گو خدا کے بعض بعض بندے - نہین نہین شوق اور ہوا و ہوس کے بندے ایسے بہی تہے کہ اب تک ہمہ تن چشم شوق بنے جمے ہوئے تہے - مگر استغفر اللہ اب وہ پہلی سی صحبت کہان تہی - آخری رات مین جسطرح بزم فلک کے زیب و زینت دینے والے انجم اب کم کم باقی رہجاتے ہین اوسیطرح اب اس محفل کا بہی نقشہ تہا - بعض لوگ بت بنے بیٹہے تو تہے مگر نیند کے مارے انکی نگاہون مین بہی وہی عالم نکلتا تہا جو آخر رات مین ٹمٹماتے ہوئے چراغ اور جہلملاتی ہوئی شمع مین آپنے دیکہا ہوگا - رفیق اور میر صاحب دونون اب ایک جگہہ اطمینان سے پاتنگ کر بیٹہہ گئے تہے اور اسطرح آپس مین باتین ہو رہی تہین -

میر صاحب "یہی خدا کا شکر ہے کہ آج کا یہ جلسہ بہت اچہی طرح انجام پا گیا"

رفیق "ہان انمین کوئی شک نہین کہ جلسہ کا رنگ اپنی حیثیت کے اعتبار سے بہت اچہا رہا اور بی نظیر کا مجرا بہت ہی لطف دے گیا - (میر صاحب کی طرف اشارہ کرکے) یہ سب آپ کے انتخاب اور کوشش کا نتیجہ تہا اور واقعی یہی بات ہے کہ نظر آلی بہی آپ ہی کی وجہ سے"

میر صاحب (جوش کی حالت مین) "ہان اوسکو میر الحافظ دیا پاس ضرور ہے اور اسکے بہائی کلن نے بہی میرے لکہنے کی وجہ سے اوسکو یہان آنے پر مجبور کیا"

اسقدر لکہنے کے بعد میر صاحب کچہہ وحشت زدہ ادہر اودہر دیکہنے لگے اور رفیق اسنے

مخاطب ہو کر اسطرح پوچھنے لگے "ہاں جناب مین ایک صاف دل شخص ہون اور دل صاف بہی
رکہنا چاہتا ہون ۔ مجہسے کوئی قصور ہوا ۔ کوئی خطا ؟" اسیقدر الفاظ ابہی اس کے زبان سے
نکلے تہے کہ میر صاحب کا چہرہ فوراً متغیر ہوگیا ۔ انکی حیرت زدہ آنکہیں معمول سے زدہ پہیل گئین
دونو ابرو تفکر کی حالت مین کمان کے گوشون کی طرح کہنچ گئے اور رفیق کی بات کاٹ کر اسطرح
کہا "مین نہین سمجہا خدا کے لئے صاف صاف کہئے ۔ یہ بالکل نئی باتین ہین جو آپ کی زبان سے
اسوقت میرے کان سن رہے ہین ۔ جو کچہہ کہنا ہے صاف لفظون مین کہو اور خدا کے لئے جلدی!!
اس لئے کہ میرے منتشر خیال بہت ہی بڑی نگاہون سے اسوقت میرے دلکی طرف دیکہہ رہے ہین"

رفیق "اچہا تو یہ بتائیے کہ رات جب مین آپکے ہان بیٹہا تہا اسوقت اسلامن نے آپ کے
کان مین کیا کہا تہا ! مگر دیکہئے سچ سچ !" یہ سنکر میر صاحب کے چہرے پر فوراً مسرت کے
آثار پیدا ہو جاتے ہین اور پہر وہ ہنسکر اسطرح کہنے لگتے ہین "بس اسی پر یہ سارا غصہ تہا
معاذ اللہ مین تو ڈر ہی گیا تہا ۔ آپ بہی عجیب چیز ہین"

رفیق "یعنی بلا وجہ ۔ بلا سبب ! آپ خیال تو کرین مجہسے راز دار شخص سے اور میرے
ہی سامنے مجہسے کوئی بات چہپائی جائے ۔ اور میرے دلپر اوسکا اثر نہ ہو ۔ کیا خوب اپنی
فوراً ہی چلا گیا ۔ کہانا نہین کہایا ۔ رات بہر نہین آیا اور آپ کے پاس ان سب باتون کی وجہ
پوچہنے کی بہی کوئی ضرورت نہ تہی ۔ سبحان اللہ ۔ آخر مین بہی انسان ہون فرشتہ تو نہین"

میر صاحب "ہان یہ ضرور ہے کہ مین کل شب مین آپ کو جانے سے روک نسکا لیکن
اسکا منشا یہ نہ تہا کہ مین آپ سے کچہہ چہپاتا ہون ۔ میری حالت اوسوقت دوسری تہی جسکا مین
کسی فرصت کے وقت بیان کرونگا" اور پہر کچہہ گہبراہٹ کے ساتہہ وہ ایک طرف کو
دیکہنے لگے اور پہر اپنی مشتاق نگاہین واپس لیکر رفیق سے کہا "مجکو کل شب مین آپ کے
بیموقع چلے جانے کے بعد کچہہ اندیشہ ہوا تہا مگر چونکہ میرا دل صاف تہا اس لئے کسی ور
شک کو میرے دل مین آنے کی گنجائش نہ تہی ۔ آج صبح سے مین کئی مرتبہ ان واقعات کو
آپ سے پوچہنا چاہتا تہا مگر عدیم الفرصتی اور غیر لوگون کی وجہ سے کسیطرح اسکا موقع ہی
نہ ملا یا خدا خدا کر کے اسوقت کسیقدر اطمینان کے ساتہہ پاس بیٹہنا نصیب ہوا ہے ۔
ہان کہئے تو آخر اسکی وجہ کیا تہی ؟"

رفیق "سب کچہہ پوچہے جائے مگر وہ نہ کہئے گا جو مین پوچہتا ہون"

میر صاحب (مسکرا کر) ادہر آئیے قریب چلے آئیے مین کہدون - بھلا آپ سے بھی کوئی پردہ ہے! استغفر اللہ "

رفیق اب بظاہر بیٹھا تھا اور میر صاحب آہستہ آہستہ اسکے کان مین کچھ کہہ رہے تھے خدا جانے یہ کیا باتین تھین کچھ سمجھ مین نہ آئین مگر یہ تو ضرور دیکھا گیا کہ میر صاحب کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایان تھے - ہونٹون پر تبسم تھا اور رفیق کی زبان پر مسرت کے لہجے مین یہ کلمہ جاری تھا "یہ کہئیے!" اور پھر یہ تذکرہ ایک مسرت آمیز قہقہے پر ختم ہوگیا یہ ہنسی ابھی موقوف بھی نہین ہوئی تھی کہ بشارت نے قریب آکر خدا جانے ایسی کونسی بات میر صاحب کے کان مین کہدی کہ یہ فوراً کھڑے ہو گئے اور اپنے دوست رفیق اور نیز اور احباب ڈاکٹر محمد رضا خان و غلام جیلانی خان وغیرہ سے محفل کے انتظامات کے متعلق کچھ ضروری ہدایتین کرنے کے بعد یہان سے چلے گئے نیند کی متوالی ہوا جسطرح اب یہان چل رہی تھی اسیطرح نیند کے جھونکے اندر زنانہ مکان مین بھی اپنا رنگ جما رہی تھی اکثر عورتین تو ادہر ادہر پڑی سو رہی تھین بعض بعض جھوم رہی تھین اور جسقدر کار و بار مین مصروف تھین انکی آنکھون مین بھی نشۂ صہبا کا سا خمار پایا جاتا تھا - وہ کمرہ جو ڈیوڑھی سے دکھن کیطرف کو واقع تھا اسکے اندر والے کھلے دروازہ سے روشنی کی تڑپتی ہوئی شعاعین اور اسکے ساتھ کچھ آہستہ آہستہ باتین کرنے کی بھی صدائین باہر نکل نکلکر بتا رہی تھین کہ اس کمرہ مین کوئی ہے اور جاگتا بھی ہے دروازہ پر پڑی ہوئی چلمن کو جو اوٹھا کر ہم دیکھتے ہین تو یہ کمرہ بہ نسبت یہان کے اور کمرون کے مکلف فرنیچر سے آراستہ ہے - قالین کا فرش ہے اور لیمپ کی روشنی اترائی ہوئی سارے کمرہ مین ماری ماری پھر رہی ہے - ہمارے ناول کی روح روان سرور جہان گاؤ تکئے سے لگی بیٹھی محمدی بیگم سے یہ باتین کر رہی ہے "دولہن مجکو تو اب نیند آتی ہے خواہ اب تم خوش ہو یا ناخوش مین تو اب آرام کرون گی"

محمدی بیگم "ابھی نہین بہن - دیکھو اگر تم سوئین تو خدا کی قسم مین ابھی خفا ہو جاؤنگی (سرور جہان کو گاؤ سے تکیہ لگائے لیٹے دیکھکر) اچھا تم آرام کرو سو جاؤ چٹکیان لے لیکر ابھی نہ جگایا ہو تو محمدی بیگم نام نہین " اور اسقدر کہنے کے بعد محمدی بیگم نے اسقدر گدگدایا کہ سرور جہان بیچاری بیقرار ہو کر اوٹھ بیٹھی -

یہ کمرہ غیرون سے اسوقت اوسی طرح خالی تہا جسطرح خدا کے کسی خاص بندے کا دل ماسوے اللہ سے - سرور جان بیٹہی جمہائیان لے رہی تہی - نیند اور جوانی کا خمار اسوقت ترقیون پر تہا کہ دفعتہً اس کمرہ کا وہ دروازہ کہلا جو ڈیوڑہی مین لگا تہا - بے اختیار اندونکی آنکہین اسطرف اوٹہہ گئین اور دروازہ کہلتے ہی ہمارے عاشق مزاج دوست میر حسن علی اندر داخل ہوئے ایک غیر شخص کو اسطرح بے محابا یہان آتے دیکہکر سرور جان بیطرح جہجکی گہبرائی اور وہ ہائین ہائین - ارے ارے - یہ کون ! " کے متفرق جلے گہبرائے ہوے لہجے مین اسکی زبان سے نکلے مگر جب محمدی بیگم نے چٹکیان لیکر - اسکے کان مین کچہہ کہکر اور اسکے منہہ پر ہاتہہ رکہکر اسکو خاموش کیا تو یہ ایک غلط انداز نظر سے اپنے والہ و شیدائی کو دیکہتی ہوئی دانت کے نیچے انگلی داب کر رہگئی -

یہ عجیب وقت تہا کسی کی ندیدی آنکہون سے شوق بہری نگاہین نکل نکلکر بڑی بیتابی کے ساتہہ کہیکے پیارے پیارے چہرہ کی بلائین لے رہی تہین اور کوئی جہجکلکر سہم کر اور کچہہ بہچان کر بیٹہہ تو گیا تہا مگر شرمائی ہوئی آنکہون پر سے مژگان کی چلمنین جہک آئی تہین اور لجائی ہوئی وہ نگاہین جنکو بجز حیا اور خاندانی شرافت کے ادب نے ادب سکہایا تہا آنکہہ کے سات پردون سے نکلکر زمین کے سات طبقون مین چہپ رہنے کیلئے گری جاتی تہین - سب چپ تہے - سناٹا تہا سب دم بخود تہے - کسیکو حرکت نہ تہی اور نہ کسیکو جنبش اب ہمارا خوش نصیب دوست گنہگارون کی طرح ہاتہہ باندہے سامنے کہڑا تہا اور گو اسکی دلی آرزون اور ارمان بہری تمناؤن کا اسکے دلپر اور شوق بہری بیتاب نگاہون کا اسکی آنکہون پر بے طرح نرغہ ہے مگر وہ زبردستی اپنے بیچین دل کو دونون ہاتہون سے اور معمول سے زیادہ کہلی ہوئی آنکہون کو پلکون سے سنبہالے ہوئے ہے مگر پہر بہی نہ تو دل ہی مانتا ہے اور نہ آنکہین - دل سینہ کے اندر دہڑک رہا ہے اور نگاہین موے مژگان کی چلمنین اٹہا اٹہا کر باہر نکلی ہی پڑتی ہین سرور جان پر اسوقت بلا کا جوبن تہا ؎

ایک تو قہر بلا اسپہ بناوٹ آفت
گہر لگاڑینگے ہزارون کے سنورنے والے

پیاری پیاری موہنی صورت پر اسوقت کی آرائش اور مکلف لباس نے اسکے

بیمثال حسن مین چار چاند لگا دیئے تھے - ہائے وہ اٹھتی جوانی - وہ گدرایا ہوا بدن وہ جوبن - وہ بڑی بڑی زاہد فریب جہلی ہوئی غلافی آنکھین - آنکھون پر برگشتہ نکیلی پلکین اور پلکون کے نیچے بیقرار چلبلی نگاہون کی رہ رہکر تڑپ جانے والی بجلیان کچھ نہ پوچھو کہ دیکھنے والی آنکھون کے ساتھہ کیا کیا سلوک کر رہی ہونگی -

اس حال پر اس خاموشی کے ساتھہ جب دو تین منٹ گذر گئے اور سرور جان کی خلقی حیا نے چٹکیان لے لیکر بیطرح اسکو چھیڑا اور جوانی کی شوخی نے چھیڑ چھیڑ کر اسکو ستایا تو اسی بے بسی اور بیکسی کی حالت مین بجز اسکے اور کیا تہا کہ چپکے چپکے وہ بہی محمدی بیگم کے چٹکیان لیتی بگڑ بگڑ کر برا بہلا کہتی - جسطرح غیرت کے پسینہ مین وہ اسوقت نہائی ہوئی تہی اسی طرح اسکی حیادار آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے - ہائے ان بڑی بڑی سرمہ آلود آنکھون سے ڈرا بلق کیطرح نکل نکلکر اوسکے اون گلابی گلابی رخسارون پر بہنے والے آنسو جو غیرت کے مارے اسوقت بالکل سپید پڑ گئے تھے دیکھکر میر صاحب سے نہ رہا گیا بے اختیار سرور جان کے قدمون پر اپنا سر رکہدیا -

ایک حیا کی دیوی - عصمت اور پارسائی کی جان دوشیزہ لڑکی کے لئے یہ وقت بہت ہی نازک تہا وہ بیچاری پیچھے ہٹتی جاتی تہی - اپنا بدن چراتی جاتی اور آہستہ آہستہ اپنے پاؤن کہینچتی بہی جاتی تہی مگر اسکے نازک نازک پاؤن کچھہ اس مضبوطی کے ساتھہ ہاتہہ سے پاٹ لئے گئے تھے - سر سے داب لئے گئے تھے کہ اسوقت کسیطرح انکو جنبش ہی نہ تہا -

ہمارے بیتاب دل دوست نے گو اسوقت زبردستی اپنے ناصبور دل کو بہت سنبہالا مگر پہر بہی چارون طرف سے طرح طرح کے ارمان اور امیدین اسکے دل پر ٹوٹ پڑین - آرزوؤن کا ہجوم - شوق کی ترقی ہوئی - دل کے اضطراب اور شوق کی بیچینی سے کچھہ اسطرح بگڑ بگڑ کر بہی رات اوٹھے کہ سینہ اور دماغ اونسے بہر گیا اور پہر بے اختیار یہ ایک چیخ مار کر رونے لگا - اس چیخ اور رونے کی بلند آواز سے گہبرا کر بیٹھے سے اسی طرح اوٹھہ کہڑی ہوئی جسطرح اسوقت اسکے تمام تن بدن کے روئین اوسنے دانت کے نیچے انگلی داب لی - جلدی سے اپنے منہ پر ہاتہہ رکہہ لیا اور ہائین ہائین کرتی ہوئی جلدی سے اس دروازہ کے پٹ بہیڑ نے پابند کرنے کے لئے بڑہی جو صحن کی طرف کہلا ہوا تہا - یہ حالت دیکھکر افشا سے راز کا اندیشہ ہوگیا تہا اور ایسا خیال ہوتا تہا کہ ہمارے

شوریدہ سر دست کی یہ رونے کی آواز انکے ساتھہ اور بہت سے لوگون کی آبرولیگی
مگر نہین ایسے شادی کے گہر مین جہان کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی ہو ایک مرتبہ کی
کیسکی چیخ کب کسیکی کانون تک پہونچ سکتی تہی - وہ آوازون مین ملکر غائب ہوگئی
تاہم ان دونون کی حالت خدا ہی خوب کچھہ جانتا تہا یا پہر وہ جو اس وقت اس کمرہ مین
تہے - محمدی بیگم کہڑی ہوئی تہر تہر کانپ رہی تہی اسکی نگاہین گہبرائی ہوئین دونو
دروازونکی دیکہہ بہال کررہی تہین اور اس حیا کی دیوی کا یہ حال تہا کہ اسکا گلابی گلابی
چہرہ بالکل سپید پڑ گیا تہا اسیطرح جسطرح صبح کے جہلملاتے ہوئے چراغون اور رہے سہے
تارونکی سپید سپید روشنی غیرت سے پسینہ چہرے پر چہنک آیا تہا اور اب اسکے عرق
آلود رخسارون اور چنبیلی کے ان پہولون مین ذرا بہی فرق نہ تہا جنپر شبنم کے رہے سہے
چہوٹے چہوٹے قطرے ابتک باقی ہون - اسکا سر جہکا ہوا تہا - آنسو آنکہون سے
جاری تہے اور یہ جملے بہت پست آواز مین مگر طیش کے لہجے مین پیہم اسکے منہ سے
نکل رہے تہے "اچہا ری محمدی بیگم اچہا - خدا کرے اماں جان اسوقت آجائین تو اسکا
مزا اچہی طرح تمکو چکہادین واہ وا اچہی مہمانداری کی اسیطرح اپنے گہر لاکر پرائی بہو بیٹیون
کی آبرو لیتے ہین؟ اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو جلدی مجکو اس آفت سے نکالو - لیجئے صاحب
اچہی ملین - ایک غیر شخص کو لاکر کہڑا کر دیا - اماں جان کو بلاؤ تو بلاؤ نہین تو مین خود پکارتی
ہون (بلند آواز سے) اماں.........." اس بلند آواز نے ابہی اسقدر آواز کا جامہ پہنا تہا کہ
محمدی بیگم نے جلد سے اپنا ہاتہہ اسکے منہ پر رکہدیا اور اسطرح کہنے لگی "ہائین ہائین!!
ایسا غضب نہ کرنا - دیکہو تو یہ کون ہین؟ تمہارے تیر نظر کے گہائل - تمہاری تیغ نگاہ کے
زخمی ہمارے دولہا بہائی میر حسن علیصاحب!" اب بالکل اسطرف سے دوسری طرف
کو منہ پہیر لیا گیا تہا - دوپٹہ کا آنچل ایک ادا کے ساتہہ کہینچ کر وہ پیارا پیارا چہرہ جسپر
اسوقت انتہائی درجہ کی وحشت اور گہبراہٹ برس رہی تہی چہپا لیا گیا تہا -

ہمارے میر صاحب ابتک اسی طرح کسیکے قدمون پر سر رکہے پڑے رو رہے تہے اونکی
آنکہون سے نکلنے والے آنسو سسکی بند ہجانے کی وجہ سے پیہم انکے سر کا جنبش کرنا
سرور جان کے پائون کے حس کو اور حس اسکے دل و دماغ کو خبر بہیج رہا تہا کہ یہ حضرت
کیا کر رہے ہین - اسنے پہر ایک مرتبہ اپنے پاؤن کہینچے اور جب قدرتی نزاکت کا

کچھہ زور نہ چلا تو عاجز ہو کر گھبرائے ہوئے لہجے مین اسطرح کہنے لگی "ہائے اللہ مین اسطرح کیون گنہگار کیجاتی ہون! ہائے دیکھو کوئی آنجائے! افوہ میرے پاؤن دُکہنے لگے ہین۔ خدا کے لئے چھوڑ دیجئے" اور اپنے اسقدر کہنے کے بعد اپنے نازک نازک ہاتھون کے سہارے سے اپنے دالہ و شیدائی کے سر کو اوٹھایا۔

ہمارے دوست کا چہرہ آنسوؤن سے اسوقت تر تھا جسکی سُرخی اور نظارت کو حضرت عشق کے نذر ہو چکی تھی لیکن اسوقت تھوڑی دیر سر حنائی پاؤن پر رکہنے کی وجہ یا دفور مسرت سے ایک قسم کی ہلکی ہلکی سُرخی پیدا ہو گئی تھی گلابی گلابی آنکھین ابتک آنسوؤنسے ڈبڈبائی ہوئی تہین اور برگشتہ مژگان کی کجی آنسوؤنسے بھیگ بھیگ کر اسی طرح اسوقت نکل گئی تھی جسطرح اتفاق سے آج یہ ٹیڑھا آسمان اور ٹیڑھا نصیبا سیدھا ہو گیا تھا۔

اب یہ ہاتھہ جوڑے سامنے کھڑا تھا اور یہ دردآمیز جملے اسکی زبان سے نکل رہے تھے "خداوندا کیا اسوقت مین خواب دیکھہ رہا ہون یا عالم بیداری ہے! کہان مین اور کہان یہ صحبت کہان یہ آنکھین اور کہان اس پیاری پیاری صورت کا نظارہ!"

یہی جملے ابھی اسکے زبان سے نکلنے پائے تھے کہ سرور جان کے شرمندہ اور سپید پڑ جانے والے چہرہ پر غیر معمولی سرخی دوڑی جس سے غصہ کے آثار خون کی طرح ٹپک رہے تھے۔ تیوری چیڑھ گئی تھی۔ بل پڑ گئے تھے اور محمدی بیگم کی ران مین زور سے ایک چٹکی لیکر بہت پست لہجے مین کہا جاتا تھا "دیکھو محمدی بیگم! اگر اپنی خیر چاہتی ہو اور میری عزت و آبرو کے ساتھہ میری جان کا بچانا (ہاتھہ جوڑ کر) تو للہ مجکو اس عذاب سے نکالو۔ آہ مین کمبخت ننگ خاندان اسدن کے لئے کیون زندہ رہی تھی۔ اماں جان نے اپنے کئے کی سزا پائی جو تمپر اعتبار کیا اور تمنے بہت اچھا کیا جو اورون کو یہ نصیحت کر دی کہ کوئی کسیکے گھر اپنی جوان لڑکی کو نہ بھیجے گا (گھبراہٹ مین ادہر اودہر دیکھکر) ہے ہے دیکھو کوئی آتا نہ ہو۔ اماں جان آتی ہی ہونگی۔ وہ دیکھو آہٹ ہوئی۔ پاؤن کی چاپ سنائی دی۔ ہے ہے کمبخت دروازہ بھی کہولتی ہی نہین۔ خدا کی قسم شگفتہ جان بہن آتی ہونگی۔ کوئی آئے یا نہ آئے بیگم جان تو ضرور ہی آئینگی" سرور جان زار و قطار روتی جاتی تھی اور اوپر والے جملے رہ رہکر ٹکڑے ہو ہو کر بمشکل اسکی زبان سے نکل رہے تھے اور سسکی بندھی ہوئی تھی۔ میر حسن علی نے جب یہ دیکھا کہ رونے کا تار کسطرح ٹوٹتا ہی نہین تو سرور جان کیطرف ذرا اور بڑھکر اس طرح کہنے لگے "

پیاری یہ آنکھین غیر دنکو رلانے کے لئیے ہین روتون کو ہنسانیکے لئے ہین مگر رونے کے لئے نہین - تمہاری آنکھین بیمار ہین تم نازک دماغ ہو - زیادہ نہ رو ؤ - سر مین درد ہونے لگیگا (رونے مین اور ترقی دیکھکر) اخاہ اب مجکو معلوم ہوا تمکو میری صورت سے نفرت ہے - اس رونے کا تار اسوقت تک نہین ٹوٹے گا جبتک مین یہان ہون - اچھا اچھا مین جاتا ہون مگر چلتے چلتے اسقدر کہے جاتا ہون کہ آپنے اپنے والہ و شیدائی سے یہ بھی نہ پوچھا کہ تجھپر کیا گذری !" اسقدر کہنے کے بعد حضرت کچھہ ٹھٹکے - اور سرورجان بہت پست آواز مین محمدی بیگم سے کہنے لگی "اب یہ جائینگے بھی کہ نہین ؟" اور میر صاحب یہ سنکر یہ کہتے ہوے پلٹ پڑے - کیا کہا ؟ کیا ! بہت ہی بیزار ہو - قصور ؟ خدا کی قسم بڑے سنگدل ہو بڑی ظالم - ہائے مین تو مرمٹا مگر تمہارا یہ حال ! کچھہ تو تسلی دی ہوتی کچھہ تو دلدہی کی ہوتی "

دل تجھے لیا ہے تو ذرا بولئے ہنسئے
چٹکی مین مسلنے کے لئے دل نہین ہوتا

اور یہ کہتے ہی کہتے آپ کچھہ ایسے فرے مین آگئے کہ سرورجان کا ہاتھہ اپنے دست شوق مین دبا لیا اور سرورجان نے بگڑ کر ہاتھہ کو جھٹک کر چلے تو ایک قہر آلود نظر سے اسکی طرف دیکھا پھر یہ کہتی ہوئی آفت یا قیامت کی طرح اٹھی ہو گئی "واہ واہ یہ بھی کوئی شرافت ہے ! سبحان اللہ اچھے آئے (محمدی بیگم سے بہت ہی غصے مین) آخر تو نے مجکو سمجھی کیا ہے ؟ خدا کی قسم اب مین پکارتی ہون لچی - شہدی کتنی !"

محمدی بیگم بھی کانپ کر اب کھڑی ہو گئی تھی اور منت و سماجت کے ساتھہ اسطرح کہہ رہی تھی "ہے ہے اسقدر اسمین بگڑنیکی کونسی بات ہے ؟ بیکار آپ اودلا بھائی ہمارا عاشق مزاج دوست اپنی داستان معشوقہ کے مزاج کی یہ برہمی دیکھکر اور تھرا رہا تھا اور نا امیدی کی افسوسناک صورتین اسکے شوق بھری آنکھون کے سامنے پھر رہی تھین جب ہمارے دوست کی گریہ و زاری سچی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون نے ایک سنگدل نے نازک دلکو بہت ہی ستایا اور محمدی بیگم کی بھی منت و سماجت نے سفارشی بنکر اسکے بگڑے ہوے دل کو کچھہ سنبھالا تو سرورجان بہت شرماے ہوے لہجے مین اور وہ بھی نہایت ہی پست آواز مین اسطرح کہنے لگی "ہاے اللہ ! پھر مین کیا کرون - میرے اختیار مین کیا ہے - جسکو کہنا ہے اماجان ابا جان سے نہ کہے اور کیا بار بار اس بجیائی کی زندگی سے تو مجکو موت کیون نہین دیدیتا ! میرا منہ پھوٹ کیون نہین جاتا

زبان کٹ کیون نہین جاتی - ایخدا کیسکی آئی ہو مجکو آجائے - مجکو اس رات کی وہ بری صبح دیکھنی نصیب نہ ہو جسمین میری اسوقت کی بیحیائیون کا ذکر کسیکی زبان پر آئے -

سردر جان اسیطرح اپنے آپکو کوس رہی تھی کہ میر صاحب کو ضبط کی تاب نرہی اور بے اختیاری کے عالم مین اسیکے نازک ہاتھہ کی پیاری پیاری کلائی پکڑ کر حنائی انگلیون کو اپنے ناصبور دل پر رکھہ لیا اور لانبی لانبی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لینے لگے اسوقت یہان کا دلفریب سمان اسطرح پر تھا کہ سردر جان اور محمدی بیگم دونون ایکدوسرے کے سامنے کھڑی تھین محمدی بیگم کا رخ پچھان کی جانب تھا اور سردر جان کا پورب کیطرف - سردر جان کے قریب ہی کو پچھان کیطرف میر صاحب کھڑے تھے سردر جان کا ایک ہاتھہ محمدی بیگم کے شانہ پر اور دوسرا میر صاحب کے سینہ پر رکھا ہوا تھا اور میر صاحب دونون ہاتھون سے اس پیارے پیارے ہاتھہ کو اپنے بیصبر دلکے تسکین کے لئے سینہ سے لگائے ہوے تھے - انکی آنکھونکی تپلیان سردر - مین آکر اوپر چڑھگئی تھین اور پلکین نشہ مین جھوم کر نیچے جھک آئی تھین کہ یکبارگی اس کمرے کے صحن کیطرف والے دروازہ کو کسینے باہر سے دھکا دیا اور بھڑے ہوے پٹ کسی فاش ہونیوالے راز کیطرح کھل گئے سبکا کلیجہ سینہ مین ہلگیا - چہرون پر اداسی کی دہری ہوائیان چھوٹنے لگین جو صبحدم حسینونکے اوترے ہوے چہرے پر - تارونکی مانند پڑ جانیوالی روشنی پر پایہ اسوقت یہانکی آخری سانسین بینے والی شمع پر چھاگئی تھین کوئی کونون مین چھپنے لگا - کسی نے منہ ڈھانپ لیا اور کوئی ڈیوڑہی کی طرف بھاگا -

پندرہوان باب

خواب وخیال

رات کا خواب الہی توبہ
آپ سنئے گا تو شرمائیگا

اسی رات کی صبح ہے جسمین مرزا حیدر بیگ کے ہان انکے بیٹے کے ختنہ کی تقریب کا جلسہ تھا - پہر دن چڑھ آیا ہے - رات کی سردی ہوا صبح کی خنکی کے عوض اب آفتاب کی تمازت اور دہوپ کی حدت

اور غیرت کی ماری سرور جان اپنے گھر اپنے آرام کے کمرہ مین پلنگ پر منہ چہپائے پڑی ہے معلوم نہین
سوتی ہے کہ جاگتی دروازے لگے پٹ نیند کی متوالی آنکھون کی طرح نیم وا ہین - غیر معمولی سناٹا اور سکوت
جسکا یہ وقت مقتضی ہی تہا اس کمرہ پر چہایا ہوا ہے اور سامنے برآمدہ مین نصیبن اپنے کاروبار
مین مصروف ہے کہ یکبارگی اس کمرہ مین سے دبے چہوڑی ہی دو" کی ایک صدا آئی جسکو نصیبن سنکر
کچھہ وحشت زدہ ادہر ادہر دیکہنے لگی اور جب اسکے قیاس نے اس آنیوالی آواز کے متعلق اس کمرہ
کیطرف رہبری کی تو وہ جلدی سے اس کمرہ کے اندر جاکر کیا کہتی ہے کہ سرور جان پلنگ پر بیٹھی زار
زار رو رہی ہے - آنسو بہت تیزی کے ساتھہ اپنی روانی دکہاتے ہوے اسکے پہول سے رخسارون
پر بہ رہے ہین اور ٹھنڈی ٹھنڈی پر درد آہین بار بار آکر اسکے لب نازک کے بوسے لیجاتی ہین
اسکے چہرے کے بدلتے ہوے رنگ بتا رہے ہین کہ اسوقت اسکا دل بہی اسیطرح بیتابی سے
پہلو بدل رہا ہے نصیبن کو اسیطرف آتے دیکہکر پہلے اسنے آنکہون بہرے ہوے آنسو جلدی سے
پونچہے اور امڈ امڈ کر آنیوالے آنسوؤنکو بہت ضبط و تحمل کے ساتھہ اسنے خون جگر کی طرح پینا
چاہا مگر اف رے جوش گریہ کہ اس جذب و ضبط سے سسکی بندہ گئی اور دم سینہ مین خفا ہونے لگا
نصیبن اسکی یہ حالت دیکہکر گہبرا گئی - پہلے تو اسنے خود ہی اس رونے دہونے کا حال پوچہنا چاہا مگر جب
سرور جان نے اپنی مجبوری کا بدیہی ثبوت دینے کیلیے بجائے اسکے کہ وہ زبان سے کچھہ کہتی سنے اپنے ہاتھہ کے
اشارہ سے منع کیا اور نصیبن نے گہبرا کر بیگم صاحب کو پکارا حوالدارنی اور حوالدار صاحب دونو اسوقت
کہانا کہا رہے تھے ایکطرف بی اصلامن بیٹھی ہوئی تہی کہ یکبارگی پہلے تو نصیبن کی آواز آ اور پہر
اسکے پیچہے خود نصیبن دوڑتی ہوئی انکے پاس پہونچی - گہبرائے ہوے لہجے مین سرور جان کی گریہ زاری کا
حال بیان کیا اور پہر سب کے سب پریشانی کے عالم مین اس کمرہ کیطرف دوڑے سرور جان پہنچی اور
اضطراب کے عالم مین بت بنی بیٹھی تہی - آنکہون سے ایک جوے اشک ہے کہ رواں ہے - بڑی بڑی
سرمہ آلود آنکہین لال لال ہوگئین ہین - ابرو کے بل ہین جو زلف پرشکن مین ملنے کیلیے پیچ و تاب
کہاتے چلے جاتے ہین - سرور جان گو اسوقت بہت ضبط و تحمل سے کام لے رہی ہے مگر نہ تو اسکا
دل ہی اسکے قابو مین ہے نہ آنکہین ہی مانتی ہین - بیگم صاحب نے بلائین لیکر چہاتی سے لگا لیا -
حوالدار صاحب نے بہی اسکے سر پر پیار سے ہاتہہ پہیر کر کہا "بیٹا کہو تو کیا حال ہے ؟"
سرور جان نے اپنے دلکو بہت ہی سنبہالا اور باپ کے خوف کے مارے آنسو آنکہون ہی مین
جذب ہوکر رہگئے مگر بیچاری کی زبان سے کوئی بات نہ نکلی البتہ جب ماں باپ کا اصرار انکے اصرار کے

ساتھہ حد سے تجاوز کر گیا تو تجویز ہی اسکو یہ کہنا ہی پڑا کہ ابا جان کچھہ نہین دل سینہ کے اندر دہڑک رہا ہے اور بے اختیار یہ جی چاہتا ہے کہ خوب چیخ چیخ کر رودون"

والد صاحب "یہ کیون! (خود ہی) معلوم ہوتا ہی کچھہ اختلاجی کیفیت ہی گھبرانیکی کوئی بات نہین کچھہ مفرحات استعمال کرنا چاہیئے" اسقدر کہنے کے بعد یہ تو وہان سے چلدئے مگر سرور جان کی بیچینی ساعت بساعت ترقی پر تہی اور اسکی یہ حالت دیکھہ دیکھکر مان کو اضطراب بڑہتا جاتا تہا اور پیار و محبت کے ساتھہ اسکی تسلی اور دلدہی کر رہی تہین اس سے پہلے والے سین مین سرور جان کو جس نازک حالت اور انتشار کے موقع پر ہمنے چھوڑا تہا اسکے اعتبار سے ہمکو اسکی رسوائی اور افشائے راز کا بہت ہی اندیشہ تہا اور ابتک ہم یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ سارا رونا دہونا۔ یہ اضطراب و بیچینی اسی سبب سے ہے مگر سرور جان کی اس حالت سے اسکے والدین کی حالت جو ابہی دیکھی ہے اس نے ہمارے سابق کے انتشار مین فوراً ایک قسم کا اطمینان ہو جاتا ہو"

سرور جان سے رہ رہکر اس رونے کے متعلق سوالات ہوتے تھے مگر اسکے پاس اسکا کوئی معقول جواب نہ تہا۔ اب گہر کی ساری عورتین یہان جمع ہو گئی تہین اور اپنے اپنے ذہن کی جولانی کے موافق سرور جان کے اس رونے کے متعلق رائین قائم کر رہی تہین۔ کوئی تو کہتا تہا۔ تقریب مین رات بہر جاگی ہین دماغ پر گرمی چڑہ گئی ہی۔ کوئی کہتا تہا اختلاج کا دورہ ہے۔ کسیکو کسیکی نظر لگ جانے کا شبہہ تہا اور کوئی جن دیری کے سایہ کا قائل تہا۔ غرضکہ جتنے منہ تھے اتنی ہی زبانین۔ سرور جان کی والدہ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لے رہی تہین اور بہت حسرت کے ساتھہ یہ جملے انکی زبان سے نکل رہے تھے "ہے ہے نہیں معلوم میری بچی کو یہ کیا ہو گیا اللہ مین کیا کرون! (اسلامن سے مخاطب ہوکر) دیکہا تمہاری بیان کی تقریب مین ماشاءاللہ کیسی ہنسی خوشی سے شریک رہی آج ہی تمہارے ہان سے یہان اچہی خاصی نوراکا تڑکا آئی ہی اور ابہی یہ حال!"

اسلامن "جی اور کیا۔ ہان تو ماشاءاللہ محمدی بیگم کے پاس ایسی خوش تہین کہ شاید اس سے پہلے مین انکو کبہی خوش دیکہا ہی نہ تہا۔ کہ میمنون کا خوب گانا سنا۔ ناچ دیکہا اور مہمانون کی خاطر تواضع مین مجکو مدد دی"

نصیبن "حضور رات تو رات ابہی صبح کو جب آئی تہین چشم بد دور بہت خوش خوش تہین وضو کیا۔ فجر کی نماز پڑہی اور پہر ہنسی خوشی اپنے پلنگ پر جاکر آرام کیا۔ یہ ضرور مجہسے تاکید کر دی تہی کہ مین رات بہر کی جاگی ہوئی ہون جبتک مین خود بیدار نہ ہون میری نیند کو کوئی خراب نہ کرے! مینے ابہی جب خاصہ نوش فرمانے کے کیلئے انکو بلایا تہا تو مین نے اسی خیال سے انکی نیند مین خلل نہیں ڈالا کہ ایک تو یہ یونہین نیند کی ماتی ہین اور اسپر رات بہر کی جاگی ہوئین۔ ابہی اسیطرح یہ ڈوبی ہوئی نیند مین پڑی سو رہی تہین

مین باہر برآمدہ مین بیٹھی تہی کہ یکبیک اس کمرہ سے ”چھوڑ دو“ کی صدا آئی اور پہر جو اندر آکر دیکہتی ہون تو صاحبزادی اس حال مین مبتلا ہین“ نصیبن کی زبان سے جسوقت یہ آخری جملہ نکلا ہی اُسوقت ایک سراسیمگی اور بے اختیاری کے ساتھہ سرور جہان کی نظر نصیبن کے منہ پر پڑی کہ اسکو اس امر سے منع کر رہی تہی مگر کوئی بہی اسقدر اپنے حواس نہ رکھتا کہ سرور جہان کے اصل اشارہ کو دیکہہ پاتا تاہم ”چھوڑ مجھے دو“ کا جملہ بہت حیرت اور تعجب کے کانون سے سنا گیا اور اس سربستہ راز کے کہولنے مین طرح طرح کی کوششین اور تدبیرین ہونے لگین بالآخر سب عورتین یہانسے ہٹا دیگئین تو سرور جہان نے اپنی مان کے مجبور کر دینے والے اصرار سے عاجز آکر اسطرح کہا ”اماجان کچہہ نہین مین ابہی پڑی سو رہی تہی کہ دفعتہً مین نے ایک خواب دیکہا جس سے فوراً میری آنکہہ کہل گئی“ اور یہ کہتے ہی کہتے بے اختیار چیخ مار کر رونے لگی اور بیگم صاحب اسکی یہ حالت دیکھکر تسلی اور دلدہی کے طریقے پر اسطرح کہنے لگین ”... بیٹا! مین قربان گئی - ایسا کیا خواب تہا! بیان تو کرو تو بہ اسقدر روتی کیون ہو“

سرور جہان (بات ...) نہین ایک حرف بہی یاد نہین - بالکل بہول گئی اور اسوقت سے یہ حالت ہے کہ سینہ مین کوئی دل کو مسل رہا ہے“

بیگم صاحب ”خواب ایسا اثر تو نہ کبہی آنکہونسے دیکہا اور نہ کانون سے سنا - ہو نہو مین جانتی ہون جن کا پرچہ اسپر سایہ ہو گیا ہے (نصیبن ...) آخر وہ ایسا کیا خواب تہا اسکو کوئی بات بہی یاد ہے“

سرور جہان ”نہین اماجان ایک حرف تک اسکا یاد نہین“

اسی قسم کی گفتگو ہو رہی تہی کہ حافظ صاحب تشریف لائے - یہ وہی بزرگوار تہے جو سرور جہان کو پڑہایا کرتے تہے انہون نے بہت پڑہ پڑہ کر پہونکا نقش بہی ... کہول کر پلائے - فلیتے بہی جلائے گنڈے تعویذ ہوئے مگر خدا جانے کیا بات تہی کہ سرور جہان کے اضطراب و بےچینی مین سرِ مو فرق نہ تہا - اس حالت پر جسقدر زمانہ زیادہ گذرتا جاتا تہا اسیقدر ان لوگون کا انتشار بہی بڑہتا جاتا تہا یہ تہوڑی دیر مین جب سب عورتین رفتہ رفتہ یہان سے یکے بعد دیگرے ادہر ادہر چلی گئین اور فقط اسلامن یہان رہ گئی تو یہ دیکہا گیا کہ سرور جہان کسیقدر توجہ کے ساتہہ اسلامن کیطرف مخاطب ہوئی اور اسکے ساتہہ یہ عجیب بات تہی کہ اسکی آنکہین کسی طرح اوپر اُٹہتی ہی نہ تہین اور نگاہین نہین معلوم کسوجہ سے زمین مین گڑی جاتی تہین اسلامن نے بہت تشفی اور دلدہی کے ساتہہ خواب کی کیفیت اور رونے کی وجہ دریافت کی لیکن اسکا جواب سرور جہان نے انہین الفاظ مین دیا جو ابہی اپنی مان کو عند الاستفسار دے چکی تہی اور پہر یہ دیکہا گیا کہ سرور جہان کا وہ سر جسمین تمکنت اور امارت کا غرور بہرا تہا اسلامن کے قدمون پر

رکھا ہوا تھا اور جب اسلامن نے جلد لپک کے اسکا سر پیار اور زینت کیسے ساتھ اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا تو سرور جان اپنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے جوڑ کر اسطرح کہنے لگی کہ میری عزت اور آبرو تمہارے ہاتھ ہے اور پھر کچھ اس درد سے روئی کہ بے اختیار اسلامن کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل پڑے اور پھر وہ اسکی پیشانی پر بوسہ دیکر یہ کہنے لگی "کیا مجال جو کسیکے سامنے رات کا واقعہ زبان پر آئے - مگر محمدی بیگم کی یہ بہت بڑی غلطی تھی کہ اسنے اندر سے زنجیر نہیں لگائی - اور جو کوئی اور ہوتا!" یہ جملہ اسلامن نے بہت ہی پست آواز سے دبا دبا کر نہایت ہی احتیاط کے ساتھ ادا کیا اور اب سرور جان کی شرمندگی کی کوئی انتہا نہیں معلوم ہوتی تھی سر کو بالکل سینہ میں لگائے دہلی ہوئی پڑی تھی اسطرح اسکا چہرہ سپید ہو گیا تھا اور جھکی ہوئی آنکھ تو اوپر اوٹھ ہی نہیں سکتی تھی - اسلامن چونکہ بیگم صاحب کی خاطر سے اپنی شادی کا گھر اسطرح چھوڑ کر انکو پہونچانے چلی آئی تھی اسوجہ سے اب وہ یہاں زیادہ نہ ٹھہر سکی اور سرور جان سے محمدی بیگم کے جلد بھیج دینے کا وعدہ کر کے اپنے گھر چلی گئی

اب دوپہر دن آ گیا تھا مگر سرور جان کی آنکھیں ابتک رونا نہیں بھولی تھیں - رہ رہ کر اسکے دل پر بیچینی پیدا ہوتی تھی اور اکثر اوقات یہ اسطرح اپنے دل سے باتیں کرتی تھی "وہ رات غضب ہی ہو گیا تھا مگر بڑی خیر ہوگئی معلوم ہوتا ہے اسمیں محمدی بیگم اور خالہ اسلامن کی سازش ضرور تھی - ہائے وہ وقت مجھکو نہ بھولیگا جب وہ یکبیک آ کر میرے سامنے کھڑے ہو گئے تھے اور اسوقت کے اضطراب کا میں حال ہی کیا بیان کروں جب دفعتہ دروازہ کھل گیا اسوقت آنکھوں سے مجھکو سوجھتا ہی نہ تھا دنیا آنکھوں میں تیرہ و تار ہو گئی تھی - ہائے انکا جھجھک کر رہ جانا - محمدی بیگم کا وہ ششدر رہ جانا اور میرا جان تن سے نکل جانا قیامت تک نہ بھولیگا"

اسقدر باتوں کے بعد اسکی طبیعت کا رنگ بدلا پھر وہی الجھن وہی بیچینی اور پھر وہی زار زار رونا شروع ہو گیا جو ابھی تھوڑی دیر پیشتر تھا - ملنے والیاں - حکیم ڈاکٹر آ رہے تھے اور سب اپنا سا منہ لئے چلے جاتے تھے شام کے قریب محمدی بیگم آئی اور تھوڑی دیر کے بعد مصلحتاً یہ دونوں تنہا چھوڑ دی گئیں - محمدی بیگم نے آتے ہی ایک نہایت ہی تعجب خیز نظر سے اسکی پریشان صورت اور اترے ہوئے چہرہ کو دیکھا جسپر آنسوؤں کی جدول کشی اور رنج و حزن کی نشانیاں ابتک موجود تھیں - گو اسکی یہ حالت دیکھکر اسکا دل اسکے سینہ میں دھڑکنے لگا اور جو متوحش اخبار اسکے کانوں میں ابتک پہونچے تھے انکی اسوقت اسکی آنکھوں نے تصدیق کی - مگر اسنے محض بے پروائی کے ساتھ کہا "کیوں خیر ہے بہن! مزاج کیسا ہے؟ میں نے سنا آج تمنے کوئی خواب دیکھا ہے - ذرا میں بھی سنوں"

سرور جان نے "ہاں بہن ایک خواب پریشان دیکھا تھا جسنے آج دن بھر میرے کلیجہ میں چٹکیاں لی ہیں مگر افسوس ہے کہ اسکا اب ایک حرف بھی یاد نہیں"

محمدی بیگم نے یہ کہے یعنی مجھسے کہنیکا نہین ہے بہار اسقدر بھی پردہ نہو تو کیا! - اچھا تو مین
جاتی ہون - بندگی" اور اسقدر کہنے کے بعد یہ کچھ چین بابر وہو کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہی اور سرور جان
اسکا آنچل پکڑ کر اسکو بیٹھنے پر مجبور کرتی ہی - محمدی بیگم اسکے اسرار سے بیٹھ تو جاتی ہی مگر کچھ آزردہ اور
یہ باتین اسکے زبانسے نکل ہی رہی ہین "اُنھہ اس سے کیا فائدہ! طبیعت مین مغائرت اور دلون مین
جب دوری ہو تو کیا پاس بیٹھنے سے اسکی تلافی ہو سکتی ہی (آنکھون مین آنسو بھر کر) بہن مین تمکو ایسا نہ سمجھتی
تھی لہ اف اوہ میرے اللہ مجھسے اسقدر پردہ!! خدا کے لئے اب تم مجکو جانے دو"
محمدی بیگم کے یہ ایک جملے کچھ کم نہ تھے جادو کیطرح سرور جان پر چلگئے اور بیہودہ ایک ٹھنڈی سانس جو درد
مین بہت ڈوبی ہوئی تھی بھر کر اسطرح کہنے لگی "وہ تم چاہتی ہو کہ مین بالکل ہی بیجان جاؤن - اگر تمہاری
یہی خوشی ہے اور تم کسیطرح مانتی ہی نہین تو سنو! اصل بات یہ تھی کہ صبح نور کے تڑکے جب مین تمسے رخصت
ہو کر اپنے گھر آئی ہون تو فجر کا وقت ہو گیا تہا وضو کیا نماز پڑھی اور چونکہ ساری رات آنکھوں سے یونہی نکل
گئی تھی اسوجہ سے پلنگ پر لیٹتے ہی سو گئی - خواب مین دیکھتی کیا ہون - ایک سہانا سہانا باغ ہے -
طرح طرح کے پھول اسمین کھلے ہین سبزہ لہلہا رہا ہے اور اسکی سیدہی اور ستھری روشون پر مین - تم -
شگفتہ جان اور بیگم جان ہن گلگشت کر رہی ہین - پہولون کی مہک غنچے کی چٹک - عنادل کے چہچہے اور
بہونرون کا اُڑنا یہ سارا دلفریب سامان آنکھون مین کہبا جاتا تھا - ہم سب اسکا نظارہ کرتے ہوئے ایک بارہ دری
مین پہونچتے ہین جو اس صحن کے وسط مین نہایت خوبصورتی کے ساتھ سنگ مرمر سے بنائی گئی ہی - یہ
بارہ دری فرنیچر سے خوب آراستہ و پیراستہ ہے - پر آپ آنکھون کی طرح چارون طرف حوض بھرے ہوئے ہین اور
جسطرح آنسو جدول کشی کرتے ہوئے بہتے ہین اسیطرح ان بھرے ہوئے حوضونسے آب نہر نکل نکلکر یہان کے
ایک ایک درخت ایک ایک پھول کو سبز و شاداب کرنیکے لیے بہرتے اور پھر چمن کیطرف نکل گئے ہین -
اس بارہ دری کے گول کمرہ مین قرینے ایک پلنگ بھی لگا ہوا تھا مگر یہ عجیب بات تھی کہ کوٹھی مین نہین
کوئی شخص بنی نوع انسان مین سے پایا نہیں جاتا تھا - میرے ساتھ والیان سب میری ساتھ ساتھ تھین
مگر مجھسے کچھ آگے - مین انسے دو ایک قدم پیچھے تھی اور کوٹھی سے باہر نکلا ہی چاہتی تھی کہ کسی شخص نے میرا
ہاتھ پکڑ لیا اور جب مین نے مڑ کر اور پلٹ کر دیکھا تو (شرم سے سر جھکا کر) وہ وہی حضرت تھے جو رات
تمہارے ہان کمرہ مین درانہ چلے آئے تھے - مین جھٹک جھٹک کر ہاتھ چھڑانا ہی چاہتی تھی "چھوڑ دو"
کا جملہ میری زبان سے نکلا تہا کہ فوراً آنکھ کھل گئی بہن مین کیا کہون کہ انہون نے اسوقت مجکو کس نظر سے
دیکھا تھا - بس ایک بجلی تھی جو کوند گئی اور آنکھون کے سات پردون مین ہوتی ہوئی سیدھی کلیجہ مین اتر گئی

اسوقت سے نہ تو میرا دل ہی میرے قابو مین ہے اور نہ میری طبیعت میرے اختیار مین ہے۔ بس کلیجہ کے اندر کوئی بیٹھا ہوا دل مل رہا ہے رہ رہکر کلیجہ مین درد پیدا ہوتا ہے۔ درد مین ٹیس ٹیس مین کھٹک اور دل یہ جی چاہتا ہے کہ خوب چیخ چیخ کر رو دون" اور یہ کہتے ہی کہتے اسکے بھرے ہوے دل کے ساتھ ایک جھبڑ سی ہو جاتی ہے اور وہی آنسو جو ابھی آنکھون ہی آنکھون مین پی لئے گئے تھے اچھو ہو ہو کر آنکھون سے نکلنا شروع ہو جاتے ہین۔ اسکا یہ حال دیکھکر محمدی بیگم بے اختیار ہنس پڑتی ہے اور اسطرح سمجھانا شروع کیا "ملو مبارک اب اور کیا چاہتی ہو۔ خیر سے وہ تمھین اور تم انکو ہمیشہ کیلئے ملین اگر اس خواب کی کوئی تعبیر ہو سکتی ہے تو یہی جو مین نے بیان کی ورنہ پھر مین بھی کہونگی کہ جو کچھہ کل رات کو اس کمرہ کے اندر بیداری کی حالت مین دیکھا تھا وہی آج خواب مین بھی نظر آیا معاذ اللہ اتنی سی بات کو اسقدر طول دیا۔ بھلا دونے دہونے کی اسمین کونسی بات ہے۔ رات کا واقعہ کیا بھول گئین؟" سردرجان اب چپ تھی۔ اسکے انہین ہونٹون پر جنپر ابھی آہ اور کراہ کا قبضہ تھا اب مسکراہٹ پیدا ہو چلی تھی۔ انہین آنکھون مین اب عشوہ و غمزہ کی آمد شروع ہو گئی تھی جنمین ابھی ابھی آنسو بطرح ڈبڈبائے ہوے تھے اسکے اداس اور غمگین چہرہ پر کچھہ کچھہ اطمینان اور مسرت کے آثار نمایان ہو چلے تھے اور وہ آپ ہی آپ اسطرح اپنے دل سے کہہ رہی تھی "وہ محمدی بیگم سچ تو کہتی ہے بعینہ وہی سمان خواب مین دیکھا جو رات بیداری مین اپنی آنکھون سے دیکھا تھا مگر پھر اس خواب سے اسقدر مجھکو انتشار کیون ہے اور دل بھرا کیون آتا ہے!! آنکھون سے آنسو نکلے کیون پڑتے ہین اسکی بھی تو کوئی وجہ ہونی چاہئے" اور پھر اپنے اسی شک کو انہین الفاظ مین اسنے محمدی بیگم کے سامنے پیش کیا اور محمدی بیگم اسطرح اسکا جواب دینے لگی "وہ کہ پہلے پہل بچکیون کے میلے مین جسطرح تمہاری دلفریب صورت نے تمہاری خداداد حسن و جمال نے بجلیان گرا گرا کر اس بیچارے سید کا برا حال کر دیا تھا وہی عوض اسکے رعنائی نے آج خواب مین تمسے لیا"

اب سردرجان کے پہلے اضطراب مین بہت کمی ہو گئی تھی مسکرا مسکرا کر شرما شرما کر رات کا واقعہ بیان ہو رہا تھا۔ کسیوقت سردرجان منہ تھوتھا کر چپ ہو رہتی تھی۔ کبھی پیشانی پر بل پڑ جاتے تھے اور محمدی بیگم پھر اسکو گدگدا کر ہنسا دیا کرتی تھی۔ اسوقت انکی جسقدر تخلیہ کی باتین ہماری کانون مین پہونچین۔ اونسے اس بات کا کچھہ کچھہ پتہ چلتا تھا کہ میر صاحب اور سردرجان کی وہ پہلے مین والی ملاقات شاید اتفاقی ملاقات نہ تھی بلکہ عجب نہین جو درپردہ عرصہ سے اسمین کوششین ہوئی ہون۔ میر صاحب کا اسطرح بیباکانہ زنانہ مکان مین اور وہ بھی غیر کے گھر خود بخود چلے آنا بڑا رتبہ کی پہونچ ہی رفیق کے پاس سے انکا منہہ کھڑا ہوتا۔ محمدی بیگم کا خموشی کے ساتھہ بیٹھا رہنا یہ سب ایسی باتین ہین

لیکن سنئے اس کارروائی مین محمدی بیگم کی شرکت اور میر حسن علی صاحب کی ہیلپ سے واقعیت ثابت ہوتی ہے اور عجب نہین جو بی اسلامن ہی کی یہ سب کارروائیان ہون - ہمارا خیال ابھی یہین تک پہنچا تھا کہ محمدی بیگم نے گدگدا کر کہا "کیون بہن اس رات وہ کمرہ کی پیچھے دروازہ کا کھلنا اور دروازہ کے کھلتے ہی ادھر کسیکا ہاتھ چھوڑ کر بھاگنا - اپنا جھجھک کر کھڑا ہو جانا بھی یاد ہے ؟"

سرور جان (رانین چٹکی لیکر) چپ بھی رہو کوئی سن لیگا - خدا جانتا ہے سچ کہتی ہون بس سناٹا گذر گیا آنکھونسے کچھ سوجھتا ہی تھا - سر سے پانوتک پسینہ مین نہائی تھی اور میرے دلپر جو حالت اسوقت گذر رہی تھی اسکے اعتبار سے مین یہی سمجھتی تھی کہ میری جان نکل رہی تھی مگر اوس خدائے پاک کی کارسازی کے صدقے جائیے کہ اسنے عین مایوسی کی حالت مین میری جانکے ساتھ میری عزت آبرو کو بھی بچا لیا - خالہ اسلامن کتنا ہی کہتی رہین کہ مین ہون - مین ہون - مگر گھبراہٹ کا برا ہو کہ اسوقت تو مجھکو کانونسے سنائی بھی نہ دیتا تھا اور مین تو مین خود انکی حالت تمنے دیکھی تھی کہ گھبرا کر حضرت بیچ بیچ دیکھا کی تھین

محمدی بیگم "اماجان تو اماجان خود مین ہاتھ کے اشارے سے کسقدر تم دونوکو سمجھاتی تھی مگر خشیت کا خدا بھلا کرے کہ حضور کی زبانسے "یہ کون ہے کون ہے!" کے سوا اور کچھ نکلتا ہی نہ تھا - یا پھر دونکی آواز

سرور جان (ہنسکر) پھر اور کرتی کیا - اپنی بلا کسی اور کے سر ڈالنی تھی!

یہ دونو اسیطرح ہنس ہنس بول رہی تھین کہ کسیکے پاؤن کی چاپ انکے کانونمین پہونچکر انکے کان کھڑے کر دیے اور یہ خاموش ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگین بیگم صاحب آہستہ آہستہ اسطرف چلی آ رہی تھین اسوقت کی اسقدر گفتگو سننے سے ہمارے پہلے خیالات کی بخوبی تصدیق ہوتی ہے اور اب ہم یقین کے ساتھ یہ کہتے ہین کہ یہ کارروائیان واقعی بی اسلامن ہی کی تھین اور عجب نہین کہ جو بات اسلامن نے رفیق کے سامنے میر صاحب کی کہین کہی تھی اور جسکے اخفا کی وجہ سے رفیق کچھ کشیدہ خاطر بھی ہو گئے تھے وہ بھی خوشخبری ہوگی - اسلامن کی یہ کارروائی ہمارے دوست کے حق مین گو کیسی ہی مفید کیون نہ ثابت ہوئی لیکن ہم یہ ضرور کہین گے کہ اسنے ایک شریف خاندان کی آبرو ریزی مین نہایت ہی بدنما طریقہ سے اپنے اس خصوصیت کا ثبوت دیا جو اسکو ہمارے دوست کے ساتھ تھی اور اس سے بھی زیادہ شرمناک یہ بات ہے کہ ایسی نامناسب صحبت مین اور تو اور خود اپنی ناکتخدا لڑکی کی بھی شرکت جائز رکھی - بیگم صاحبہ کے آتے ہی سرور جان اور محمدی بیگم کی بات چیت کا مزا کرکرا ہو گیا لطف جاتا رہا اور پھر ادھر ادھر کی باتین شروع ہو گئین - محمدی بیگم کے آجانے سے گو سرور جان کی طبیعت اسوقت بہل گئی تھی اور قرین قیاس خیال اور خواب کی تعبیر سے سرور جان کے دلکی بیچینی مین بھی

بہت کچھ تسکین ہو گئی تھی لیکن یہ بات ضرور تھی کہ رہ رہکر میر صاحب کا خیال اور انکی ملاقات کا لطف اپنی دلفریب اداؤنکے ساتھ اسکے دل و دماغ کو لبھا رہا تھا اور پھر پھر کر اسی قسم کے خیالات سرور جان کے دل بہلانیکے لیئے ہر وقت موجود رہتے تھے میر صاحب کے عشق کا ابتدا ابھی طرح اسکے دل پر بیٹھ رہا تھا اور محبت کے وہ نقشے اسکی لوح دل پر ابھرتے ہی آتے تھے جنکی بسم اللہ کچھ عرصہ ہوا ہو چکی تھی روز بروز اسکی سخاوت کا اثر اسکی نزاکت پر چلنے لگا۔ پتلے پتلے ہونٹوں پر خشکی دوڑنے لگی اور گلابی گلابی پھول سے رخسار مرجھا مرجھا کر زرد ہو گئے ایک دن روز بروز محبت کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہو۔ محبت کا راز افشا ہو جاوے اور دلی اندازوں کی اندازہ بیان کیسطرح اپنے شکستہ دل کو نہیں آتی

سولہوان باب

اور کیا چاہتے ہو!

کیا اضطراب شوق نے رسوا کیا مجھے
وہ پوچھتے ہین کہیئے ارادے کہان کے ہین

مرزا استار بیگ کے ختنہ کے جلسہ مین آخری راتکو جب صبح کا ستارہ زمین سے کچھ بلندی پر نمودار ہو چلا تھا جب کوئل کی کوک اور پپیہے کی لحنِ پی کہان کی آواز رات کے ختم ہونیوالے قدرتی سناٹے مین گونج رہی تھی اور ہوا مستانہ کر دینے والا نگہت کی دہن مین نسیم سحری کے دوش پر سوار ہو کر ادہر ادہر چاروں طرف ایک عجیب دلفریبی پیدا کر رہا تھا کہ مرزا حمید بیگ کے مکان سے کوئی شخص بہت گھبراہٹ اور عجلت کے ساتھ نکلتا نظر آیا اسکے چہرہ پر اسی قسم کی ہوائیان چھوٹ رہی تھین جسطرح اسوقت کے اسپے سے تارے بہر اسکی رفتار مین اضطراب اور انتشار کا بہت کچھ حصہ ملا ہوا تھا۔ پاؤن پر جلد جلد اٹھ رہے تھے اور بار بار پیچھے مڑ مڑ کر کچھ دیکھتا بھی جاتا تھا کہ سامنے سے ایک آنے والے شخص نے ٹوکا "کون صاحب! (خود ہی) میر حسن علی صاحب ہین؟"

وہی گھبرایا ہوا شخص (اپنی جگہ پر ٹھٹھک کر) جی ہان آداب عرض ہے! اہا ڈاکٹر محمد رضا خان صاحب آپ ہین۔ اپنے مکان سے چلا آ رہا ہون۔ آپ کا مزاج اچھا ہے کہان کے ارادے ہین؟"

ڈاکٹر صاحب (اپنے دل مین) یا وحشت معلوم نہین یہ حضرت اسوقت گھبرائے ہوئے کہان سے آ رہے ہین لیجیئے آپ مجھسے پوچھتے ہین کہان کے ارادے ہین اور اسطرح پوچھ رہے ہین کہ آج گویا ابھی ابھی ملا ہون باوجودیکہ سلا دن اور ساری رات انہین کیساتھ یہان انتظام کر کے گذر رہی (میر صاحب سے مخاطب ہو کر) خیر ہے ایسقدر گھبراہٹ کیون ہے ہم تو نہین جانتے

میر صاحب (دہشت اور سرمندگی کر کے ہین) جی نہین تو۔ آپ مذاق کرتے ہین بہا تو ہوتا ہے اور اسی قسم کی یہ باتین کرتے ہوئے جلسہ مین پہونچکر انتظامی کاروبار مین مصروف ہو گئے۔ مگر اب کام کون کرتا تھا دل

سینہ میں دھڑکا سا رہتا تھا خوف زدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگتے تھے اور بار بار انکا خیال یہی ہوتا تھا کہ [illegible]
رہا تھا کسی نے پہچان تو نہیں لیا اسی طرح طرح کے خوفناک شبہے انکے لئیں پیدا ہوتے تھے۔ کبھی یہی بدنامی
کبھی یہی مجبوری سرور جان کی جدائی اور یہی سلامن کی خیال اسکے دل و دماغ کو پریشان کر رہا تھا عجیب طرح کی [illegible]
الجھن تھی طبیعت میں اضطراب اور بےچینی درجہ درجہ ترقی پر تھا خیال بڑی بیدردی کیساتھ اسکی امیدوں اور مسرت کا خون کر رہا
تھا جو ہزاروں تمناؤں کے بعد سرور جان کی اسوقت کی اتفاقی ملاقات سے اسکو نصیب ہوئی تھی طبیعت [illegible] ہو گیا
سب اپنے اپنے گھر چلے بھی گئے میر صاحب اور انکے رفیق بھی اپنے گھر آئے مگر میر صاحب کے دل کا کھٹکا ابتک نہیں گیا تھا وہ
اسی فکر اور جستجو میں تھے کہ سیڑھی نکلنے کے بعد اس کمرہ والوں پر کیا گذری ۔ یہی انتشار و اضطراب میں مبتلا
تھے کہ ہمدم کے ذریعہ سے یہ معلوم ہو کر اطمینان ہو گیا کہ اس کمرہ کا دروازہ کھول کر اندر آیا تھا وہ
سلامن ہی تھی اس سے انکو دل و دماغ میں ابھی ایک وہ چکر لگانا بھی نصیب نہ ہوئے تھے کہ خواب دیکھکر
سرور جان کی طبیعت کی ناسازی کا حال انکو معلوم ہوا یہ واقعہ رفتہ رفتہ جسقدر زیادہ انکو معلوم ہوتا گیا
اسیقدر انکی محبت [illegible] بےچینی کی ترقی ہونے لگی اور وہ ایک اتفاقی ملاقات [illegible]
ان دونوں کے ساتھ کیا ستم کر گئی دلوں میں محبت کی دبی ہوئی آگ اور بھی بھڑک اٹھی اور [illegible]
[illegible] حالت کے [illegible] لینے والے ہر انکا [illegible] کرنے لگے ۔ گو ہمدم قیدو بند [illegible]
اور وہ بھی [illegible] خوشحال ہو کر میر صاحب کی بلائیاں اور سرور جان کی [illegible]
لیکن اور [illegible] کی کوشش میں ابھی [illegible] ناکامی ہو چکی تھی اب یہی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا
جا رہے تھے آسمان [illegible] ہو گیا زمین زمانہ کیطرح گردش کرنے لگے اور جو کچھ ہوتا تھا
ہوا لیکن محبت بھی دنیا میں کوئی چیز ہے وہ اشتیاق [illegible] زار حالت قابل رحم ہوتی ہے انکی
[illegible] اثر ہوتا ہے جو انکا [illegible] کوششیں دیکھی جاتی ہیں وہ بھی انجام کار کارگر ہو ہی جاتی
ہیں چند ہی دنوں [illegible] خدا کر سرور جان کی نسبت میر صاحب کے ساتھ قطعی طور پر طے پا گئی بہت خوشی
کیساتھ منگنی [illegible] ہو گئے عید کا مہینہ تھا اور [illegible] مبارک تھا کہ خدا کے فضل سے یہ تقریب بحسن و خوبی انجام کو
پہونچی اس منگنی کے جشن میں جو کچھ انتظامات کئے گئے وہ وہی تھے جو ایسی تقریبوں میں عموماً کئے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے
ہم ان انتظامات اور سامانوں کو ناظرین کے سامنے پیش کرنا ایک فعل عبث سمجھتے ہیں بجز اسکے کہ بڑھی ہوئی
شوق کے نئے نئے ارمان اور نئے نئے تمنا اور تمناؤں کی نئی نئی خواہشوں کا جمگھٹا اسکے ساتھ ضرور تھا اس
تقریب کے بعد جانبین کی [illegible] شوق کی کوئی انتہا نہ تھی اب ساعت بساعت اشتیاق ترقی کرتا جاتا تھا
اور اسی امر کی فکر اور کوششیں بہت عجلت کے ساتھ ہو رہی ہیں کہ جلد شادی ہو جائے ۔ فقط

حقیقت علی معکوس نویس [illegible] بقلم خود

فتوح عبد الحمید خان

مصنّفہ

منشی وجاہت حسین صاحب جھنجھانوی

ملک یونان کا صحیح مرقع - ادہم پاشا کی سرگذشت کوششین اور بالآخر سلطنت عثمانیہ کا یونان پر فتح پانا بہت خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ کتاب مین متعدد تصاویر اور جنگ کا ایک مکمل نقشہ بھی دکھایا گیا ہے۔ چھپائی لکھائی بہت اچھی ہے۔ قیمت فی جلد عہ ر

فرمایش احباب

یہ مولوی محمد عمر سوز باؤنی کا بے مثل دیوان ہے جسکے اشعار دل کے ساتھ تیر و نشتر کا کام کرتے ہین۔ پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔ قیمت ۴ ر

المشتہر

مینجر مرقع عالم پریس ہردوئی (اودھ)

اڈیٹر مرقع عالم کے منشیانہ معجزات

عبرت ۔ جان ہنوریا کا دلچسپ قصہ قیمت ہر حصہ ۲ر

جعفر و عباسہ ۔ جعفر و عباسہ کا عشق ...... ۱۲ ر

حسن سرور ۔ بالکل سچا واقعہ ...... قیمت ہر حصہ للعہ

رام پیاری ۔ حکیم صاحب مرحوم کا آخری بہترین ناول دو حصے ۵ر

اختر حسینہ ۔ سنبھل ایک درد ناک ۔ تیم مسون پر ب ۸ر

نیل کا سانپ ۔ انتانی کلیوپیٹرا کی حسرت بھری داستان ۹ر

دیولدیوی ۔ خضر خان اور دیولدیوی کا عشق ۱۲ر

گورا ۔ ریواڑی ضلع گوڑ گانون کا سچا واقعہ

دکھیا رانڈون کی رام کہانی ۳ر

المشتہر

مینجر مرقع عالم پریس ۔ ہردوئی

(اودھ)